SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, December 23, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty seven minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیمo

یٰا یها الذین اٰمنوااستعینوا بالصبر والصلٰوة ان الله مع
الصٰبرین o ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء
ولٰکن لا تشعرون o ولنبلونکم بشی من الخوف والجوع ونقص
من الاموال والانفس والثمرٰت وبشرالصٰبرین o الذین اذا اصابتهم
مصیبة قالوا انا لله وانا الیه رٰجعون o اولٰئک علیهم صلوٰات من
ربهم ورحمة واولٰئک هم المهتدون o

ترجمہ: اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بے شک اللّٰہ
صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللّٰہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں
مرا ہوا نہ کہا کرو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھتے۔ اور ہم تمہیں کچھ

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, December 23, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty seven minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم٥

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم٥

یٰا یھا الذین اٰمنوا استعینوا بالصبر والصلٰوۃ ان اللہ مع الصٰبرین ٥ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولٰکن لا تشعرون ٥ ولنبلونکم بشی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرٰت وبشرالصٰبرین ٥ الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ رٰجعون ٥ اولٰئک علیہم صلوٰت من ربہم ورحمۃ واولٰئک ہم المہتدون ٥

ترجمہ: اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مرا ہوا نہ کہا کرو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھتے۔ اور ہم تمہیں کچھ

خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں
گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔ وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی
مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم تو اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ
کر جانے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے
مہربانیاں ہیں اور رحمت اور یہی ہدایت پانے والے ہیں۔

(سورۃ البقرہ۔ آیات 153 تا 157)

Leave of Absence

جناب چیئرمین، جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللّٰھم صل علٰی محمد وعلٰی آل محمد ۔ I will read out the leave applications. مولانا عبدالغفور حیدری ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 22 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے، اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، منظور احمد وٹو نے اطلاع دی ہے کہ وہ اسلام آباد سے باہر ہونے کی وجہ سے مورخہ 22 تا 24 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Item No. 2, Motion. Mr. Amjad Abbas Qureshi.

امجد صاحب کی جگہ اگر کوئی present کر دے۔

سینیٹر کامل علی آغا (قائد حزب اختلاف)، میں Point of Order پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، چلیں، پھر امجد صاحب آئیں تو کر لیتے ہیں۔ جی آغا صاحب۔

Points of Order

The Statement of American General

جناب چیئرمین، آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب والا! یہ انتہائی تشویشناک بات ہے کہ پاکستان کی

سرزمین پر آ کر ایک امریکی مائیکل مولن نے بیان دیا ہے، آج کے اخبارات میں جو شہ سرخیاں لگی ہیں، ان میں یہ بات بڑے واضح الفاظ میں سامنے آئی ہے کہ پاکستان کی حکومت پر یہ دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ بھارت کو پاکستان کے اندر، اس کی مرضی کے مطابق مختلف اہداف پر strike کرنے کی اجازت دی جائے۔ یہ بات بڑی خوش آئند ہے کہ جو موقف حکومت کی طرف سے سامنے آیا ہے اس میں اس دباؤ کو قبول نہیں کیا گیا۔ پوری قوم پاکستان کے دفاع کے لیے، ملک کی سلامتی کے لیے اور پاکستان کی integrity کے لیے الحمدللہ ایک ہی موقف رکھتی ہے اور وہ یہ ہے کہ پاکستان کی سلامتی کے معاملات میں کسی قسم کا کوئی compromise قابل قبول نہیں ہے۔ کراچی سے لے کر طورخم تک ایک ہی آواز عوام کی طرف سے سامنے آئی ہے اور بڑے یقین کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس معاملے میں پوری قوم یک جان ہے، متحد ہے اور اس کا اتحاد یقینی طور پر اس مقصد کے لیے قائم ہے اور قائم و دائم رہے گا۔ جناب چیئرمین! ایک بات بڑے افسوس کے ساتھ کہنی پڑے گی کہ اتنے مضبوط موقف کے ساتھ جب قوم حکومت کے پیچھے کھڑی ہے تو یہ بات قطعی طور پر سمجھ نہیں آ رہی کہ پھر امریکیوں کو کس طرح حوصلہ ہوا کہ پاکستان کے دائمی روایتی دشمن بھارت کے پیچھے وہ اتنے مضبوط طریقے سے کھڑا ہے اور اس کی یہ جرات ہوئی کہ پاکستان میں آ کر پاکستان کی حکومت پر یہ زور دے کہ بھارت کو پاکستان میں حملے کی اجازت دی جائے اور پاکستانی افواج اور پاکستان کی حکومت اس پر خاموش رہے۔ دنیا کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے اور اگر یہ سچ ہے، یقیناً میڈیا نے جس طریقے سے اس کو رپورٹ کیا ہے اس میں یہ غیر یقینی صورت حال نظر نہیں آ رہی تو میں سمجھتا ہوں کہ جب قوم پورے اتحاد اور پوری جان کے ساتھ اس معاملے میں حکومت کے پیچھے کھڑی ہے، افواج پاکستان کے پیچھے کھڑی ہے تو پھر اس بیہودہ حرکت کا جواب برابری کی سطح پر کیوں نہیں دیا جا رہا اور international norms کے اندر جو طریقہ کار موجود ہے، وہ طریقہ کار کیوں adopt نہیں کیا جا رہا۔ امریکی سفیر کو بلوا کر اس پر احتجاج کیوں نہیں کیا گیا اور مائیک مولن کو پاکستان چھوڑنے کے لیے کیوں نہیں کہا گیا؟ کیوں ایسا ردعمل سامنے نہیں آیا جو اس سلسلے میں پوری قوم کا نظر آ رہا ہے، واضح ہے۔ وہ جواب قطعی طور پر سامنے آنا چاہیے اور وہ منہ توڑ جواب ہونا چاہیے۔ حکومت کو اپنے عمل پر غور کرنا ہوگا، اس معاملے میں عوام کے احساسات مجروح ہو رہے

ہیں۔ آج پورے میڈیا نے یہ واضح کر دیا ہے اور عوامی ردعمل کو بھی بعض اخبارات نے واضح میں لکھا ہے یہ شرمناک حرکت جو امریکہ کی طرف سے بھارت کے کہنے پر کی جا رہی ہے اور یہ دباؤ ڈالا جا رہا ہے اس کا جواب قطعی الفاظ میں سامنے آنا چاہیے ۔ حکومت اگر صحیح طور پر جواب دے گی تو پوری قوم اس کے ساتھ کھڑی ہے اور حکومت کا واضح موقف فی الفور سامنے آنا بہت ضروری ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین : آغا پری گل صاحبہ ۔ پہلے یہ فیصلہ کر لیں کہ points of order ابھی لینا چاہتے ہیں یا بعد میں کیونکہ پھر سب کی تقاریر رہ جائیں گی۔

سینیٹر آغا پری گل ، جناب چیئرمین ! میں بس صرف ایک منٹ بات کرنا چاہتی ہوں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ نے دیکھا کہ کل ہمارے جتنے colleagues ہیں' کامران صاحب بھی اس میں شامل ہیں------

(مداخلت)

جناب چیئرمین : رضا صاحب ! میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں۔ ابھی فلور ان کے پاس ہے۔ انہیں بات کر لینے دیں۔ ذرا مختصر رکھ لیں۔

Proper T.V. coverage for Senate

سینیٹر آغا پری گل ، جناب چیئرمین ! میں بہت افسوس کے ساتھ یہ کہنا چاہتی ہوں کہ کل ہم نے بلوچستان کے ایک اہم issue کو اٹھایا۔ کامران صاحب نے بھی بات کی اور ہمارے دوسرے سینیٹرز نے بھی بات کی۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ آپ کے PTV نے جو رول ہمارے اپوزیشن ممبران کے ساتھ روا رکھا ہے' جب ہم government میں تھے تب بھی ہمارے ساتھ زیادتی ہوتی تھی اور جو ہمارے points تھے وہ ہمارے نام سے نہیں آتے تھے۔ صرف دو تین بندوں کے لئے PTV ہے۔ یہ کسی کے باپ کی میراث تو نہیں ہے' جو بھی سینیٹر اپنے صوبے کے بارے میں کچھ بولنا چاہتے ہیں تو ان کو باقاعدہ حق دیا جائے۔ آپ نے رات کو دیکھا ہوگا کہ تین بندوں کو دکھایا گیا' باقی جو ہمارے points تھے وہ گول ہو گئے۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے۔ ذرا سختی سے کام لیں یہ اچھی بات نہیں ہے۔ سب کو بالکل انہوں نے

ignore کر دیا اور دو تین بندوں کو بار بار دکھایا جیسے سینیٹ کی کارروائی میں صرف ان لوگوں نے ہی حصہ لیا۔ آخر ہم لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، اپنے صوبے کی نمائندگی کر رہے ہیں اور آواز اٹھانے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں لیکن یہ ہمیں حق بھی نہیں دیتے۔ PTV government کا ہے۔ یہ مجھے لگتا ہے کہ کوئی سازش ہے۔ صرف تین چار بندوں کے لئے PTV بنا ہوا ہے۔ باقی بیچارے جہنم میں جائیں۔ یہ تو غلط بات ہے۔

جناب چیئرمین، میں بھی لکھوں گا۔ رضا صاحب سے بھی request کروں گا کہ وہ اس کو take up کرلیں۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں رضا صاحب بیچارے کیا کریں گے؟

جناب چیئرمین، آپ دیکھیں تو نا۔

سینیٹر آغا پری گل، ایک رہ گیا ہے باقی سارے منسٹرز بھاگے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین، نہیں کاکڑ صاحب اور تہمیم صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں بالکل take up کرلوں گا۔

سینیٹر آغا پری گل، کل جب بلوچستان کے بارے میں اتنا بڑا issue discuss ہوا تھا تو سب لوگوں نے تقریریں کیں لیکن PTV نے صرف تین لوگوں کے نام لیے اور تصویریں دکھائیں۔ یہ کیا PTV والوں کے رشتہ دار لگتے ہیں؟ اپوزیشن ہو یا گورنمنٹ، پورے House کو حق ملنا چاہیے۔ جب یہ لوگ ہمارے points نہیں دکھاتے تو یہ ہمارا کام کیا کریں گے۔ مجھے تو اس لئے غصہ آتا ہے کہ بندہ جب سچ بولتا ہے تو یہ سچ بولنے کو چھپا لیتے ہیں اور جو جھوٹ بولتے ہیں وہ دکھاتے ہیں۔ کم از کم PTV کو احساس ہونا چاہیے کہ وہ ایک نیوٹرل ادارہ ہے۔ وہ بھی اس وقت حکومت کا ایک اہم فرد بن گیا ہے۔ میں پر زور احتجاج کرتی ہوں۔ جتنے بھی ہمارے سینیٹرز ہیں ان کو پورا حق دیا جائے۔ ان کے جو بھی points ہیں ان کا نام لے کر بولا جائے۔ صرف ایک دو بندوں کو نہیں دکھائیں۔ یہ میری آپ سے پر زور گزارش ہے کہ اگر آج بھی ایسا ہوا اور انہوں نے کل کا ہمارا repeat نہیں کیا تو پرسوں میں ان کے خلاف دوبارہ بولوں گی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، کامل آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! ہمیشہ یہ کہا جاتا ہے کہ جمہوریت آئے گی۔ کیا یہ جمہوریت ہے کہ منسٹرز Upper House کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے ہیں۔ یہ یقینی بات ہے۔ روزانہ جب بھی اجلاس ہوتا ہے تو یہ بات دیکھنے میں آتی ہے۔ محترم رضا ربانی صاحب قابل احترام ہیں اور سب لوگ ان پر اعتبار کرتے ہیں۔ وہ جواب بھی دیتے ہیں اور ہر معاملے کو take up کرتے ہیں لیکن یہ بات یقینی ہے کہ اس حکومت کے منسٹرز جو جمہوریت اپنانے والے ہیں وہ ایوان بالا کو قطعی طور پر کوئی اہمیت نہیں دے رہے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ حکومت بھی شاید یہ ضروری نہیں سمجھتی ہے کہ ایوان بالا میں منسٹرز اپنی حاضری یقینی بنائیں۔

جناب چیئرمین، رضا صاحب! آپ نے اپنے ساتھیوں کے جذبات سن لیے تو I think Minister of Information سے یہ take up کرالیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد ایوان)، جناب چیئرمین! میں بالکل ابھی PTV سے take up کر لوں گا۔ جہاں تک منسٹرز کا تعلق ہے تو کل بھی جب ایجنڈے پر پرائیویٹ ممبرز کے issues تھے تو all the Ministers were here لیکن چونکہ پھر سیکورٹی کی debate شروع ہو گئی اور National Assembly بھی چل رہی تھی تو they were there. ابھی بھی simultaneously نیشنل اسمبلی چل رہی ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کو سینیٹ کی وہی اہمیت ہے جیسے ایوان کے دوسرے House کی ہے۔ کل پری گل آغا صاحبہ نے point of order اٹھایا تھا۔ بلوچستان میں جو زلزلہ آیا ہے اس سلسلے میں میری آج صبح چیف سیکرٹری نے مجھے یہ بتایا ہے کہ اس وقت 2100 temporary shelters تیار ہیں۔ جس میں ان لوگوں کو منتقل کیا جائے گا۔ ۳۱ دسمبر تک 4500 کی کوشش کی جا رہی ہے کہ تیار ہو جائیں اور ۱۵ جنوری تک 6500 سے لے کر 7000 temporary shelters کو تیار کرنے کی صوبائی حکومت کی کوشش ہے۔ یہ over and above the compensation ہے جو لوگوں کو اپنے گھر بنانے کے لئے دیا جا رہا ہے یا دیا گیا ہے۔ Total compensation amounts تقریباً ۲ بلین روپے بنا ہے اور اس میں سے ۸۵ فیصد کے قریب انہوں نے disburse کیا ہے۔ جو

شکایات ان کے پاس موصول ہوئی ہیں سروے کے سلسلے میں، ان علاقوں کو وہ اگلے تین یا چار دنوں میں revisit کر رہے ہیں۔ جہاں جہاں پر شکایت ہے کہ یہاں پر سروے صحیح نہیں ہوا تو وہاں پر اگر وہ شکایت صحیح ثابت ہوئی تو یقیناً اس کا ازالہ کیا جائے گا۔

دوسرا مسئلہ جو کامران صاحب نے اٹھایا تھا missing persons کے بارے میں تو میری سیکرٹری داخلہ سے بات ہوئی ہے۔ انہوں نے مجھے یہ بتایا ہے کہ صوبہ بلوچستان کی حکومت سے تقریباً ۸۰۰ کے قریب ناموں کی فہرست موصول ہوئی ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ initial inquiry صوبائی حکومت دیگر سیکورٹی ایجنسیوں اور محکمہ جات کے ساتھ کرے گی۔ اس کے بعد وہ اپنی initial inquiry کی رپورٹ فیڈرل گورنمنٹ کو یا وزارت داخلہ کو دے گی۔ انہوں نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ اس مہینے کے آخر میں یعنی round about 29th to 30th, the Advisor Interior ایک full scale Federal level پر میٹنگ کر رہے ہیں جس میں نہ صرف بلوچستان سے missing persons کے مسئلے کو take up کیا جائے گا بلکہ جو overall پاکستان میں missing persons ہیں ان کے مسئلے کو اس مہینے کے آخر میں take up کیا جائے گا اور دیکھا جائے گا کہ کہاں تک progress ہوئی ہے اور کونسے اقدامات ضروری ہیں کہ وہ لیے جائیں تاکہ اس مسئلے کو expedite کیا جائے۔ بلور صاحب ابھی تھوڑی دیر تک آ رہے ہیں۔ He is in the other House. ان کے بارے میں بھی کل ایک point of order raise ہوا تھا he is coming and so is the Minister for Water and Power. ان کے ساتھ ایرانی سفیر بیٹھے ہوئے تھے ورنہ وہ اس وقت یہاں پر ہوتے اور load shedding کے بارے میں جو مسئلہ اٹھایا گیا تھا اس کا جواب دینے کے لیے he should be coming and the moment he comes یہ دونوں اپنے جوابات دے دیں گے۔

یہاں پر جو بات فاضل Leader of the Opposition نے کی، میں ان کی اس بات سے متفق ہوں کہ پاکستان ایک sovereign ملک ہے اور پاکستان کے عوام، پاکستان کی سیاسی قیادت اور پاکستان کی حکومت اس بات کو برداشت نہیں کرے گی کہ اس کے اندرونی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت ہو۔ جب ممبئی کا واقعہ ہوا تھا، ہم نے اسی وقت بڑے واضح الفاظ میں یہ بات کہی تھی کہ ہم ہر قسم کے terrorism کو condemn کرتے ہیں اور ہم نے offer

کی تھی گو کہ اس وقت تک اور ابھی تک ہندوستان کی طرف سے کوئی ثبوت پاکستان کی حکومت کو مہیا نہیں کیا گیا۔ اس وقت تک کسی قسم کا کوئی ثبوت نہیں دیا گیا لیکن اس کے باوجود ہم نے یہ کہا تھا کہ اگر آپ اس مسئلے پر joint commission of inquiry بنانا چاہیں تو ہم اس کے لیے بھی تیار ہیں لیکن یہ افسوس کی بات ہے کہ یک طرفہ blame game ہندوستان کی طرف سے ابھی تک جاری و ساری ہے۔ چاہے امریکہ ہو یا کوئی اور ملک ہو، ہم نے ایک offer کی ہے اور ہم نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ evidence دیں تو ہم ان لوگوں کے خلاف پاکستانی قانون کے تحت کارروائی کرنے کے لیے تیار ہیں۔ نہ ہم کسی کو دینے کے لیے تیار ہیں، نہ کوئی اور ایسے اقدام اٹھانے کے لیے تیار ہیں۔ پاکستان کا قانون جو کہتا ہے اس کے مطابق ہم چلیں گے اور اس قانون کے مطابق جو ہمیں کام کرنا ہوگا وہ ہم کریں گے۔ یہ میں بڑے واضح الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی political قیادت ہو' پاکستان کی ملٹری قیادت ہو' پاکستان کے عوام' پاکستان کی پارلیمان ہو' پاکستان کی Opposition ہو' یہ تمام کے تمام اس مسئلے پر یک آواز ہیں۔ پاکستان کی قوم اس مسئلے پر مکمل طور پر united ہے اور ہم پاکستان کی national security پر یا پاکستان کی integrity پر compromise کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ ہم ایک باعزت اور باغیرت قوم ہیں اور ہم اپنا دفاع کرنا اچھی طرح جانتے ہیں۔ ہم جنگ نہیں چاہتے' یہ میں نے کل بھی کہا تھا کہ ہم جنگ نہیں چاہتے لیکن اگر جنگ مسلط کی گئی تو پھر ہم اس جنگ کا منہ توڑ جواب بھی دینا جانتے ہیں اور انشاء اللہ دیں گے۔

جناب چیئرمین: مجھے ہاؤس کی رہنمائی چاہیے۔ ہمارا ایجنڈا ابھی رہتا ہے۔ ہمارے چھ ساتھیوں نے مجھے approach کیا تھا points of order کے لیے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا: گزارش یہ ہے جی کہ میاں صاحب سے میں نے تو وہ تمام باتیں خود عرض کی ہیں جو میاں صاحب فرما رہے ہیں اور مجھے اتفاق ہے کہ حکومت' سیاسی قیادت اور عوام بالکل یک جان ہیں۔ میرا جو مسئلہ تھا وہ یہ یقینی طور پر نہیں تھا۔ میں تو یہ کہہ رہا

ہوں کہ حکومت کیوں depression میں ہے اور اس معاملے میں جب پوری قوم یک جان ہو کر ان کے پیچھے کھڑی ہے، قومی سلامتی کا مسئلہ ہے اور پاکستان کی sovereignty کا مسئلہ ہے، پوری قوم، پوری سیاسی قیادت، افواج پاکستان اور اس ملک کی تمام forces ان کے ساتھ ہیں لیکن حکومت کمزوری کیوں دکھا رہی ہے؟ میں یہ کہہ رہا ہوں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ حکومت کمزوری نہ دکھائے۔ حکومت کی کمزوری کی وجہ سے آج پاکستان کو پولیس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ انٹرپول پولیس کا سیکرٹری آج پاکستان میں اترا ہے اور وہ پاکستان میں تفتیش کرنے کے لیے آیا ہے۔ جناب چیئرمین! پوری قوم کہہ رہی ہے کہ آپ کھڑے ہوجائیں۔ اگر آپ پر جنگ مسلط کی جا رہی ہے تو کوئی بات نہیں۔ جناب! یہ بے غیرت قوم نہیں ہے، یہ قوم دشمن کے مقابلے میں ڈٹ جانے والی ہے۔ آپ صرف یقین کریں۔ آپ نے پہلے دن جو مؤقف اختیار کیا وہ آپ کی کمزوری تھی۔ ممبئی میں دھماکہ ہوا، آپ نے ڈی جی آئی ایس آئی کو بھیجنے کی بات کردی۔ بعد میں آپ آئیں بائیں شائیں کرتے رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کمزوری دکھا رہے ہیں جس کی وجہ سے آپ پر چڑھائی ہو رہی ہے۔ آپ کی بے یقینی، آپ کی غیر سنجیدگی، جس کا ذکر میں ہمیشہ سے کر رہا ہوں، وجہ بنی ہے اس بات کی۔ حالانکہ اس معاملے میں تو آپ کو بالکل اورقطعی طور پر یقین بھی ہے اور آپ کی جو بات ہے اس سے بھی یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ آپ کے علم میں ہے کہ پوری قوم آپ کے پیچھے کھڑی ہے اس معاملے میں تو پھر کیوں ان کو جرأت ہو رہی ہے کہ اس معاملے میں ہمیں انہوں نے اتنا چھوٹا سمجھ لیا ہے کہ خود بخود بھارت کے کہنے پر پاکستان میں انٹرپول پولیس بھیج دی گئی ہے۔ یہ قومی سلامتی کا مسئلہ ہے۔ پاکستان کی sovereignty کا مسئلہ ہے۔ کس طریقے سے انٹرپول کا سیکرٹری اس معاملے میں تفتیش کرنے کے لیے، investigation کرنے کے لیے، کس جرأت کے ساتھ پاکستان میں داخل ہوا ہے۔ یہ بات کہی جا رہی ہے کہ وہ اس کام کے لیے آیا ہے۔ کس نے اس کو اجازت دی ہے؟

یہ بڑی افسوس ناک بات ہے کہ قاضی حسین احمد صاحب نے جس بات کا انکشاف کیا ہے حکومت کی طرف سے ابھی تک اس کا جواب نہیں دیا گیا۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ جو Resolution سلامتی کونسل نے پاس کی اس پر تین مرتبہ چائنا اعتراض کر چکا تھا۔ اس مرتبہ اس حکومت نے چائنا کو اختلاف کرنے سے باز رکھا، کہا گیا کہ آپ اعتراض نہ کریں تب جا کر

وہ Resolution سیکورٹی کونسل میں منظور ہوا۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ کیا ہمارا مستقل نمائندہ اقوام متحدہ میں سویا ہوا تھا؟ کیا وہ اعزاز جو بے نظیر بھٹو صاحبہ کے معاملے میں ملا وہ ضروری تھا یا پاکستان کی قومی سلامتی کا مسئلہ ضروری تھا۔ اس دن وہ اعزاز وصول کیا جارہا تھا' اس کی تیاری ہو رہی تھی جس دن سیکورٹی کونسل کا Resolution آیا اور منٹوں سیکنڈوں میں پاس ہوگیا۔ وہ مستقل نمائندہ وہاں پر موجود تھا' وہاں پر موجود کیوں نہیں تھا؟ جناب چیئرمین! میں بڑے احترام سے یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ اپنے رویے پر غور کریں۔ اگر اس قسم کا رویہ چلتا رہا تو انٹرپول پولیس، مجھے قطعی طور پر یہ یقین ہو رہا ہے کہ وہ پوری تیاری کے ساتھ آئے ہیں اور وہ یہ بات ڈکلیئر کر دیں گے کہ پاکستان ممبئی دھماکے میں ملوث ہے۔

جناب والا! ہر شخص جانتا ہے کہ پاکستان پر جنگ مسلط کرنے کے لیے' اپنے اہداف کو پورا کرنے کے لیے امریکہ پاکستان کو مشرقی سرحدوں پر engage کرنا چاہتا ہے۔ امریکن اہداف جو پچھلے دنوں میں بڑے واضح طور پر میڈیا میں آتے رہے ہیں' نئے نئے نقشے بھی سامنے آئے ہیں تو اس صورت حال میں حکومت کو ہوش کے ناخن لینے چاہیئں۔ انہیں عوام کی آواز کے ساتھ چلنا چاہیے۔ ہم ایسے معاملے میں کوئی ایسے الفاظ استعمال نہیں کرنا چاہتے' باایمان ہو کر کہتے ہیں کہ ہم حکومت کے ساتھ کھڑے ہیں۔ حکومت کمزوری نہ دکھائے' پوری قوم ان کے ساتھ ہے۔ آپ فوری طور پر اقدامات لیں اور وہ اقدامات لیں جو قوم کی آواز ہے۔ امریکن کو فوری طور پاکستان سے نکلنے کا حکم دیا جائے۔ یہاں پر جو لوگ آئے ہیں ان کو فوری طور پر نکلنے کا حکم دیا جائے۔ واضح الفاظ میں جو طریقہ کار ہے ایمبیسڈر کو بلا کر شدید protest launch کیا جائے۔ ایسا کیوں نہیں کیا جا رہا؟ یہ قومی سلامتی کا مسئلہ ہے' ہماری sovereignty کا مسئلہ ہے۔ اگر آج اس بات کی اجازت دے دی گئی اور دبے لفظوں کے اندر وہی معاملہ ہوا' الزامات ہماری حکومت پر لگتے رہے' جو بات آپ کے لیے قابل تنقید تھی آپ اس سے دو ہزار گنا آگے جارہے ہیں کیوں جا رہے ہیں؟ بھارت کے معاملے میں پوری قوم سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح آپ کے ساتھ کھڑی ہے۔ آپ کے لیڈر جناب محترم ذوالفقار علی بھٹو صاحب ہزار سال جنگ لڑنے کی بات کرتے تھے۔ انہوں نے اندرا گاندھی کے اس فقرے کے جواب میں' جو اس نے کہا تھا کہ مشرقی پاکستان علیحدہ کر کے ہم نے ایک ہزار سال کا بدلہ لے لیا' ذوالفقار علی بھٹو نے کہا تھا کہ ہم

بھارت کے ساتھ ایک ہزار سال تک جنگ کریں گے۔ آج ان کے پیش رو کیوں کمزوری دکھا رہے ہیں۔ آگے بڑھیں قوم آپ کے ساتھ کھڑی ہے۔ اگر آپ ایسا نہ کر سکے تو اس معاملے میں قوم نے آپ کے ساتھ compromise نہیں کرنا۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! آپ نے یہ motion لینا ہے اور یہاں اس پر point of order اٹھائے جا رہے ہیں۔ point of order پر پورے موشن کا time لیا جا رہا ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ جو motion چار نمبر پر ہے

4. Further discussion on the following motion moved by Mian Raza Rabbani, Leader of the House, on 22nd December, 2008:-

"The Senate may discuss the national security situation prevailing in the country."

جب پہلے ہی ایک موشن ہے تو اس پر ہمیں موقع دیں کہ اس پر ہم بات کریں۔

جناب چیئرمین، میں نے بھی یہی عرض کیا ہے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، لیکن پوائنٹ آف آرڈر پر ----

جناب چیئرمین، اسی لیے میں ہاؤس سے تعاون کی بات کر رہا ہوں کہ اس پر discussion کر لیں اور اس میں سب کچھ cover کر لیں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، یہ اچھا طریقہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، صحیح کہہ رہے ہیں آپ - میرے پاس جو 5, 6 points of order کی request تھی اس سے ہٹ کر ہیں تو وہ ابھی لینا چاہتے ہیں یا آخر میں لینا چاہتے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، میرا ایک موشن ہے اگر آپ اس کو لیں تو۔

جناب چیئرمین، آخر میں points of order لے لیں یہ بہتر رہے گا۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، کل کا اجلاس' آج کا اور آنے والے کل کا یہ تینوں اسی لیے رکھے گئے تھے۔

جناب چیئرمین، آپ کی بات صحیح ہے۔ بنگزئی صاحب' آپ کا جو issue ہے میں

نے کل بات کی تھی، اس پر آج شاید آپ سے فون پر بات کریں گے۔ اگر آپ satisfied نہیں تو پھر بے شک raise کر لیجیئے گا۔ مجھے کل جب اطلاع ملی تو میں نے اسی وقت ان سے بات کی، انہوں نے بتایا کہ طبیعت ٹھیک نہیں اور اس کے بعد تین چار بار آپ سے دفتر میں ملے بھی ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی۔ نہیں جی مجھ سے کبھی نہیں ملے۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال اگر satisfied نہ ہوئے تو آپ کل اس کو raise کر سکتے ہیں، میں اسی لیے کہہ رہا ہوں کہ وقت بچ جائے گا۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی۔ میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب چیئرمین۔ آپ بات تو کر لیں۔ اگر مطمئن نہیں تو کل raise کر لیجیئے گا۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی۔ ہمارے کئی حجاج کرام ان کے اس رویے سے ائرپورٹ پر رہ گئے ہیں، وہ حج پر نہیں جا سکے۔ میں چاہ رہا تھا کہ ان کو بتا دوں کہ ہنگامی صورتحال ہے، میں لیڈر آف دی ہاؤس سے بھی ملا انہوں نے بڑی مہربانی کی، میری بات وزیر صاحب سے کروا دی۔ وزیر صاحب خود ان کے سامنے کہہ رہے تھے کہ سیکرٹری صاحب مجھے بھی نہیں مانتے۔ اس کا تو privilege motion آنا چاہیے۔

جناب چیئرمین۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر آپ لانا چاہتے ہیں، میں نے تو وقت بچانے کے لیے کل اسی وقت بات کی تھی، اگر آپ لانا چاہتے ہیں تو بے شک لے آئیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی۔ ان کا گلا خراب تھا تو وہ office میں کیسے ------

جناب چیئرمین۔ بے شک move کر لیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی۔ شکریہ جی۔

Privilege Motion - Ill manners of Secretary

I move that my privilege as well as the privilege of this august House has been breached by the ill manners of the Secretary, Ministry of Religious Affairs because I was trying to talk to him for the last couple of

days but despite passing messages, he did not respond. It is moved that this motion may be admitted and referred to the concerned committee.

Mr. Chairman: Is that right with the House? Then the motion is referred to the concerned committee.

میرا خیال ہے کہ motion پر discussion کر لیں، points of order اگر وقت ہوا تو لے لیں گے۔ امجد عباس صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ہاؤس جو فیصلہ کرے، کچھ تو آپ میں سے تقریریں کر رہے ہیں، اس میں cover کر سکتے ہیں اور جو رہ جائے آخر میں اگر وقت ہوا تو تب لے لیں گے۔ میرا یہ مطلب ہے۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: وہ اس سے ہٹ کر ہے۔

جناب چیئرمین: اپنی تقریر میں آپ کہہ لیں اور نیشنل سیکورٹی میں تو every thing is possible۔ امجد صاحب۔

Condonation of Delay and Presentation of Report

Senator Muhammad Amjad Abbas: I move that under sub-rule (1) of rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in presentation of report of the Committee on a point of order raised by Senator Abdur Rahim Khan Mandokhail regarding non-supply of grain, wheat and atta to Qila Abdullah in Balochistan, be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved that under sub-rule (1) of rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in presentation of report of the Committee on a point of

order raised by Senator Abdur Rahim Khan Mandokhail regarding non-supply of grain, wheat and atta to Qila Abdullah in Balochistan be condoned till today.

(The motion is carried)

Mr. Chairman: Item No. 3 Mr. Amjad Abbas.

Senator Muhammad Amjad Abbas: Sir, I beg to present the report of the Committee on a point of order raised by Senator Abdur Rahim Khan Mandokhail regarding non-supply of grain, wheat and atta to Qila Abdullah in Balochistan.

Mr. Chairman: The report stands presented. Thank you.

Senator Muhammad Amjad Abbas: I would like to say something on that. Sir, there was hue and cry in this House regarding non-supply of wheat to Qila Abdullah, Balochistan and also NWFP. We held a meeting and it was astonishing to know that

یہاں MINFAL والے بھی کہتے تھے کہ پنجاب ban نہیں لگا سکتا

this is unconstitutional. When we held a meeting with Government of Punjab they had a memorandum of understanding signed with both governments.

جہاں پر ان کی اسمبلی ایک resolution pass کر رہی ہے condemning this act of
Punjab وہاں پر چیف منسٹر ایک appreciation letter بھی لکھ رہے ہیں کہ آپ نے MOU
کے تحت supply of wheat دی۔ جناب والا! ایک طرف مرکزی حکومت کا اپنا view ہے
اور صوبائی حکومت آپس میں دوسرے معاہدے کر کے بیٹھی ہیں اور عوام کو دوسری تصویر
دکھائی جا رہی ہے۔ میرے خیال میں اس طرح کی چیز سے National integrity and

security کو خطرہ ہے۔ آئندہ کے لیے اس کے اوپر بھی کوئی ruling آنی چاہیئے اس طرح نہیں ہونا چاہیے ۔ اگر MOU sign ہو تو it should be published and should be passed through the Assemblies, through the House.

Further Discussion on Motion Regarding Security Situation in the Country.

Mr. Chairman: Thank you. We will now resume discussion on the national security situation prevailing in the country. I will request the speakers to please adhere to the time, because we still have many of the colleagues and we have just today and tomorrow. Mr. Abdur Rahim Khan Mandokhail is first speaker for today.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے آج کے اس موشن پر the Senate may discuss the national security situation prevailing in the country. جو بہت critical time پر سینیٹ میں اس پر بحث ہو رہی ہے، اس پر مجھے اپنی معروضات پیش کرنے کا موقع دیا۔ جناب والا! ہم حکومت کی مکمل تائید کرتے ہیں کہ وہ جو بھی اقدامات اٹھائیں ہم ان کے ساتھ ہیں۔ اتحاد کی بات صحیح ہے لیکن جناب والا! ہم ایک بات اور بھی کرتے ہیں کہ ہمارا اتحاد ہے لیکن عقل سلیم پر ہے یعنی باقاعدہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ جو مسئلہ درپیش ہو، جو مسائل اس وقت ہمیں درپیش ہیں ان کا صحیح ادراک کریں، ان کو realistically approach کریں اور پھر اس کے بعد ہم جناب والا، استنصاز کریں اور اس کے بعد مشورہ لیں، یعنی یہ رویہ جو ہم نے اختیار کیا ہے کہ حالات ایسے ہیں کہ بس جنگ ہے اور بس جنگ کے لیے ہم تیار ہیں اور بس لڑائی شروع۔ وہ اردو میں جسے کہتے ہیں ہلہ شیری یہ صحیح رویہ نہیں ہے آج کے حالات میں۔ جناب والا! آپ کو علم ہے کہ اس وقت ہمارے ملک کی مغربی سرحد پر کیا پوزیشن ہے، یعنی اس سے آنکھیں بند کر کے حقائق تو ختم نہیں ہوجاتے۔ ہمارے ملک میں ہماری state کے اختیارات کہاں ہیں، میں تمام

سینیٹ ممبران سے پوچھتا ہوں۔ آج جنوبی وزیرستان سے لے کر سوات تک جائیں اور پھر واپس آئیں۔ انڈس ہائی وے پر آپ ڈیرہ اسماعیل خان تک آئیں اور پھر بتائیں کہ کیا ہمارے لوگ اس اسلام آباد میں، راولپنڈی میں، کراچی میں، لاہور میں محفوظ ہیں؟ کیا راستے پرامن ہیں؟ جناب والا، کل کی بات جو تھی وہ آج اخباروں میں آئی ہے کہ وارسک روڈ پر تین سکول جلا دیے گئے۔ اب ہم نے اس کو کوئی مسئلہ ہی نہیں سمجھا۔ یہ مسئلہ ہی نہیں ہے۔ یہ کل ہوا ہے۔ سکول جلائے جا رہے ہیں۔ لوگوں کو مارا جا رہا ہے، قتل کیا جا رہا ہے۔ آپ سوات جا سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں کہ کیا پوزیشن ہے۔ آپ جان سکتے ہیں کہ آج درہ آدم خیل میں کیا صورت حال ہے؟ مجموعی طور پر جناب والا، صاف بات ہے، ہم نے اس حقیقت کو مانا ہے کہ ہمارے ملک میں دہشت گردی ہے، دہشت گرد ہیں، دہشت گردوں کے اڈے ہیں۔ یہ ہے ہماری پوزیشن۔ اس سے ہمارا تعلق انڈیا کے ساتھ، ہمارا تعلق امریکہ کے ساتھ یا دوسرے کا، وہ اور بات ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ بنیادی طور پر ہم کس صورت حال میں بیٹھے ہوئے ہیں؟ یہ تمام ملکی صورت حال ہے۔

اب ایسے حالات میں، جناب والا، ہماری ذمہ داری بنتی ہے۔ جو یہاں پر کہتے ہیں کہ یہ Government بزدلی نہ دکھائے۔ میں اپوزیشن میں ہوتے ہوئے بھی یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے بزدلی بالکل نہیں دکھائی۔ جو ممبئی کا مسئلہ اٹھا ہے اس میں حکومت نے پہلے دن سے ایسی situation پیدا کرنے کی کوشش کی کہ اس مسئلے کو طریقے سے حل کرے۔ اب جناب والا، آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہماری Government یا ہمارے دوست کہتے ہیں کہ چائنا والوں کو کہہ دیا کہ وہ اس طرح کریں۔ چائنا والے کیا بچے ہیں؟ چائنا کا دنیا کی diplomacy میں ایک اپنا رول ہے۔ ان کی خاص politics ہے۔ ایک ایک قدم پر وہ باقاعدہ سالوں سوچتے ہیں۔ انہوں نے جب United Nations کی Security Council میں ہمیں اطلاع دیئے بغیر یہ کہہ دیا کہ یہ دہشت گرد ہیں اور ان کے یہ ادارے اور تنظیمیں بھی دہشت گرد ہیں۔ ہم سے انہوں نے پوچھا بھی نہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ اس پر آپ بات کریں کہ کیا ہم پر دنیا کے ممالک کا، ہمارے پڑوسیوں کا، ہمارے دوستوں کا کوئی اعتماد رہ گیا ہے؟ ایران کا ہم پر اعتماد نہیں ہے، چائنا کا ہم پر اعتماد نہیں ہے۔ اقوام متحدہ میں ہمیں کوئی اطلاع نہیں دے رہا۔ اتنے serious مسئلے پر ہم نہیں سوچتے اور ہم کہتے ہیں کہ کیسے، ذرا اس نمائندے سے پوچھو کہ کیوں آپ لے گئے۔ کسی نے ہم

سے پوچھا نہیں اور نہ پوچھیں گے، یہ آپ کو میں بتا دوں۔ انڈیا والے جب کہتے ہیں تو ہم جواب دیتے ہیں کہ ہمیں ثبوت دو۔ وہ ہمیں ثبوت تک نہیں دیتے۔ کیوں نہیں دیتے؟ وہ ثبوت اقوام متحدہ میں پیش کر دیتے ہیں۔ جو کچھ ہو رہا ہے وہاں پیش کر دیتے ہیں یعنی اس کے معنی کیا ہیں؟ اس کے معنی ہیں کہ ہمارے ارد گرد وہ ایک قسم کا جال بچھا رہے ہیں۔ وہ باقاعدہ اپنا کیس مضبوط کر رہے ہیں اور ہم یہاں اس بات پر لگے ہوئے ہیں کہ نہیں کوئی ایسی چیز مت کہیں۔ ہمارے ملک میں وہ effective operation چاہتے ہیں۔ ابھی سوات اور دوسری جگہوں پر، ہماری کل کی تقاریر میں اس کی صحیح صورت حال پیش نہیں کی گئی بلکہ جو تقریر میں نے کی اس کے بجائے میرے نام پر پروفیسر ابراہیم صاحب کی تقریر لکھ دی گئی۔ ہم تو صاف کہتے ہیں کہ سوات میں صوبائی حکومت پختون خواہ نے request کی ہے کہ ہمیں operation پر اعتماد نہیں ہے، یعنی ہماری فوج ہے، ہماری ایف سی ہے، ہماری پولیس ہے لیکن ہمارے عوام کے لیے کوئی امن نہیں ہے۔

ہم کس طرح آگے بڑھ سکتے ہیں؟ Government نے کہہ دیا ہے۔ اب یہ جو کہتے ہیں کہ فوجوں کو نکالو وہ بامر مجبوری کہہ رہے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ امن قائم نہیں کر سکتے، writ of the State بحال نہیں کر سکتے تو پھر چھوڑیں، آپ نکل جائیں اور وہاں کے عوام خود جانیں اور ان کا کام جانے۔ ہم یہاں پر ان کو کہتے ہیں کہ جی وہ تو بالکل کہتے ہیں کہ یہ اقدامات نہ ہوں۔ نہیں، ہم صاف کہتے ہیں کہ effective اقدامات کریں۔ آپ ہماری government ہیں۔ یہ آپ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ writ of the state بحال کریں، writ of the government بحال کریں۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی آپ کی ذمہ داری ہے کہ کوئی collateral نقصانات نہ ہوں یا اگر ہوں تو کم سے کم ہوں۔ یہ طریقہ جو آپ نے اختیار کیا ہے، آپ آئیں، وزیرستان سے لے کر سوات تک آپ ووٹ کروائیں۔ آپ کو hundred percent یہ رائے ملے گی کہ سب کچھ government کرا رہی ہے۔ ایک طرف وہ کہتے ہیں کہ ہم امن لا رہے ہیں جبکہ دوسری طرف عوام کو دشمنوں کے حوالے کیا ہے جناب والا۔ وہاں کرفیو ہے، کرفیو لگا دیتے ہیں۔ وہ لوگ جو دہشت گرد ہیں وہ arrest کے قریب ہوتے ہیں، محاصرے میں ہوتے ہیں، ان کو نکال دیتے ہیں یعنی عام لوگ

بھی اس strategy کو جانتے ہیں' وہ tactice جانتے ہیں کہ کس طرح یرغمال بنا کے پھر سودے بازی ہو۔ ہم اپنی government سے پوچھیں گے کہ آپ نے کتنے کیس miscreants کے خلاف درج کیے ہیں؟ کتنے لوگوں کے خلاف آپ نے مقدمہ درج کیا ہے' لوگوں کو arrest کرنے کا آپ نے پروگرام بنایا ہے۔ آپ ذرا اپنا plan بتائیں۔ اب بھی ہم آپ سے پوچھیں گے کہ South Waziristan سے سوات تک آپ نے کونسا plan بنایا تھا اور اس plan پر کتنا عمل ہوا؟ کیا ناکامیاں ہیں اور کیا achievements ہیں؟ کچھ نہیں۔ یہ عمل جاری ہے' لوگوں کو مارا جا رہا ہے اور یہ جو نواز شریف صاحب کے الفاظ ہیں state failure کے' واقعی state کی authority نہیں ہے۔ اس کے باوجود ہم یہاں بیٹھے ہیں' بڑے خوش ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اس کو چھوڑیں ہم نے انڈیا کے ساتھ لڑنا ہے۔ ہماری عرض یہ ہے کہ اس مسئلے کو serious لیں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ writ of the state کو بحال کریں اور وہاں پر ہم انڈیا کے مطالبے پرنہیں ' امریکہ کے مطالبے پرنہیں' دوسری دنیا کے مطالبے پرنہیں' ہمارے اپنے مطالبے پر ہماری سرزمین پر لوگوں کو training کے لیے نہیں چھوڑیں گے اگر ہماری حکومت ہو تو ہم ایک آدمی کو بھی نہیں چھوڑیں گے کہ وہ یہاں سے training کریں اور یہاں سے جا کر کسی اور ملک پر حملہ کریں ----

جناب چیئرمین، جی وقت کا خیال رکھیں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! اس کا آسان سا طریقہ بنایا ہے کہ جی مذاکرات ہو رہے ہیں' کس سے مذاکرات ہو رہے ہیں آپ ذرا دکھا دیں۔جنوبی وزیرستان میں کونسا معاہدہ ہوا' شمالی وزیرستان میں کونسا معاہدہ ہوا اور کس معاہدے میں ضمانت ہے کہ وہاں سے کوئی افغانستان میں مداخلت نہیں کرے گا۔ ہاں وہ کہتے ہیں کہ so called معاہدہ ہے۔ ایک دوسرے کو ہم کچھ نہیں کہیں گے ہم افغانستان میں جائیں گے اور حملہ کریں گے۔جب آپ افغانستان جائیں گے اور حملہ کریں گے تو وہاں پر ISAF کی قوتیں ہیں ۔ افغانستان خود کمزور ہے یا نہیں ہے لیکن وہاں پر ISAF کی قوتیں ہوں گی تو وہ آئیں گی ۔اس کے معنی ہیں کہ ہم نے یرغمال بنایا ہے وہ کہتے ہیں کہ بالکل ہمیں چھوڑ کر افغانستان میں قتل کریں ورنہ ہم

یہاں قتل کریں گے اور پھر افغانستان کی طرف سے ISAF کی طرف یہاں میزائل حملے ہوتے ہیں پھر ہم کہتے ہیں کہ اس کو condemn کرو یعنی پاکستان کے عوام سے مطالبہ ہے کہ یہ میزائل حملے بند کراؤ ورنہ ہم تمہیں قتل کریں گے۔یہ حقیقت ہے۔ تو ہم ایسا کریں گے ----

جناب چیئرمین، بس اب ختم کریں تاکہ میں دوسروں کو موقع دوں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل ، جناب والا! ہماری سرزمین سے ہمارے کسی بھی پڑوسی یا کسی اور ملک اس کے خلاف نہ کوئی اڈہ ہوگا نہ کسی کی کوئی training کریں گے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا میں پڑوسیوں کے سامنے بھی ہم سرخرو ہوں گے ۔دنیا کے ممالک میں بھی ہم بیٹھ سکیں گے' UN ہے وہاں ہم بیٹھ کر اپنی بات کرسکیں گے لیکن اب یہ حالت بنا دی ہے۔ جناب والا! جو سب کچھ ہے وہ ہر ایک کو معلوم ہے۔ ہم یہاں آ کر بیٹھے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا ہماری ذمہ داری بنتی ہے یا نہیں۔ جناب والا! میں اتنا ہی عرض کروں گا کہ ہم اتحاد کرتے ہیں ، ہم گورنمنٹ کو support کرتے ہیں لیکن عقل سلیم کو ، realistic approach کو، اپنے ملک کو ایسی حرکات سے صاف کریں۔ دنیا کے ممالک کے سامنے صحیح پوزیشن لا سکتے ہیں یہ جو ہر روز ہمارے پرائم منسٹر صاحب نے وہ بات کی ہے' یہ بات کی ہے' تو وہ مجبور ہو جاتے ہیں۔ جب آپ ایسی حرکات کرتے ہیں تو ان سے ثابت ہوتا ہے آپ کے پرائم منسٹر صاحب دنیا کے دوسرے ممالک سے کیا کہیں گے آپ کے صدر کیا بات کریں گے۔ کوئی بات نہیں کر سکتے۔ جناب والا! ہماری عرض یہ ہے کہ واقعی عقل سلیم سے کام لے کر، متحد ہو کر اپنے ملک میں سب کچھ ہم صاف کریں اور دنیا کے پڑوسیوں کو ہم یہ موقع نہ دیں کہ وہ ہمارے خلاف محاذ بنائیں یا معاشی طور پر یا دوسرے ذریعوں سے ہمارے خلاف کام کریں۔آپ کی بہت مہربانی ' جناب والا ' شکریہ ۔

جناب چیئرمین، سیمیں صدیقی صاحبہ ۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی، شکریہ جناب چیئرمین ! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گی کیونکہ اس موضوع پر کافی بحث ہو چکی ہے۔ میں to the point بات کروں گی۔ اس وقت ہماری security کے اعتبار سے بڑے نازک حالات ہیں۔ اس طرح لگتا ہے کہ India

پاکستان پر حملہ کرنے کی پوری تیاری میں ہے۔ China نے جو technical hold اپنا ہٹایا ہے، اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ President of Pakistan کی request پر China نے اس technical hold کو ہٹایا اور جس کی بناء پر Security Council سے unanimously resolution pass ہو گیا اور جماعت الدعوۃ پر پابندی لگائی گئی تو اگر حکومت کا یہ stance ہے کہ یہ اس طرح نہیں ہوا اور اس میں Foreign Office کو بھی ملوث نہیں کیا گیا ' direct President نے اس میں action لیا ہے۔ اگر یہ بات غلط ہے تو حکومت کی طرف سے اس کی وضاحت آنی چاہیے یا اس کی تردید آنی چاہیے کہ یہ خبر جو شائع ہوئی ہے یہ غلط ہے۔جناب والا! میں آپ کی توجہ ایک "New York Times" کی report جو شائع ہوئی تھی اور میں نے internet سے حاصل کی ہے ' اس کی طرف مبذول کرانا چاہوں گی۔ اس میں واضح طور پہ لکھا گیا ہے کہ

The United States clearly wants , what it wants is the break up of Pakistan, the only Muslim country with nuclear arms.

میں سمجھتی ہوں کہ یہ بات ہم سب کے لئے غور طلب ہونی چاہیے اور

one of the biggest fears of the Pakistani military planners is the collaboration between India and America.

جناب والا! یہ کوئی چھوٹی موٹی بات نہیں ہے' یہ ایک بہت بڑی بات ہے۔ یہ ہمارے ملک کی security کی بات ہے اور ہمیں اس پر بیٹھ کر غور کرنا چاہیے کہ اگر کوئی ایسی خبر شائع ہوتی ہے تو اس کا پس منظر کیا ہے۔ ہمیں ایک think tank کی ضرورت ہے جو ان مسائل کو دیکھے اور ان کے حل کی طرف پیش قدمی کرے۔

دوسری طرف میں آپ کی توجہ ایک daily "Times" کی News کی طرف دلانا چاہوں گی' ایک بہت بڑا article اس میں لکھا ہے ایک Indian Journalist جس کا نام Arun Roy ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ it is an eye opener for the Pakistan Government. اس میں انہوں نے جس طرح ہمیں نشاندہی کرنی چاہیے تھی Indian atrocities کی' جو وہ اپنے secular ہونے کا دعویٰ کرتا ہے' اس کے برخلاف جو کارروائیاں

اس کے ملک میں ہوتی ہیں اس کی ساری نشاندہی اس article میں ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ حکومت کے نمائندوں کو اس article کو پڑھنا چاہیے۔ ہم بالکل defensive ہو گئے ہیں۔ جو الزامات انڈیا ہم پر لگا رہا ہے اور لگاتا آیا ہے اور ابھی بھی مسلسل لگا رہا ہے، ممبئی attack کو ہم پر مسلط کرنا چاہتا ہے تو ہمیں چاہیے کہ ہم یہ article پڑھیں اور سمجھیں۔ اس میں جو India's weak points کی نشاندہی کی گئی ہے ، Indian "Samjhota Express" کا دھماکا ہو، اس میں بہت سارے واقعات ہیں 1990 میں بابری مسجد کا ہوا ، سارا اس میں mention کیا گیا ہے۔ میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہتی ہوں جو اس میں لکھی ہے۔

I would like to read from this. "In a report submitted to a session court, the CBI says that a team from Delhi Special Cell, the same team that led the Batla House encounter including Mohan Chand Sharma who abducted two innocent men Irshad Ali and Qamar in December, 2005 planted 2 kg of R.D.X. and two pistols on them and then arrested them as terrorists who belong to Al-Badr which operates out of Kashmir. Early in summer who have spent years in jail I only give you an example of hundreds of muslims who are being similarly jailed, tortured or even killed on false charges.

میں یہاں پر Ajmal Kasab جس کا وہ نام لے رہے ہیں اور اسے ملوث کر رہے ہیں، recently میں نے India کے کسی ایک channel پر یہ news دیکھیں۔ ایک Pakistani lawyer کا interview انہوں نے نشر کیا جس میں یہ کہا کہ اجمل قصاب کچھ سال پہلے نیپال گیا تھا business trip کے سلسلے میں، اور وہاں سے چونکہ Indians کی آمد و رفت نیپال میں بہت آسان ہے they don't need any visas for coming and going تو ہو سکتا ہے کہ he might have been abducted from there اور جس طرح انہوں نے ان دو بندوں کو اپنی custody میں رکھا اور ان پر false charges لگائے بہت ممکن ہے کہ انہوں نے اس اجمل قصاب کے ساتھ بھی یہی کیا ہو گا۔ میں اپنے media سے بھی یہ بات

کہوں گی کہ جب یہ الزام لگا specially ایک channel پر ' I am not against any
channel مگر میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں تھوڑا سا محب الوطن بھی ہونا چاہیے۔بار بار یہ دکھایا گیا
کہ اجمل قصاب کا تعلق پاکستان کے ایک دیہات سے ہے تو اس چیز کو avoid کیا جا سکتا ہے۔
جو انڈیا ہم پر الزام لگا رہا ہے ہم اس کو اپنے طور پر ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ آپ جو الزام لگا
رہے ہیں وہ صحیح ہے تو media should be a little more cautious about such
affairs. جناب والا! میں آپ کی توجہ دلاؤں گی India-Pakistan the only solution
کے بہتر تعلقات کے لئے ہے کہ انڈیا اور پاکستان UNO Resolution on Kashmir پر
عمل کریں - Recently, a visit was paid by Senator Russ and he emphasised
this that Pakistan - India کے بہتر تعلقات کے لئے بہت ضروری ہے کہ کشمیر کا فیصلہ
according to UNO Resolution. کرو۔ جناب حکومت اتنی defensive پر چلی گئی ہے
کہ جب وہ attack کرتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ

it was a technical fault. Instead of them apologizing to us and saying that it was a technical fault, in that place, we are saying that it was a technical fault on the part of India.

یہ کوئی چھوٹی موٹی بات نہیں ہے۔ یا تو India needs more concessions from
America, Israel and the West. اس لیے وہ ذرا جنگ کے بارے میں ڈرا رہا ہے اور خوف
پیدا کر رہا ہے۔ ایک یہ reason بھی ہو سکتا ہے۔ دوسرا یہ reason ہو سکتا ہے جو میری سمجھ
میں آتا ہے کہ to break up Pakistan because it is the only Muslim nuclear
state. جناب والا! ہمارا diplomatic front بہت weak ہے۔ جیسے ہی ممبئی attack ہوا، انڈیا
نے فوراً اپنے delegates باہر بھیجنا شروع کر دیے اور anti-Pakistan propaganda شروع
کر دیا۔ اس کے جواب میں ہم نے اسے defend کرنے کے لیے کیا کیا؟ ہم نے کیا کوئی
delegation باہر بھیجا؟ ہمارے UNO کے مندوب حسین ہارون صاحب سو رہے ہیں۔ I am
sorry to say that he is the most inefficient person. وہ بالکل سو رہے ہیں اور
انہیں اس issue سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ انڈیا نے اپنے ambassadors کی ایک

meeting بلائی ہے اور انہیں briefing دی ہے and why we can not do that? ہماری
گورنمنٹ اپنے سفیروں کو کیوں نہیں بلاتی؟ وہ بھی انہیں بلائے، انہیں ایک briefing دے اور
انہوں نے گورنمنٹ کی پالیسی کی جو line toe کرنی ہے، وہ انہیں بتائے۔ Instead of that
only one person is defending the whole situation. The Prime Minister is
not speaking much. The President is the sole. پہلے کہتے تھے کہ "dictatorship",
"dictatorship". Pervez Musharraf was a big dictator. اب کیا ہے؟ It is the
same. The faces are changed but still the position is same. یہ اب
democracy کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ آپ کی کیسی democracy ہے؟ مجھے تو یہ کہیں نظر
نہیں آ رہا ہے کہ ہم کسی democratic process سے گزر رہے ہیں۔ جناب والا، میں کہتی
ہوں کہ why do not we high light the case of Samjhota Express? جناب والا!
سمجھوتہ ایکسپریس میں انڈیا involve ہے and it was an acting Colonel from the
Indian Army. جس نے سمجھوتہ ایکسپریس کو جلایا تو ہم کیوں نہیں اس issue کو media پہ
اچھالتے؟ ہم کیوں international media میں نہیں جاتے؟ ہماری Information Minister
ماشاء اللہ ایک journalist ہیں اور کافی well aware بھی ہیں تو پھر کیوں نہیں media
teams کو باہر کے ممالک بھیجتیں تاکہ وہ international level پر جا کر اپنا stand یا
پالیسی بتائیں۔ جو کچھ انڈیا ہمارے ساتھ زیادتیاں کر رہا ہے، انہیں کیوں اجاگر نہیں کیا جاتا؟
We are on the defensive. We should be on the offensive. It was the time
that India is blaming us.

میں آپ کو ایک اور واقعہ سناؤں گی جو کہ Narriman House کا ہے۔ جناب چیئرمین! میں
آپ کی توجہ چاہوں گی کہ ایک Indian journalist کا interview ہمارے ایک local
channel سے نشر ہو رہا تھا اور اس میں اس journalist نے یہ بات point out کی and it is
very important کہ وہ terrorists جنہوں نے ممبئی کے ہوٹل پر attack میں حصہ لیا، ان
کی رہائش دو تین ماہ قبل Narriman House جو کہ ایک Jew کا گھر تھا، ان کی رہائش وہاں پر
تھی۔ یہ دو تین ماہ سے وہاں پر رہ رہے تھے۔ اہل محلہ نے ان کی سرگرمیوں اور ان کی رہائش کے

بارے میں پولیس میں رپورٹ بھی کروائی تھی - I am talking about the Mumbai Police. لیکن ممبئی پولیس نے کوئی action نہیں لیا- This also proves that اس میں خود انڈیا اور اسرائیل کی involvement to attack Pakistan, to disintegrate Pakistan, ہے تو why can not we highlight these things? جب ان کا اپنا ایک journalist اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ یہ terrorists اس Narriman House میں چار مہینے پہلے سے موجود تھے- 80 کلو گوشت وہاں پر منگوایا گیا جو کہ پتا نہیں کتنے ہزار آدمیوں کی دعوت کے لیے کافی ہوتا ہے تو ہم پھر اس issue کو کیوں نہیں اچھالتے؟ ایک سوئی بھی وہاں گرتی ہے تو انڈیا اسے ہمارے خلاف اچھالنا شروع کر دیتا ہے- اتنی بڑی باتیں آپ کو میڈیا کے ذریعے معلوم ہو رہی ہیں تو آپ پھر انہیں کیوں نہیں international level پر لیتے؟ آپ کیوں باہر delegations نہیں بھیجتے؟

جناب والا! آخر میں، میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور اس بات پر اپنی تقریر ختم کرتی ہوں کہ خدارا! حالات کا ادراک کریں - یہ کوئی چھوٹی موٹی بات نہیں ہے- یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم پاکستان کی integrity and sovereignty کا خیال رکھیں - ہم سب انشاء اللہ اس مسئلے پر آپ کے ساتھ ہیں- میں آخر میں ایک suggestion دوں گی کہ جس طرح last time آپ نے ایک joint session بلایا تھا، اس وقت بھی ایک سیکورٹی issue سامنے ہے- اس لیے بہتر یہ ہوگا کہ آپ اس پر ایک joint session بلائیں اور اس میں ممبروں کی جو input ہو، اسے آپ ایک resolution کی صورت میں باہر لائیں اور then you do not have to take all the blame on yourself یا ساری ذمہ داری آپ کو اپنے آپ پر لینے کی ضرورت نہیں ہے- ہم سب ممبر elect ہو کو آئے ہیں-

So, we all should be responsible for that and then you go with a joint resolution, it would be the mandate of the people.

تو پھر آپ کی position زیادہ بہتر ہو گی-

جناب چیئرمین، شکریہ- جناب محمد اعظم سواتی- آپ ایک منٹ تشریف رکھیں - رضا

صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب والا! یہاں پر کچھ دیر پہلے NATO کے سیکرٹری جنرل کا issue اٹھا تھا۔ I have just had a detailed discussion with the Interior Advisor and I would like to inform the House کہ NATO کے جو سیکرٹری جنرل ہیں، he is on his annual visit. دنیا کے تمام ممالک کا ایک visit annual schedule ہوتا ہے and he is now here on his annual visit. اس visit کا کسی قسم کا کوئی تعلق ممبئی attacks کے ساتھ نہیں ہے۔

He will meet the Advisor today at 12'o clock and subsequent to that, if there is a need, tomorrow the Advisor can come and brief the House on the discussions that they had.

جناب چیئرمین: جناب اعظم خان سواتی۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: میں قائد ایوان کو اس بات پر مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے قومی سلامتی سے متعلق تحریک اس ایوان میں پیش کی ہے۔ اپنی بساط کے مطابق جب میں ممبئی حملے سے متعلق انڈیا کا عمل، پاکستان کا ردعمل، پاکستان کا عمل اور انڈیا کے ردعمل کا تجزیہ کرتا ہوں تو اس نتیجے پر پہنچتا ہوں کہ سوائے ایک واقعے کے، جس کی نشاندہی اس ایوان میں، میں نے کل کی تھی کہ حسین ہارون کی نااہلی کی وجہ سے ہمارے ایک سماجی اور ایک موثر ادارے کو پاکستان میں دہشت گرد تنظیم قرار دے کر ہمارے ملک پاکستان کی بدنامی کا ذریعہ بنا، میں قائد ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ حکومت سے سختی سے اس سلسلہ میں بات کی جائے کہ حسین ہارون کو اپنی نااہلی کی بنیاد پر پاکستان واپس بلوایا جائے کیونکہ سفارتی معاہدات، قانون اور اہلیت کی بناء پر اس نے اپنا وہ کردار ادا نہیں کیا جو کرنا چاہیے تھا۔ سوائے اس ایک واقعے کے باقی پاکستان کی حکومت نے عمل اور ردعمل کے نتیجے میں جتنے بھی کام کئے وہ قابل ستائش ہیں۔ جس کی تفصیل میں یوں بیان کرتا ہوں کہ حکومت کا انڈیا کو مشترکہ طور پر تحقیقات کی پیش کش کرنا، یہ انڈیا کے منہ پر ایک طمانچہ تھا۔ اس کے ساتھ حکومت کا فوری طور

پر APC کا بلانا اور میں مبارک باد دیتا ہوں تمام سیاسی قائدین کو کہ جنھوں نے پاکستان کی سلامتی کے لیے اتحاد کے مظہر کے طور پر اپنی اپنی جگہ پر اس بات کا عظم اور ارادہ کیا کہ انشاء اللہ پاکستان کی سالمیت پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ آج پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے اجلاس اس بات کی ترجمانی کرتے ہیں کہ حکومت کے یہ اقدام مناسب ہی نہیں بلکہ بہترین اور اعلیٰ ہیں۔ جناب والا! میں حکومت کو اس بات پر بھی مبارک باد دینا چاہتا ہوں کہ وہ عجلت میں کسی بوکھلاہٹ کا شکار نہیں ہوئے۔ کسی بات پر انڈیا سے مرعوب نہیں ہوئے اور سب سے بڑی بات یہ کہ حکومت نے اپنے اعصاب پر کنٹرول کیا اور انڈیا کے بے معنی الزامات پر مشتعل نہیں ہوئے۔ یہ بھی ایک قابل تعریف بات ہے کہ ہم اندرونی نازک حالات کے باوجود اپنی سمت اتحاد کی طرف ' یگانگت کی طرف اور یک جہتی کی طرف رکھے ہوئے ہیں اور پاکستان کے بچاؤ کے لیے اقدام کر رہے ہیں۔

جناب والا! یہ ممبئی حملہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ یہ ایک صیہونی اور بھارتی بہترین well thoughtful سازش کا نتیجہ ہے۔ آج اگر ہم بھارت کی صورت حال کو لیں تو سالانہ دفاعی بجٹ پر ستائیس ارب ڈالر کی خطیر رقم ' فالکن ریڈار کا حصول' روسی طیارہ بردار جہازوں کا حصول' امریکہ سے ایف ۱۸ کی پیشکش اور اس کے نتیجے میں میزائلوں کی دن رات نئی تجدید' ان کی ایجاد اور ان کا دکھلاوا' یہ بھوٹان کو فتح کرنے کے لیے نہیں' سری لنکا کو مرعوب کرنے کے لیے نہیں' بنگلہ دیش کو فتح کرنے کے لیے نہیں' بلکہ واضح طور پر خطے میں ایک ہی ملک ہے' جو ان کے اہداف کے راستے میں حائل ہے اور وہ ہے ہماری پیاری سرزمین' اس پاکستان کی سرزمین۔ بھارت کو دنیا کا ایک بڑا' طاقت ور ملک بننا ہے' دفاعی لحاظ سے' معاشی لحاظ سے' معاشرتی لحاظ سے اور وہ سمجھتا ہے کہ اس کے راستے میں اس خطے میں صرف اور صرف پاکستان حائل ہے' جس کو ختم کرنے کے لیے اسرائیل' امریکہ اور انڈیا nexus قائم ہو چکا ہے۔میں اس ایوان میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ اگر مجھ جیسا شخص' جس کے سارے وسائل امریکہ میں ہیں' ڈر اور خوف کی پیداوار نہیں تو میں حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ ڈر اور خوف کی بناء پر پالیسیاں مرتب کرنا ملک کو تباہی کی طرف گامزن کرتی ہیں۔ خدا را اپنے ملک کو بچانے کے لیے اس بات کا تہیہ کرلیں اور یقین کرلیں کہ امریکہ قطعاً ہمارے اس ملک کی سلامتی نہیں چاہتا۔ اس لیے کہ واشنگٹن

آج نئی دہلی کو opportunity کا ملک کہتا ہے اور اسلام آباد کو challenges کا ملک کہتا ہے۔ اس لیے آج امریکہ کے اہداف بالکل مختلف ہیں، جو دو ہزار ایک سے پہلے تھے۔

جناب عالی! یہ واقعہ کیوں پیش آیا؟ اس لیے پیش آیا کہ اوبامہ کی کشمیر کے سلسلے میں یہ تقریر کہ اگر ہم نے خطے میں دائمی اور عالمی انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنا ہے تو پھر ہمیں کشمیر کے مسئلے کو حل کرنا ہو گا۔ آج بھارت میں الیکشن ہونے والے ہیں۔ کانگریس کے حکمران بڑی ذمے داری کے ساتھ، ہر stage پر، ایوان میں اور ایوان کے باہر، جنگ کا طبل بجا چکے ہیں۔ وہ اپنی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پاکستان کو ہر صورت میں ختم کرنا ہے۔ وہ اس بات کا تہیہ کر چکے ہیں۔ آج کشمیریوں کی جد و جہد، آج اقلیتوں کے حقوق کی آواز، یہ سب وہ عوامل ہیں، یہ ساری وہ باتیں ہیں، جن کی بنا پر آج ممبئی حملے کی سازش اس دنیا میں رونما ہوئی، جس کے پیش نظر بڑی مستعدی سے، بڑی حکمت عملی سے، انہوں نے اپنے جہاں جہاں سفارتی تعلقات تھے، ان کو بروئے کار لاتے ہوئے پاکستان کو ہر طرح سے بدنام کرنے کی کوشش کی لیکن انشاء اللہ جس طریقے سے گنگا جہاز کے اغوا، جس طریقے سے سمجھوتا ٹرین، جس طریقے سے نئی دہلی کی پارلیمنٹ پر حملہ، یہ ساری سازشیں جو پاکستان کے خلاف کی گئیں، وہ ناکام و نامراد ہوئیں، آج بھی مجھے رب ذو الجلال پر یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ چونکہ پاکستان اس میں ملوث نہیں، انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان کامیاب و کامران ہو گا۔

جناب عالی! بغیر کسی شواہد کے، بغیر حقائق کے پاکستان کو مورد الزام ٹھہرانا، بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی اور بین الاقوامی اخلاق و کردار کی خلاف ورزی ہے لیکن اس میں حکومت کسی بے بسی کا شکار نہ ہو۔ پوری قوم، پوری سیاسی قیادت اور مسلح افواج خدا کے فضل سے ان کے شانہ بشانہ ہیں اور اس بات کا تہیہ کیے ہوئے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان پر کسی طرح بھی آنچ نہیں آنے دیں گے۔

جناب چیئرمین: وقت کا خیال رکھیے۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: آج جو تنظیمیں انڈیا میں سرگرم ہیں، ان کی تعداد تین درجن سے زیادہ ہے پھر ان کی ذیلی تنظیمیں سینکڑوں کے حساب سے ہیں۔ بھارت آج اگر

چشم پوشی سے کام لیتا ہے اور اپنے اندرونی مسائل پاکستان کی سرحدوں پر لاتا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم عزم کیے ہوئے ہیں کہ پاکستان کی سلامتی کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ جناب! اس موقع پر چونکہ وقت کی گھنٹی بج چکی ہے، میں اس ایوان کے ساتھ ایک document share کرنا چاہتا ہوں۔ اسے کارروائی کا حصہ بنانا چاہتا ہوں۔ اس قسم کے واقعات پاکستان کے خلاف پہلے بھی ہوئے۔ دسمبر ۱۹۹۲ء میں پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دیا جانا تھا۔ خدا کے فضل سے، وہاں کے پاکستانیوں کی مدد سے، overwhelming مدد کی وجہ سے ایسا نہیں ہو سکا۔ بیس اپریل ۱۹۹۳ء میں سی آئی اے کے ڈائریکٹر نے کہا کہ پاکستان watch list پر ہے۔ it is in the brink to be declared as a terrorist state. یہ وہ ہے جو میں اس کارروائی کے حصے کے طور پر شامل کروں گا کہ امریکہ میں رہتے ہوئے تمام پاکستانی تنظیموں نے کتنا زبردست ایکشن لیا تھا اور تقریباً ساری ریاستوں میں انہوں نے وہاں کے Congress men اور Senators سے مل کر پاکستان کو اس ذلت و رسوائی سے اس وقت بچایا تھا، آج حالات اس سے زیادہ خطرناک ہیں۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے سفارت کار متحرک ہو کر، خاص کر United Kingdom اور جنوبی امریکہ میں سارے پاکستانی متحرک ہوں۔ وہاں پر جتنی بھی تنظیمیں ہیں، ان سے اس سلسلے میں وہی road action جو اس وقت ہم نے لیا تھا، کرنے کی ضرورت ہے۔ آج اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ وہاں کے Congress Man کو، وہاں کے سینیٹر کو، آنے والی حکومت کو یہ باور کرایا جائے کہ پاکستان ایک ذمے دار ملک ہے۔ اس کا بین الاقوامی طور پر ایک اہم رول ہے اور اس صیہونی اور بھارتی سازش کو بے نقاب کرنے کے لیے ہمارے سفارت کاروں کے ساتھ ساتھ، ہمارے پاکستانی، جو ان دو ممالک میں رہتے ہیں، ان کا کردار بڑا اہم اور ضروری ہے۔ اس کے لیے میں قائد ایوان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ حکومت پر زور دیں کہ وہاں جتنی بھی پاکستانی تنظیمیں ہیں، ان کو عزت اور احترام کے ساتھ، آج اگر انڈیا اپنے ایک سو بیس سفارت کاروں کو اپنے ملک میں بلا کر، ان کو یہ تربیت دے رہا ہے کہ وہ اس Mumbai حملے کو دنیا میں اجاگر کریں تو ہمارا یہ فرض ہے کہ اپنے بچاؤ کے لیے ان حقائق کو، سچائی پر مبنی حقائق کو دنیا میں بین الاقوامی سطح پر اور تقریباً ہر فورم پر پیش کریں تاکہ ہم اپنے ملک کو بچانے کے لیے اپنا جو بھی کردار ہے، اس کو ادا کر سکیں۔ و آخرو

دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین - اللہ تعالیٰ میرے ملک کی حفاظت کرے۔

جناب چیئرمین: آمین۔ مسٹر وسیم سجاد۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا ! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس بہت ہی اہم debate میں آپ نے مجھے اظہار خیال کا موقع دیا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ آج جب کہ یہ اہم موضوع زیر بحث ہے، پاکستان کے وزیر خارجہ اور ہمارے وزیر دفاع یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ یہ درست ہے کہ وزیر مملکت یہاں پر موجود ہیں لیکن میں نہیں سمجھتا کہ وہ ان کا نعم البدل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت پاکستان ایک grave crisis سے گزر رہا ہے اور اس وقت سنجیدگی کی ضرورت ہے۔ پارلیمنٹ میں جو اظہار خیال کیا جاتا ہے، اس کو بھی سنجیدگی سے note کر کے اپنی policy بنانے کی ضرورت ہے۔ جناب والا! 26 نومبر کو جو ممبئی کا واقعہ ہوا ہے، اس پر ہمیں افسوس ہے، دکھ بھی ہے اور وہاں پر جو قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں، وہ فعل یقیناً قابل مذمت ہے۔ قیمتی املاک کا زیاں ہوا ہے، قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ یہ ایک دہشت گردی کا واقعہ ہے اور یہ اسی قسم کا واقعہ ہے، جس طرح کہ اسلام آباد میں Marriott Hotel پر حملہ ہوا، جس طرح فاٹا، کراچی، لاہور میں ہو رہا ہے۔ یہ کوئی انوکھا واقعہ نہیں ہے اور دنیا میں دہشت گردی کی ایک لہر جاری ہے، اسی لہر کی ایک کڑی ہے کہ مختلف اوقات میں، مختلف مقامات پر دہشت گرد لوگ اپنا political objective سامنے رکھ کر ایک واقعہ میں ملوث ہوتے ہیں اور ان کے سامنے کچھ objectives ہوتے ہیں، جو وہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ اسی قسم کا واقعہ ہے لیکن زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ ابھی محاصرہ جاری تھا، وہاں پر گولیاں چل رہی تھیں کہ فوری طور پر ہندوستان کی طرف سے ایک الزام آیا کہ ان کا تعلق پاکستان سے ہے۔ ابھی کوئی تفتیش نہیں ہوئی تھی، ابھی کچھ پتا نہیں تھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ ان کے کیا مقاصد ہیں اور ابھی تک اس کا مقصد سامنے نہیں آ رہا۔ اتنے دن گزر گئے ہیں، قریباً مہینہ ہونے کو آیا ہے، ابھی تک ہندوستان ہمیں یہ نہیں بتا سکا کہ ان کے مقاصد کیا تھے۔ یہ کون لوگ تھے۔ ان کے پیچھے کون تھا۔ ان کے پیچھے کیا motivation تھی اور یہ کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے تھے؟ ہندوستان کی جانب سے فوری طور پر ایک threatening posture adopt کیا گیا۔ دھمکیاں

شروع ہوگئیں اور وہاں کے وزیر خارجہ نے ٹیلیفون بھی کیا جس میں انتہائی دھمکی آمیز لہجہ استعمال کیا گیا۔

اس کے فوراً بعد جب ہمارے صدر نے کونڈولیزا رائس سے بات کی اور انہوں نے ہندوستان کے وزیر خارجہ سے بات کی تو انہوں نے فوراً انکار کر دیا کہ میں نے یہ بات نہیں کی لیکن ان کے بعد کے بیانات، اگر آپ کل کا بیان دیکھیں تو اس میں انہوں نے پھر دھمکی والا لہجہ استعمال کیا ہے اور کہا ہے کہ ہمارے تمام options کھلے ہیں اور اس پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان ہمیں یہ کیوں کہتا ہے کہ ہمیں evidence شہادت دو کہ یہ لوگ یہاں پر ملوث ہیں۔ آپ تسلیم کر لیں، ہم ایک بہت بڑی طاقت ہیں اور ہم آپ کو کہتے ہیں .do more ہم نے آپ کو جو کہا ہے، اس سے زیادہ کر کے دکھائیں پھر ہم satisfy ہوں گے۔ ان کو شاید یہ علم نہیں ہے کہ نہ ہندوستان، امریکہ ہے اور نہ پاکستان، افغانستان ہے اور یہ do more والی philosophy پاکستان کے خلاف کسی طریقے سے بھی اثر انداز نہیں ہوسکتی۔ سوال یہ ہے کہ جب ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ ہمیں evidence دو تو ہمارا کیا مقصد ہے؟ کیا مطلب ہے؟ ہم کیا جانتے ہیں؟ ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کس طرح دس آدمی ایک کشتی میں سوار ہو کر سمندر کے راستے کراچی سے ممبئی پہنچ گئے؟ کیا راستے میں Indian Navy نہیں تھی؟ کیا ان کو کسی نے دیکھا؟ کیا کوئی tracking کی؟ اگر tracking کی تو اس کی evidence ہمیں بھی دی جائے۔ کیسے ممکن ہوا کہ وہ لوگ جب ممبئی پہنچے تو ان کو وہاں پر logistic support ملی؟ ان کے پاس ہتھیار ammunition کہاں سے آئے؟ ان کو logistic support کہاں سے ملی؟ یہ لوگ دیو ہیں super human beings ہیں کہ دس آدمی تین دن تک ہندوستان کی Elite Forces سے مقابلہ کرتے رہے۔ ان کے پاس کوئی evidence ہے تو ہمیں دیں تا کہ ہم اس کی بنیاد پر اپنی investigation کریں۔

کل پتا چلا ہے کہ ہندوستان کی investigation team کی جانب سے Pakistan High Commission کو ایک خط لکھا گیا ہے جس میں یہ کہا گیا کہ "میں اجمل قصاب پاکستانی ہوں"۔ مجھے Pakistan High Commission سے assistance چاہیے اور ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسمٰعیل خان نامی ایک شخص کی لاش بھی پاکستان کو لے لینی چاہیے۔ اجمل قصاب جو

بھی ہے، وہ ہندوستان کی custody میں ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ان حالات میں لوگوں سے کس طرح بیان لیے جاتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک مہینہ ہو گیا ہے، اس اجمل سے انہوں نے investigation ضرور کی ہو گی۔ ان دس آدمیوں کے نام سامنے کیوں نہیں آ رہے جو اس کے ساتھ شامل تھے؟ صرف ایک اسمٰعیل خان کا نام سامنے آیا ہے، باقی آٹھ لوگ کون ہیں؟ کہاں سے آئے ہیں؟ اگر وہ ایک group کا حصہ تھے تو آج تک اجمل قصاب نے ان کو کیوں نہیں بتایا کہ میرے ساتھیوں کے نام یہ ہیں اور وہ فلاں شخص ہے اور فلاں جگہ کا رہنے والا ہے۔

میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ جس طرح سے یہ واقعہ ہوا ہے، یہ دس آدمیوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ شروع میں Indian media کی اطلاعات کے مطابق یہاں پر تیس، چالیس آدمی تھے۔ اس کے بعد انہوں نے اس تعداد کو کم کر کے دس کر دیا۔ اس لیے کہ وہ باقی بیس آدمیوں کے نام نہیں بتانا چاہتے تھے۔ یہ واضح ہے کہ ان کو ناموں کا پتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ دس آدمی چار پانچ targets پر بیک وقت حملہ کریں، sustain کریں، تین دن تک مقابلہ کریں اور اس کے بعد وہ کہیں کہ یہ صرف دس آدمیوں نے کیا ہے۔ یہ یقیناً تیس، چالیس آدمی ہیں اور ان کے نام ان کو پتا ہوں گے۔ یہ ممکن نہیں کہ ان کو اجمل قصاب کا نام پتا چل گیا اور باقی آدمیوں کے ناموں کا پتا نہیں چلا۔ واضح ہے کہ ان کو ساری اطلاعات ہیں اور وہ اس لیے چھپا رہے ہیں کہ ان کا تعلق ہندوستان کی کسی تنظیم سے ہے۔ ہم جانتے ہیں ہندوستان میں بے شمار تنظیمیں ایسی ہیں جو اپنی آزادی کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں۔ ہمیں یہ بھی پتا ہے کہ ہندوستان کے اندر مسلمانوں کے ساتھ جس قسم کا سلوک ہو رہا ہے، مسلمانوں کے اندر بھی ایک reaction آ رہا ہے اور وہ reaction اس لیے ہے، آپ کو یاد ہو گا جناب! کچھ عرصہ پہلے، جب گجرات میں واقعہ ہوا تھا تو تقریباً دو ہزار سے زائد مسلمانوں کو قتل کر دیا گیا تھا۔ کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے، وہاں پر جو قتل عام ہو رہا ہے، اس کا reaction بھی ہندوستان میں ہے۔ ہندوستان میں student's تنظیم ہے جس کو SIME کہتے ہیں، وہ بھی بڑے عرصے سے ہندوستان سے مقابلہ کر رہی ہے۔ لہٰذا ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ آپ نے ابھی تک جو investigation کی ہے، آپ کو جو معلومات مل چکی ہیں، وہ معلومات ہمارے ساتھ share کریں تاکہ ہم ان کی بنیاد پر investigation کریں اور اگر ہماری investigation کے بعد

ثابت ہوتا ہے کہ کوئی شخص involved ہے تو پھر ہماری ذمہ داری ہو گی کہ ہم اپنے قانون کے مطابق اس کے خلاف action لیں۔

جناب والا! اس قسم کی کوئی کارروائی ہندوستان کی طرف سے نہیں ہو رہی۔ ہندوستان بار بار یہی کہہ رہا ہے do more, do more, do more. یہ وہی تکیہ کلام یا انداز ہے جو امریکہ نے افغانستان پر حملہ کرنے کے لیے اپنایا تھا۔ اس وقت ان کی rhetoric بہت بڑھ گئی ہے اور بار بار پاکستان کو دھمکی دی جاتی ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہندوستان اتنی ہمت نہیں کرے گا کہ پاکستان کے خلاف جنگ کرے۔ وہ کیوں نہیں کرے گا؟ اس کو پتا ہے کہ اگر پاکستان کے ساتھ جنگ ہوتی ہے تو یہ صرف مریدکے یا آزادکشمیر کی پہاڑیوں تک محدود نہیں رہے گی۔ اگر یہ جنگ ہوتی ہے تو اس کا دائرہ بہت وسیع ہو جائے گا۔ اگر یہ جنگ ہوتی ہے تو اس کے ایسے شدید نقصانات ہو سکتے ہیں کہ ہم صدیوں پیچھے چلے جائیں۔

دوسری وجہ جو میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان جنگ نہیں کرے گا' یہ ہے کہ وہ بغیر جنگ کے وہ مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے جو ان کی strategic planning ہے اور نظر آ رہا ہے کہ وہ کیا مقاصد ہیں اور ہندوستان کیا حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت ہندوستان کا سب سے پہلا objective یہ ہے کہ وہ terrorism کے خلاف جو عالمی فضا ہے' اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پاکستان کو مزید بدنام کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس وقت جناب والا! آپ جانتے ہیں کہ دنیا میں دہشت گردی کے خلاف ایک فضا ہے جو ایک درست تاثر ہے لیکن اس کے ساتھ media کے ذریعے اور ایک strategic planning کے ذریعے اسلام کو ملوث کیا جا رہا ہے کہ جو بھی اسلامی ملک ہے' جو بھی اسلامی تحریک ہے' وہ terrorist تحریک ہے اور بدقسمتی کی بات ہے کہ لوگوں نے اس کو ماننا شروع کر دیا ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ جب terrorism کی بات آتی ہے تو پاکستان کو epicentre of terrorism کہا جاتا ہے۔ اس قسم کے بیانات America کے highest level سے بھی آئے ہیں کہ Pakistan is the most dangerours country in the world. اس وقت ہندوستان کا پہلا مقصد یہ ہے کہ اس صورت حال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پاکستان کو مزید بدنام کیا جائے۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ nonwar یعنی کہ بغیر لڑائی کے objective حاصل کرنا ہے'

ایک terrorism state کا تاثر create کر کے، پاکستان کو بدنام کیا جائے تاکہ پاکستان کی diplomacy بھی کمزور ہو، پاکستان کا stand بھی کمزور ہو اور پاکستان جو بات کرے، اس پر لوگوں کو اعتبار نہ ہو۔

نمبر۲، اس وقت ان کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان کے اندر division create کی جائے، خصوصاً civil and military کے درمیان division create کی جائے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ان کا بار بار یہ اشارہ ہوتا ہے کہ civilian government تو ٹھیک ہے، یہ military کی طرف سے ہو رہا ہے، یہ اشارتاً بار بار کہا جاتا ہے تاکہ پاکستان کے اندر ایک تقسیم نظر آئے اور پاکستان کو کمزور کیا جائے۔ میں اس چیز کو appreciate کروں گا کہ حکومت نے فوری طور پر ایک All Parties Conference بلائی اور اس میں ایک united stand سامنے آیا ہے۔ باوجود اس کے کہ ہمارے اختلافات ہوں گے لیکن جب پاکستان کی سلامتی کا سوال اٹھتا ہے، پاکستان کے استحکام کا سوال آتا ہے یا پاکستان کے خلاف کوئی دشمن قوتیں برسرپیکار ہوتی ہیں تو ان سب کے لیے ایک واضح پیغام ہے کہ پاکستان ایک ہے، ہم united ہیں، ہم میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

ہندوستان تیسرا مقصد یہ حاصل کرنا چاہتا ہے کہ پاکستان کی ISI کو کمزور کیا جائے، پاکستان کی ISI کی ایک rouge element کی picture سامنے کی جائے اور اس وقت وہ اس sentiment کا فائدہ اٹھانا چاہ رہا ہے۔ America نہیں چاہتا اور یہ قوتیں نہیں چاہتیں کہ پاکستان کی intelligence services جنہوں نے افغانستان war کے دوران ایک بہت اہم کردار ادا کیا تھا، جو peace time میں پاکستان کے defence کے لیے ایک بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں، اس organization کو کمزور کیا جائے اور اس organization کی بنیادوں کو ہلا دیا جائے۔ یہ تیسرا objective ہے جو آپ دیکھیں گے کہ ہندوستان کے بیانات کی وجہ سے سامنے آ رہا ہے۔

چوتھا objective یہ ہے کہ پاکستان کی economy کو کمزور کیا جائے۔ جب threats of war ہوں گے، war نہ بھی ہو، threats of war ہوں گے، پاکستان کے اندر instability create کرنے کی کوشش کی جائے گی تو ہندوستان وہ مقصد حاصل کرے گا کہ

war نہ بھی ہو تو پاکستان کو کمزور کرنے کے مترادف ہو گا۔

جناب! پانچویں چیز یہ ہے کہ اس وقت ہندوستان جو مقصد حاصل کرنا چاہ رہا ہے، وہ یہ ہے کہ کشمیر کے اندر جو militancy کی تحریک تھی، اب وہ کم ہو رہی ہے اور ایک peaceful protest, movement زیادہ آگے بڑھ رہی ہے۔ ہندوستان کے اندر اس پر تشویش ہے کہ ہم نے militant movement کو force کے ساتھ ختم کر دیا، militant movement کو زیادہ force کے ساتھ ختم کر دیا، اس peaceful movement کو کیسے ختم کریں گے۔ یہ جو protests ہو رہے ہیں، باوجود اس کے کہ election میں ان کے لیے turn out بہتر ہو گیا ہے لیکن جو غم، جو غصہ جو ایک تحریک کشمیر کے اندر بن رہی ہے، اس کو ختم کرنا، ان کے لیے یہ ایک بہت بڑی priority بن گیا ہے کہ ہم اس کو کیسے ختم کریں۔ اس وقت کشمیر کی تحریک کو terrorism کی تحریک بنا کر، پاکستان کی پشت پناہی ظاہر کر کے وہ عالمی دنیا میں پاکستان کا ایک ایسا image اور کشمیر movement کا ایک ایسا image دینا چاہ رہے ہیں کہ ہم مقاصد حاصل کر لیں اور جنگ نہ کریں۔ جناب والا! ہم اس کو coercive diplomacy کہتے ہیں، coercive diplomacy میں جہاز بھی اڑائیں گے، فوجوں کی movement بھی کریں گے، threatening gestures بھی کریں گے، threatening postures بھی ہوں گے، اپنے foreign ministers کو باہر بھی بھیجیں گے، foreign secretaries کو بھی بھیجیں گے، دنیا کے capitals میں بھی بھیجیں گے، عالمی media کو استعمال کر کے فائدہ حاصل کریں گے۔ مقصد یہ ہو گا کہ ہم وہ مقاصد جو جنگ کے ذریعے حاصل کر سکتے ہیں، جنگ کے بغیر حاصل کریں۔

مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ کچھ حد تک اس میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ میں یہ کیوں کہہ رہا ہوں۔ جناب! یہ دیکھیں کہ پاکستان کی 60 سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ Security Council کے level پر جو sanction committees ہیں، انہوں نے ان سے پاکستان کے خلاف ایک resolution pass کروائی ہے۔ جناب! اس کے علاوہ دنیا کا media دیکھیں، اس وقت دنیا کا سارا media پاکستان کے خلاف بات کر رہا ہے۔ یہ جو resolution pass ہوئی ہے، اب اس پر articles بھی آنا شروع ہو گئے ہیں کہ ہندوستان کی کافی عرصے

سے کوشش تھی کہ پاکستان کی کچھ تنظیموں کو دہشت گرد تنظیمیں قرار دینے کی کوشش کی جائے۔ چین جو ہمارا دوست ہے، وہ اس کی وجہ سے رکی ہوئی تھیں۔ اب جب یہ مسئلہ سامنے آیا ہے تو یہ کہا جا رہا ہے کہ پاکستان کی حکومت نے چین سے کہا کہ آپ اپنی مخالفت چھوڑ دیں اور اس resolution کو pass ہونے دیں۔ شاید ہمارا مقصد یہ تھا کہ اس طرح ہم نے جو کام کرنا ہے، India کے کہنے پر نہ کریں، ہم یہ کہیں کہ United Nations نے کہا ہے تو ہم نے کر دیا ہے۔ جناب والا! انہوں نے اس میں نہ کسی سے پوچھا ہے، ہم جس کو right of hearing کہتے ہیں، جو قانون کی ایک بنیاد ہوتی ہے، نہ انہوں نے hearing دی، نہ پاکستانی Ambassador کو سنا، نہ ان تنظیموں کو سنا جن کے خلاف پابندیاں لگائی گئی ہیں اور یکطرفہ فیصلہ کر کے، اس پر United Nations کی مہر لگا کے پاکستان کے حوالے کر دی کہ اب آپ یہ کام کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہندوستان کی کامیابی ہے اور اس سلسلے میں میں چاہوں گا کہ حکومت زیادہ مضبوطی سے ان چیزوں کا مقابلہ کرے اور جو چیز ہو گئی ہے، اس کو undo کرنے کی کوشش کرے۔ اس میں قانون اور انصاف کے اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے، ان powers کو confront کرے کہ اب دنیا میں established اصول ہے، ان کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، آپ نے پاکستان کے خلاف یہ پابندیاں لگائی ہیں۔ ہم بھی ایک قانونی State ہیں، ہمارا بھی ایک rule of law کا system ہے۔ آج پاکستان کے قانون کے مطابق وہ تنظیمیں اگر High Court میں جائیں اور کہیں کہ ہمیں بغیر سنے، بغیر پوچھے ہزاروں لوگوں کو جو فائدہ ہو رہا ہے، وہ ختم ہو رہا ہے، کونسا قانون، کونسا انصاف، اس چیز کی اجازت دیتا ہے۔

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیئے۔

سینیٹر وسیم سجاد : جناب والا! اس کے علاوہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ جو threatening posture ہے یعنی میں اس coercive diplomacy کی بات کر رہا ہوں، اگر اس کی بات دلی میں ہوتی ہے، اس کی بات اگر Washington میں ہوتی ہے، وقت کو سامنے رکھتے ہوئے، میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس وقت پاکستان کو کیا کرنا چاہیے۔ سب سے پہلے یہ اچھا قدم اٹھایا گیا کہ اس معاملے میں جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے، پاکستان کی safety کا

تعلق ہے، اس پر پاکستان کی سیاسی پارٹیوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ہم چاہیں گے کہ حکومت اس میں اور مضبوط stand لے، ہم سب اس میں حکومت کے ساتھ تعاون کریں گے۔

نمبر۲، اس وقت پاکستان اور عالم اسلام کے خلاف ایک سازش کی جا رہی ہے کہ اسلام دہشت گردی کی علامت ہے، پاکستان دہشت گردی کا ایک epicentre ہے، اس کو رد کرنے کے لیے، اس کو dilute کرنے کے لیے ہمیں بھی ایک diplomatic offensive کی ضرورت ہے۔ میں حکومت کو تجویز دوں گا کہ Security Council کے 5 members France, England, Russia, China, America, Germany, Japan, Saudi Arabia, Turkey, Iran یہ ممالک ہیں، جہاں پر ہمیں چاہیے کہ فوری طور پر delegations بھیجیں، delegations credible لوگوں کے ہوں۔ وہ وہاں پر media سے interact کریں، America میں think tank سے interact کریں اور ان کو بتائیں کہ پاکستان ایک امن پسند ملک ہے۔ ہم خود دہشت گردی کے victims ہیں، ہم دہشت گردی کا مقابلہ کر رہے ہیں اور ہمارے راستے میں رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اس کے ultimately objectives ہیں۔ Indian coercive diplomacy کو expose کیا جائے، دنیا کو بتایا جائے کہ ہم victims ہیں۔ ہم اس دہشت گردی کے خلاف پوری کوشش کر رہے ہیں، ہماری ایک لاکھ فوج وہاں پر پھنسی ہوئی ہے، ہمارے ہزاروں لوگ شہید ہو چکے ہیں، اس کے باوجود ہم پر الزام لگایا جا رہا ہے تو غلط ہے۔ اس کو counter کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم ایک diplomatic offensive فوری طور پر launch کریں۔

نمبر۳، ہمیں تیار رہنا چاہیے، ہندوستان تیار ہے، اس نے اپنی فوجوں کو movement کے orders دے دیے ہیں، ہمیں تیار رہنا چاہیے، کسی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے، نہ صرف حکومت کو تیار رہنا چاہیے، بلکہ ہمیں عوام کو بھی تیار کرنا چاہیے۔ عوام کو تیار ہونا چاہیے کہ اگر خدانخواستہ جنگ ہوتی ہے تو اس میں مشکلات ہوں گی لیکن ہم پاکستان کے دفاع کے لیے آخری خون کا قطرہ تک بہانے کے لیے بھی تیار ہیں اور ہندوستان کے سامنے کبھی نہیں جھکیں گے۔

نمبر 4 ۔ ہمیں دنیا کے سامنے اپنی ساری strategy کو صحیح طریقے سے بتانا ہو گا، اس وقت

media hostile ہے‘ international media پاکستان کے خلاف بہت hostile ہے اور اس سلسلے میں ہمیں steps لینے ہوں گے‘ اقدامات کرنے ہوں گے تاکہ اس کو neutralize کیا جائے اور پاکستان کی صحیح شکل‘ صحیح فلاسفی اور صحیح صورتحال دنیا کے سامنے بتائی جائے۔ جناب والا! باتیں تو بہت تھیں لیکن جناب کے حکم کے پیش نظر میں اس کو ختم کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت اہم اور سنگین مسئلہ ہے جو کہ پاکستان کو درپیش ہے‘ اس کو بہت زیادہ سنجیدگی سے لینا چاہیے۔

(Thumping of desks)

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Babar Ghauri.

سینیٹر بابر خان غوری: بہت شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ آج جس اہم issue پر یہاں ہم لوگ debate کر رہے ہیں‘ پوری قوم کی نظریں پاکستان کی حکومت اور پارلیمنٹ کے نمائندوں پر ہیں۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پاکستان بین الاقوامی طور پر تنہا ہے‘ اس موقع پر ہمارے مختلف ساتھیوں نے یہ بات کہی کہ اسے ہماری foreign policy کے حوالے سے ناکامی کہہ لیں جس کی وجہ سے آج ہم پوری دنیا میں اکیلے ہیں‘ ہمیں ایسے ذمہ دارانہ اقدامات کی ضرورت ہے جن کو کر کے ہم اس صورتحال سے نکل پائیں۔

انڈیا میں ممبئی کا واقعہ ہوا‘ یہ حقیقت ہے کہ آج تک پاکستان گورنمنٹ کو ٹھوس شواہد نہیں دیے گئے۔ وسیم سجاد صاحب نے جو بات کہی کہ اجمل قصاب ایک اکیلا شخص اور اس کے ساتھ جو دیگر لوگ تھے‘ ظاہر ہے اگر وہ ایک گروپ تھا تو اس کو پتا ہو گا کہ میرے ساتھی کس علاقے سے تھے‘ کون تھے اور ان کے نام کیا تھے لیکن وہ بھی provide نہیں کیے گئے۔ اس تمام کمزور case کے باوجود ہماری طرف سے بہت سے ایسے اقدامات جو ہونے چاہییں تھے وہ نہیں ہو پائے اور خصوصی طور پر تمام ساتھیوں نے بات کی کہ سیکورٹی کونسل میں جو ہمارے خلاف قرارداد pass ہوئی اس میں ہمارے جو diplomats تھے ان کی بہت بڑی ناکامی ہے۔ وہاں پر ہنگامی بنیادوں پر ہمارے خلاف قرارداد pass ہوئی اور وہاں پر ہمارے نمائندے کو تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ ان کے خلاف کوئی قرارداد pass ہوئی ہے‘ انہوں نے کہا کہ مجھے تو علم ہی

نہیں تھا جبکہ کسی بھی meeting سے پہلے اس کا agenda circulate ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر وہ قرارداد pass ہو گئی تھی تو کیا ہمارے diplomats نے یہ بات کہی یا ہماری گورنمنٹ کی طرف سے یہ بات کہی گئی کہ ایک قراردادکشمیریوں کے حق میں بھی اقوام متحدہ نے pass کی ہے جس میں ان سے اظہار رائے معلوم کرنے کا کہا گیا تھا کہ وہ کشمیر کا مستقبل کیا چاہتے ہیں۔ اس قرارداد کے pass ہونے کے بعد اگر آپ اس پر عمل درآمد کرتے ہیں تو یہ جو قرارداد pass ہوئی ہے ہم اس پر بھی عمل درآمد کرنے کو تیار ہیں لیکن ایسی کوئی بات نہیں کہی گئی۔ یہ وہ ساری باتیں ہیں جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے ہونی چاہییں تھیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دنیا میں جو تمام ممالک کی جانب سے پاکستان کے خلاف انگلیاں اٹھ رہی ہیں، حکومت کو target نہیں کیا گیا بلکہ کہا گیا کہ پاکستان میں کچھ عناصر ایسے ہیں جو کہ دہشت گردی میں ملوث ہیں۔

ہماری بدقسمتی یہ رہی کہ دنیا میں کوئی واقعہ ہوتا ہے، برطانیہ میں ہو، اسپین میں ہو، امریکہ میں ہو، Central Asia کے کسی ملک میں ہو، China میں ہو، ایران میں ہو، اس کا link پاکستان سے نکلتا ہے اور یہ حقائق ہیں۔ اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جذباتی باتیں کر کے انڈیا کے الزمات پر focus کریں اور جو ہماری اپنی غلطیاں ہیں ان کو ہم نہ دیکھیں تو پھر ہم اصل مسئلے کو resolve نہیں کر پائیں گے اور اپنے لیے مزید مشکلات پیدا کریں گے۔ اسی ہاؤس میں یہ point ہم نے ہی اٹھایا تھا کہ IB پاکستان کے سیاستدانوں کے فون tap کر رہی ہے، چاہے وہ گورنمنٹ side پر ہوں یا اپوزیشن side پر ہوں۔ حکومت کی طرف سے یہ جواب دیا گیا کہ جی وہ وزیر اعظم صاحب کی منظوری سے ایسا کر رہے ہیں اور قانونی طور پر کر سکتے ہیں۔ یہ ہمیں بھی پتا ہے کہ وہ قانونی طور پر کر سکتے ہیں لیکن کیا یہ جو intelligence agencies ہیں وہ اپنے سیاستدانوں کے لیے اور کاروباری حضرات کے لیے ہی بنی ہیں یا ان لوگوں کے لیے ہیں جو پاکستان میں ایسی activities کر رہے ہیں اور ان کے خلاف وہ نظر رکھیں، ان کے خلاف شواہد جمع کریں، معلومات کریں اور واقعہ ہونے سے پہلے حکومت کو آگاہ کریں اور ان کے خلاف کارروائی کریں۔ بدقسمتی سے ہم یہ پچھلے 60 سالوں سے نہیں کر پائے اور ہمارے ہاں ایسے groups پیدا ہوتے رہے ہیں جو کہ مختلف کارروائیوں میں ملوث تھے، ملوث ہیں اور ملوث رہے

ہیں۔ ہم اس کو deny نہیں کر سکتے۔

آج پوری دنیا پاکستان کے خلاف ہے even امریکہ آپ کا اپنا دوست جس کے لیے آپ نے روس سے جنگ لڑی' آپ ہر دفعہ اس کے حلیف رہے' war on terror میں آپ اس کے ساتھ رہے تو آخر کیا وجہ ہے کہ انڈیا کے ساتھ جس کا کہ حلیف Russia تھا اور پاکستان American block میں تھا' اچانک امریکہ کیوں تبدیل ہو کر آج انڈیا کے ساتھ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ انڈیا کی diplomacy کی کامیابی ہے اور ہماری ناکامی ہے۔ ہماری کچھ ایسی غلطیاں ہیں کہ جن کی وجہ سے ہم ان کے لیے کام بھی کر رہے ہیں اور ان کی نظر میں برے بھی بنے ہوئے ہیں۔

ہمیں یہ وجوہات معلوم کرنی چاہییں' ان کو resolve کرنا چاہیے۔ ابھی ہمارے ایک ساتھی نے کہا کہ فلاں تنظیم پر پابندی لگی' وہ welfare کا کام کر رہی تھی۔ وہ کام کر رہی ہو گی لیکن کشمیر سے لے کر کراچی تک دیواروں پر اسی تنظیم نے جہادی نعرے لکھے ہوئے تھے۔ Intelligence agencies کیوں red alert نہیں ہوئیں' وہاں پر لال بلب کیوں نہیں جلا' ان کے خلاف کیوں کارروائی نہیں کی گئی کہ آپ یہ کون سے نعرے لکھ رہے ہیں' یہ جہادی نعرے دیواروں پر کیوں لکھے جا رہے ہیں۔ ان مساجد میں جہاں پر ان کا اثر و رسوخ ہے وہاں پر جمعہ کے دن خطبے دیے جاتے تھے' جہادی باتیں کی جاتی تھیں' لوگوں کا brain wash کیا جاتا تھا' اس وقت ہماری intelligence agencies نے کیوں reporting نہیں کی' گورنمنٹ نے کیوں actionsنہیں لیے۔ جمعہ کے دن آپ کا کام ہے کہ تبلیغ کریں' لوگوں کو یہ بتائیں کہ گناہ کیا ہے' ثواب کیا ہے' صحیح کیا ہے' غلط کیا ہے' نماز کیسے پڑھی جاتی ہے' دینی فرائض کیسے ادا کیے جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا کیا چیزیں بتائی ہیں' کون سے اچھے کام کرنے ہیں اور کن کاموں سے روکا ہے۔ منبر پر بیٹھ کر یہ خطبے ہونے چاہییں تھے لیکن ان خطبوں میں جو جہادی باتیں کی گئیں ان کو کیوں لگام نہیں دی گئی۔ دنیا میں اور بھی اسلامی ممالک ہیں' 50 سے زیادہ اسلامی ممالک ہیں' کہاں پر یہ چیز ہوتی ہے' ان کے خلاف دنیا کیوں نہیں ہے' ان کے خلاف target کیوں نہیں کیا جا رہا' چاہے انڈونیشیا ہو' ملائیشیا ہو' بنگلہ دیش ہو' وہاں ہم سے زیادہ مسلمان رہتے ہیں' ان کے خلاف آخر یہ کارروائیاں کیوں نہیں ہو رہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ضرور

ہمارے ہاں کہیں نہ کہیں اپنی کوتاہی ہے کہ جس کا فائدہ آج بھارت بھی اٹھا رہا ہے اور پاکستان کے دیگر دشمن بھی اٹھا رہے ہیں۔ ہمیں اپنا ہاؤس in order کرنا ہو گا، ہمیں اپنے مسائل کو دیکھنا ہو گا کہ آخر ہم کس سمت جا رہے ہیں۔

آج اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جذباتی باتیں کریں یا NATO کی supply line, ان کے جو containers and convoy جا رہے ہیں ان کو اڑا دیں، کیا ان کو نہیں پتا کہ یہ کون لوگ کر رہے ہیں، وہ بچے نہیں ہیں۔ ہم ایسے واقعات کا ارتکاب کرنے والوں کو نہ پکڑ کر اور مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔ آپ نے دوست بنانے ہیں، نہ کہ ہم نے پوری دنیا کو اپنا دشمن بنانا ہے، ہم دنیا کو دشمن بنا کر اور بڑھکیں لگا کر زندہ نہیں رہ سکتے، یہ کہنا بہت آسان ہے کہ ہمارے پاس atom bomb ہے، atom bomb تو Russia کے پاس بھی تھا لیکن وہ ایسے مسائل میں گھرا کہ بغیر گولی چلے ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا، تو اس atom bomb کی کیا حیثیت رہی، کیا فائدہ رہا۔ آپ، کو اپنے اوپر پورا کامل ایمان ہو، پوری قوم ایک ہو۔ الحمد للہ جب all parties conferenceہوئی تو ہم متحد ہوئے لیکن پاکستان دنیا کا وہ واحد ملک ہے جہاں پر آئینی طور پر اس قوم کو کوٹوں میں تقسیم کیا گیا ہے، ملک میں تو ایک قوم کا concept ہی نہیں ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے آئین نے ہمیں تقسیم کیا ہے کہ یہ فلاں قوم کا کوٹا ہے، یہ فلاں قوم کا کوٹا ہے، وہاں پر ایک قوم تو بنائی ہی نہیں گئی، کبھی ہم نے ایک قوم بننے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہمیں بنانے کی کوشش کی گئی۔

یہ وقت ہے کہ آج ہم اپنے ان اقدامات کو دیکھیں کہ کیا وجہ ہے کہ آج پاکستان مختلف ٹکڑوں میں تقسیم ہے، اس کو ہم ختم کریں۔ یہ ضروری نہیں کہ کوئی issue ہو، زلزلہ آئے یا خدانخواستہ جنگ کی بات ہو گی تو پوری قوم متحد ہوتی ہے لیکن عام دنوں میں، عام حالات میں ہم ایک قوم کی حیثیت سے کیوں نہیں ایک ہو کر پاکستان کی مضبوطی اور ترقی کے لیے کام کریں، یہ وہ وجوہات ہیں جن کو ہمیں دیکھنا ہے۔ ورنہ اس طرح ہمارے دشمن ہمارے ان اختلافات سے فائدہ اٹھا کر ہمارے خلاف کارروائیاں کرتے رہیں گے۔

دوسری بات! انڈیا کے اندر آپ نے دیکھا کہ جو میڈیا تھا اس نے کس طرح aggressive stands لیے اور وہاں پر ایک ماحول بنانا شروع کیا۔ یہاں پر میں بھی پاکستانی

میڈیا کی تعریف کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے اپنے طور پر، اس میں کوئی حکومت کی کوششیں نہیں تھیں جو ہونی چاہییں تھیں لیکن اتفاق سے نہیں ہوئیں، بہرحال انہوں نے اپنی ذمہ داری محسوس کی اور اس میڈیا نے، جو پروپیگنڈا انڈیا نے شروع کیا ہوا تھا اس کا بھرپور جواب دیا اور پاکستانی قوم کو بھی احساس ہوا کہ آج ہمارا میڈیا جس کو ہم بعض دفعہ بہت سی باتوں پر غیرذمہ دارانہ میڈیا بھی کہتے ہیں، بہت سے issues پر اختلافات بھی کرتے ہیں لیکن جہاں پوری قوم ایک ہوئی وہاں پورا میڈیا بھی ایک ہوا اور انہوں نے اس کا بھرپور جواب دیا۔ یہاں پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہماری جو ہنگامی طور پر آل پارٹیز کانفرنس منعقد کی گئی تھی اس کانفرنس کے بعد ایسے اقدامات کیے گئے یا اس کانفرنس کے بعد ان لوگوں کو آگاہ کیا گیا۔ کیا مشترکہ اجلاس نہیں بلانا چاہیے تھا۔ پاکستان کی جو موجودہ صورت حال ہے وہ دن بدن تبدیل ہو رہی ہے اور اس صورت حال میں ہمیں لمحہ بہ لمحہ ہر ایک کو آگاہ کرنا بہت ضروری ہے۔ تمام سیاسی جماعتوں کو، چاہے وہ پارلیمنٹ میں ہوں یا پارلیمنٹ سے باہر ہوں، ان سب کو اس وقت on board رکھنا چاہیے۔ اس کے لیے حکومت کو چاہیے کہ وہ ایسے اقدامات کرے۔

آصف علی زرداری صاحب سے جو ہماری meeting ہوئی تھی اس میں ان کا موقف بڑا واضح تھااور وہ بہت ہی clear تھے اور مجھے امید ہے کہ وہ اس بحران سے پاکستان کو نکال لیں گے لیکن ہمیں as a team work جو کام کرنا چاہیے وہ اس وقت نہیں ہو پا رہا۔ ہم بار بار یہ کہتے ہیں کہ پاکستان ایک sovereign country ہے، پاکستان ایک خودمختار ملک ہے۔ جذباتی باتیں بہت ہوتی ہیں یہ نعرہ ہم لگاتے ہیں لیکن حقیقت یہ دیکھئیے کہ جب سے پاکستان آزاد ہوا ہے کیا پاکستان خود مختار رہا ہے، کیا پاکستان اپنے فیصلے کرنے میں خودمختار رہا ہے؟ اس میں ہم ہر ایک کی کوتاہیاں دیکھیں، ہم بحیثیت سیاستدان ہوں یا ہمارے فوجی جرنیل ہوں یا ہمارے دیگر ادارے ہوں، انہوں نے کیا اپنی قوم کے issues اپنے ذاتی issues یا اپنے جو ملکی مسائل ہیں کیا انہوں نے دوسروں کے سامنے discuss نہیں کیے۔ کیا دوسروں سے مدد نہیں مانگی چاہے political Parties ہوں یا کوئی اور issues ہوں کیا ہم نے باہر کی امدادیں نہیں لیں۔ اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لیے دوسروں کا سہارا نہیں لیا۔ بجائے اس کے کہ ہم اپنی قوم کا سہارا لیتے، اپنی قوم کو مضبوط کرتے اور قوم کی خواہشات کے مطابق اپنے ملک کو چلاتے

لیکن بدقسمتی سے یہ سلسلہ نہیں رہا اور ہم مسلسل نقصان کا شکار رہے ہیں۔ پاکستان بننے کے پچیس سال بعد پاکستان دو ٹکڑے ہو گیا اور بنگلہ دیش ہم سے الگ ہو گیا جو کہ ہم سے بڑی آبادی تھی۔ یہ بھی دنیا کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ اکثریت اقلیت سے الگ ہوئی ہے اور اس کی وجہ بھی یہ تھی کہ ہم ایک قوم نہیں بن سکے تھے۔ ہم نے آپس میں کوٹہ سسٹم بنایا ہوا تھا، تقسیم کیا ہوا تھا۔ آج بھی ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایک قوم بنیں اور ایسے قانون، ایسی چیزیں چاہے وہ آئین میں موجود ہوں یا کسی قسم کے کوئی بھی قانون ہوں جو ہمیں ایک قوم بننے سے روکتے ہوں ان کو ہم ختم کریں۔ اگر پاکستان کے کسی اشتہار میں کوئی بات آتی ہو اور وہاں لکھا ہو کہ ہمیں فلاں job کے لیے فلاں بندہ چاہیے تو اس کے آگے لکھا ہونا چاہیے کہ پاکستانی چاہیے۔ امریکہ میں اگر کوئی job نکلتی ہے تو اس کے آگے لکھا ہوتا ہے US citizen وہاں یہ نہیں لکھا ہوتا کہ نیویارک کا اتنا کوٹہ ہے، کیلیفورنیا کا اتنا کوٹہ ہے۔ اس کی وجہ سے وہ ایک قوم بنتی ہے اور دنیا کے اندر ہر جگہ یہی ہو رہا ہے۔ آج آپ ایران کو دیکھیں۔ اتنی threats کے باوجود، ایران کے اندر حالانکہ jews بھی رہتے ہیں لیکن بحیثیت ایرانی وہ سب ایک ہیں کیوں کہ وہاں کوٹہ سسٹم نہیں ہے، وہاں تفریق نہیں ہے۔جب تک ہم ایک قوم نہیں بنیں گے، ہم ایک nation نہیں بنیں گے، ہم دنیا میں کسی کا مقابلہ نہیں کرسکتے اور ہمارے خلاف اس طرح کی سازشیں جاری رہیں گی۔

آج سوات جو کہ پاکستان کا خوبصورت علاقہ ہے، جہاں لوگ گھومنے کے لیے جاتے تھے، تفریح کرنے جاتے تھے اس کا کہیں سے بھی کسی دوسرے ملک سے border نہیں ملتا۔ سوات کی سرحدیں کسی border سے نہیں ملتی ہیں کہ کہیں سے ان کو امداد مل رہی ہو۔ اس کے چاروں طرف پاکستان کے settled areas ہیں یا آپ کے اپنے علاقے موجود ہیں تو وہاں پر اتنا اسلحہ کہاں سے آگیا۔وہاں پر اتنے شدت پسند کیسے پیدا ہوگئے؟ کہاں گئی ہیں ہماری intelligence agencies, وہ کیا کام کر رہی تھیں۔ وہ اس بات کے پیچھے تو لگی ہوتی ہیں کہ آج رضا ربانی صاحب PK-307 سے کراچی روانہ ہوگئے اور فلاں سیاستدان بابر غوری کراچی سے اس flight سے آگئے۔ یہ کام ہماری ایجنسیوں کا رہ گیا ہے۔فلاں نے فلاں کو call کی ۔ چیئرمین سومرو صاحب آج اس flight سے فلاں جگہ چلے گئے۔ یہ رپورٹیں تو ایجنسیوں کی آپ کو مل جائیں

گی لیکن اس میں آپ کو یہ نہیں ملے گا کہ سوات میں دہشت گردوں کو اسلحہ کون دے رہا ہے یا یہ اسلحہ کہاں سے آ رہا ہے، کون لوگ ان کی مدد کر رہے ہیں۔ اگر یہ رپورٹیں وہ بناتے ہیں تو ان پر اقدامات کیوں نہیں ہو رہے، اس کو روکا کیوں نہیں جا رہا۔ آپ کے ہاؤس کے اندر جو غلطیاں، کوتاہیاں ہیں ہمیں اپنا house in order کرنے کی ضرورت ہے، ہمیں اپنے مسائل دیکھنے ہیں، ہم نے اپنی خامیاں دیکھنی ہیں، ہم بجائے اس کے کہ دوسروں کو الزام دیں کہ امریکہ یہ کر رہا ہے، نیٹو والے یہ کر رہے ہیں یا آپ کے پاس انٹرپول والے آ گئے ہیں، یہ ساری چیزیں تو ہوتی رہیں گی مگر پہلے اپنے آپ کو صحیح کرلیں، اپنے آپ کو مضبوط کرلیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہماری طرف میلی نظروں سے نہیں دیکھ سکتی۔

اس موقع پر میں صرف یہ بات کہوں گا کہ ہمارے اختلافات کچھ بھی ہوں لیکن اس صورت حال میں تمام اختلافات بھلا کر، ہماری تمام سیاسی جماعتیں، ہماری تمام قوم ایک ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وقت پڑا تو ہم سب اپنا خون اس ملک کے لیے دیں گے اور یہ بات بھی میں آپ پر واضح کردوں کہ ہم حکومت کے ساتھ ہیں۔ تمام سیاسی جماعتیں حکومت کے ساتھ ہیں۔ آپ قدم بڑھائیں، آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پوری قوم آپ کے ساتھ ہے صرف یہ بات ہے کہ آپ ان سب کو اعتماد میں لیں اور اعتماد میں لے کر آگاہ کرتے رہیں تاکہ ہم متحد ہو کر ان خطرات کا مقابلہ کرسکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی کامران مرتضیٰ۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب چیئرمین .Point of order

جناب چیئرمین: جی وسیم صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد: رضا ربانی صاحب کے بارے میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ "پی کے" چلے جاتے ہیں تو "پی کے" کا لفظ میرے خیال میں حذف کردیا جائے۔ ابہام نہیں ہونا چاہیے۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بابر غوری صاحب نے بڑی اچھی تقریر کی ہے وہ ایسا لفظ

نہیں کہتے۔

سینیٹر کامران مرتضٰی، یہ تو بابر غوری صاحب سے پوچھنا پڑے گا کہ ان کا کیا مطلب تھا یہ تو باقی explain کر رہے ہیں، ان کی explanation نہیں چلے گی۔

سینیٹر بابر خان غوری، پی کے کا مطلب تو سب کو پتا ہے، جن کا دوسرا پی کے لگتا ہے وہاں وہ پی کے لگا لیں جہاں یہ پی کے لگتا ہے یہ لگا لیں تو ہر ایک کو پتا ہے کہ پی کے کا مطلب کیا ہے۔

سینیٹر کامران مرتضٰی، شکریہ جناب چیئرمین۔ جب سے یہ میرا اور آپ کا ملک وجود میں آیا ہے یہ اس وقت سے ہی ان مسائل کا شکار رہا ہے اور کوئی خطرہ مجھے ایسا نظر نہیں آتا جس کو ہم خطرہ کہہ سکیں اور اس خطرے کا سامنا ہمارے اس ملک نے نہ کیا ہو۔ جناب والا! ہم روز نئے نئے نظاموں کے تجربات کرتے رہے، نئے نئے طریقے اپناتے رہے، ہماری سیکیورٹی کو real threats ہمیشہ سے موجود رہے، ہم سیاستدان آپس میں ایک دوسرے کی leg pulling کرتے رہے۔ ہم پر باہر کے ممالک اعتماد نہیں کرتے۔ ہندوستان کے ساتھ تو ہماری کبھی بنی ہی نہیں کیوں کہ کبھی ہم اس ہندوستان کا حصہ تھے اور اس سے الگ ہوئے۔ یہ قدرتی بات ہے کہ ہمارے اور اس کے درمیان غلط فہمیاں موجود ہیں۔ اس کے ساتھ تو تھی ہی مگر افغانستان کے ساتھ ہمارا یہ حال رہا اور یہ دو ہمسائے تو تھے ہی لیکن باقی جو دو ہمسائے تھے میرا خیال ہے کہ ان دو ہمسایوں میں بھی آپ کے بارے میں اچھے جذبات اس وقت موجود نہیں ہیں۔ میری مراد ایران اور چین سے ہے۔ وہ بھی آپ پر اس طرح سے اعتماد نہیں کرتے یا آپ کو اس طرح سے نہیں سمجھتے یا اس طرح سے اپنا بھائی اور دوست شاید نہیں سمجھتے جیسا وہ کبھی سمجھا کرتے تھے۔ ہم کبھی یہ تجزیہ نہیں کرتے کہ ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے، ہمیں کیوں برا سمجھا جاتا ہے اور مختلف باتیں جو relevant نہیں ہیں ہم ان چیزوں کو اس کا الزام دیتے ہیں۔ In fact غلطی ہمارے اندر موجود ہے۔ ہم خود یہ سمجھتے ہیں کہ جنگ اور محبت میں سب کچھ جائز ہے حالانکہ نہ تو جنگ میں سب کچھ جائز ہوا کرتا ہے اور نہ ہی محبت میں سب کچھ جائز ہوا کرتا ہے۔ ہر چیز کے اصول ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں سب سے بڑا problem ان اصولوں کی پابندی نہ کرنا ہے۔ اس

وقت بھی جو مسئلہ مجھے اور آپ کو درپیش ہے، اس پاکستان کو جو مسائلستان بنا ہوا ہے، وہ اصولوں کی پابندی کا نہ ہونا ہے۔ جمہوری culture کا ہمیں ادراک نہیں ہے۔ جناب! یہ اتحاد جس کا میں حصہ ہوں، جو ۱۸ فروری کے انتخابات کے نتیجے میں وجود میں آیا تھا اس کے پاس شاید اتنا وقت نہیں ہے کہ یہ تین جماعتی یا چار جماعتی اتحاد اپنے ملک کے مسائل کا ادراک کر سکے یا اپنے ملک کے مسائل کے بعد جو ہمیں بین الاقوامی طور پر حالات درپیش ہیں ان کا ادراک کر سکیں۔ ہم پتا نہیں کن مسائل میں الجھے ہوئے ہیں۔ Cabinet بناتے ہوئے ہم نے اتنا وقت لے لیا کہ اس میں بہت سارے مسائل حل ہو جانے چاہیے تھے۔جناب! یہ House کو تھوڑا سا normal کر دیجیے۔

Mr. Chairman: Let's please hear honourable colleague.

سینیٹر کامران مرتضیٰ: ہمیں Cabinet بناتے ہوئے بہت سا وقت گزر گیا۔ جب وہ Cabinet بن گئی تو اب بھی یہ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ اب میں یہاں بیٹھا ہوا تھا۔ میرے کسی ساتھی نے یہ point out کیا کہ وزراء یہاں پرنہیں آتے۔ بہت سارے وزراء ایسے تھے جن کو میں بھی نہیں جانتا تھا۔ اگر وہ مجھے بازار میں ملتے، اگر وہ مجھے کسی اورمحفل میں ملتے تو نہ میں ان کو پہچان سکتا تھااور نہ وہ مجھے پہچان سکتے تھے۔ جب کسی ملک میں وزراء کا یہ حال ہو کہ ان کے چہرے شناخت نہ کئے جا سکیں اور لوگ ان کے چہرے شناخت نہ کر سکیں کہ وہ کسی House کے Members ہیں تو اس ملک میں مسائل کا حل ہونا یہ بہت دور کی بات ہے۔ جناب! اس وقت جو ہمیں مسئلہ درپیش ہے یہ Mumbai target کے حوالے سے ہے یا اس کے بعد جو حالات پیدا ہوئے ہیں اس حوالے سے۔ جیسے ہی یہ واقعہ ہوا اور اس کے بعد ہم نے جو impressions دیئے ان impressions سے ایک طرف تو ہم بہت defensive ہو گئے مگر اس میں جناب! دو theories ہیں۔ اس میں ایک theory تو یہ ہے کہ شاید ہم ویسے ہی اس واقعے کے نتیجے میں defensive ہو گئے مگر ایک دوسری theory یہ ہے کہ جناب! ہم جان بوجھ کر defensive ہوئے اور ہم نے یہ impression دیا کہ جناب! لوگ تو اس ملک سے گئے تھے مگر وہ ہم میں سے نہیں تھے۔

ہم نے اپنے اور اداروں کے درمیان ایک تفریق پیدا کرنے کی کوشش کی۔ یہ اب دو طرح کی باتیں ہیں جو بیک وقت چل رہی ہیں۔ یا تو ہم سے یہ ہو گیا ہے' ہماری بےوقوفی' نااہلی یا نالائقی کی وجہ سے یا ہم نے یہ جان بوجھ کر impression دیا ہے باہر والوں کو' امریکہ والوں کو' بمبئی والوں کو کہ جناب! ٹھیک ہے کہ لوگ تو یہاں سے گئے تھے' لوگ تو ہمارے ہیں مگر اس میں میں نہیں ہوں ربانی صاحب ہیں یا کوئی اور صاحب ہیں۔ جب ہم نے یہ impression دیا ہے تو اب ہم نے اپنے گھر تک وہ نشانات خود ایک طرح سے پہنچا دیئے ہیں اس بات کو سمجھے بغیر کہ کل اس سے کیا مسائل create ہو سکتے ہیں۔ جناب! اس وقت میں یہ جانتے بوجھتے کہہ رہا ہوں کہ میں اس حکومتی اتحاد کا حصہ ہوں۔ میری یہ feelings ہیں کہ ہمارے اور اداروں کے درمیان آپس میں coordination نہیں ہے یا ہماری اور ان کی رائے ایک نہیں ہے۔ ہماری طرف سے یہ statement آتی ہے کہ ہم جنگ نہیں کر سکتے یا ہم جنگ کرنے کے قابل نہیں ہیں یا فرض کر لیجیے کہ ہم ان کو گرانے کے قابل نہیں ہیں۔ اداروں کی طرف سے جواب آ جاتا ہے کہ ہم اس قابل ہیں اور وہ آپ کو exercise کر کے دکھا دیتے ہیں۔ یہ مسائل اس وقت ہیں۔ اگر confusion ہے ہمارے اور ان کے درمیان تو اس confusion کو ختم ہونا چاہیے اور اگر یہ جان بوجھ کر confusion پیدا کیا جا رہا ہے تو اس کو بھی ختم ہونا چاہیے کہ کل کلاں یہ بات ملک کے لئے بہت بڑے نقصان کا موجب بن سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی اس بات پر خوش ہو رہا ہو مگر اس خوشی میں خدانخواستہ اس ملک کا نقصان ہو سکتا ہے۔ میں اس وقت بھی point of order پر اس معاملے کو لینا چاہ رہا تھا۔ یہ کونڈا لیزا رائس کا ایک statement آیا ہے کہ پاکستان کی جمہوری حکومت کا وجود دہشت گرد کے خلاف جنگ سے مشروط ہے۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان ظہر سنائی دی)

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب! میں آپ کی توجہ کل کی کونڈا لیزا رائس کی statement کی طرف دلوا رہا تھا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ پاکستان میں اس حکومت کا وجود دہشت گردی کے خلاف جنگ سے مشروط ہے۔ اس statement سے دو تاثر ابھرتے ہیں۔ ایک تاثر تو یہ ہو سکتا ہے کہ شاید یہ حکومت' جو اس وقت وجود رکھتی ہے یہ ان کے ساتھ کسی deal

کے نتیجے میں ہے۔ میں اس دہشت گردی کو promote نہیں کر رہا۔ میں نہیں چاہتا کہ یہ دہشت گردی ہو نہ اپنے ملک میں اور نہ کسی دوسرے ملک میں، مگر اس statement سے تاثر یہ ملتا ہے کہ اس کا وجود مرہون منت ہے کسی باہر والوں کا یا جن کا statement ہے ان کا مرہون منت ہے یہ کھلی مداخلت ہے آپ کے معاملات میں۔

اب اس کو ملا کر دیکھیے آپ اس attitude کے ساتھ اپنے اس رویے کے ساتھ جو ہم دے رہے ہیں۔ ایک طرف تو کونڈا لیزا رائس کے statements آ رہے ہیں کہ آپ کا وجود اس طرح سے ہے اور دوسری طرف سے جو ہمارا defensive ہونا اور اس defensive ہونے میں دو theories کا ہونا یا یہ ہماری نااہلی ہے یا ہم جان بوجھ کر ایسا کر رہے ہیں کہ میں تو نہیں ہوں، یہ فلاں فلاں parties جو اس وقت power میں ہیں یہ تو نہیں ہیں مگر کوئی اور ادارے مثلاً جماعت الدعوۃ یا آئی ایس آئی پر allegation آ گیا تو وہ ہو سکتے ہیں۔ اس statement کو ملا کر اور ان سب چیزوں کو ملا کر دیکھا جائے تو یہ بڑی damaging قسم کی باتیں ہیں اور ابھی تک میرا خیال ہے کہ اس بات کو بھی attend نہیں کیا گیا ہے۔ یہ NATO کے جو سیکرٹری جنرل صاحب آئے ہیں، اس بات کا جواب میرے بھائی رضا ربانی صاحب نے دے دیا ہے اور کہا ہے کہ اس پر ہمارے interior کے مشیر صاحب آ کر reply کریں گے مگر اس statement کے بارے میں کسی نے بھی کسی قسم کا کوئی reply نہیں دیا کہ آیا وہ ہمارے معاملات میں مداخلت ہے۔ آیا ہمارا حکومت میں موجود ہونا بھی کسی deal کا حصہ ہے یا نہیں ہے۔

جناب! بات ہو رہی تھی Mumbai carnage کی۔ Story یہ بنائی گئی کہ یہاں سے دس بارہ لوگ گئے اور انہوں نے وہاں جا کر اس طرح کر لیا۔ جناب! فرض کریں کہ میں اس House سے باہر جا رہا ہوں یا کوئی بھی شخص باہر جا رہا ہے تو باہر جانے والے کو، اگر اس ملک سے کوئی باہر جا رہا ہے تو اس کو کوئی attend نہیں کرتا۔ اس پر کوئی دھیان نہیں دیتا کہ کوئی اس ملک کو چھوڑ کر جا رہا ہے۔ آپ psychological دیکھیے یا فرض کر لیجیے کہ اس House کے اندر آ رہا ہے تو فوراً اس کو سب دیکھیں گے کہ کون آ رہا ہے؟ اس کو جو security والے ہیں جنہوں نے اس کو check کرنا ہے وہ بھی دیکھیں گے کہ واقعی وہ اس ہاؤس کا کوئی ممبر ہے۔ اس House میں وہ لوگ آ رہے ہیں جن کا آنا permissible ہے۔ فرض کر

لیجیے اگر دس لوگ پاکستان سے گئے تھے تو میں نے نفسیاتی طور پر اس کو check نہیں کرنا تھا یہ نفسیات ہے انسان کی، مگر جس ملک میں گئے تھے کیا ان کی کوئی ڈیوٹی بنتی تھی کہ وہ اس کو check کریں؟ وہ دس لوگ اتنے بڑے اسلحے کے ساتھ، جس اسلحے کے ساتھ اتنے دن لڑا جا سکتا ہے اور اتنی جگہ پر قبضہ کیا جا سکتا ہے کیا وہ ان کی ڈیوٹی نہیں بنتی تھی؟ پھر اس کو ایک اور angle سے لے لیجیے کہ فرض کر لیجیے کہ ہمارا کوئی ادارہ ہے یا ہماری کوئی مذہبی تنظیم ہے جس پر ہم نے پابندی لگا دی ہے اور یہ کہتے ہوئے پابندی لگا دی ہے کہ ہمارے پاس اس کے خلاف کوئی evidence نہیں ہے اس کے باوجود پابندی لگا دی ہے۔ اگر وہ اتنی طاقتور تھی کہ وہ دس افراد اس طرح کے وہاں پر بھجوا سکتی تھی تو کل کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ دس افراد کی جگہ سو افراد ہو جاتے اور جب دس افراد ایک شہر کو اتنے دن قابو کر سکتے ہیں تو پھر وہ دس شہروں کو اس طرح سے قابو نہیں کر سکتے تھے۔ یہ ساری باتیں ہیں لیکن یہ ساری باتیں ان کو سمجھانے کی تھیں کہ ہم سے زیادہ آپ کا قصور ہے۔ اگر فرض کر لیجیے کہ کوئی پاکستان سے آیا ہے تو پھر بھی ہم سے زیادہ تو آپ کا قصور ہے ۔ آپ کو اسے روکنا چاہیے تھا یا وہ کسی اور ملک سے آیا تھا تو پھر بھی آپ کو روکنا چاہیے تھا۔ آپ نے بجائے ان کو قصور وار ٹھہرانے کے آپ نے سارے قصور اپنے سر لے لیے اور ایسا مانتے ہوئے I must say کہ آپ کے اور آپ کے اپنے اداروں کے درمیان ایک تھوڑا سا فاصلہ پیدا ہو گیا۔ یہ اس وقت یوں سمجھا جا رہا ہے کہ یہ یا تو آپ کی نااہلی تھی یا پھر آپ نے جان بوجھ کر کیا۔ اگر یہ دونوں باتیں تھیں تو یہ دونوں باتیں بڑی غلط تھیں۔ آپ نے بڑا ہی غلط message اپنے ملک کے اندر دیا۔

جناب! وہ لوگ جو ممبئی میں قتل عام میں ملوث تھے ان کا مختلف لوگوں کو چن چن کے مارنا اور ان مختلف لوگوں میں Israelis اور دوسرے تیسرے ملکوں کے افراد تھے تو کیا ایک prudent mind اس چیز کو accept کرتا ہے کہ ایک آدمی اس طرح کی tension میں ہو، اتنے دن گزر گئے ہوں اور وہ چن چن کے کہ یہ Israeli ہے اس کو مارنا ہے، یہ ہالینڈ کا ہے اس کو مارنا ہے یہ امریکن ہے یا یہ فلاں فلاں ملک کا ہے اس کو مارنا ہے۔ جناب! یہ بھی ایک سازش تھی، اس طرح کی جیسے 9/11 تھا ۔ اس 9/11 کا سارا ملبہ مسلمانوں پر گرایا گیا تھا، اس ممبئی carnage کا سارا ملبہ پاکستانیوں پر گرایا گیا ہے۔ اس سارے معاملے کا beneficiary کون ہے؟

فائدہ کس کو پہنچا ہے؟ کیا پاکستان کو پہنچا ہے؟ وہاں دو سو، تین سو آدمی مر گئے۔ آٹھ سو لوگ زخمی ہوئے، پاکستان کو کیا فائدہ پہنچا؟ جناب! اس سارے معاملے کو create کیا گیا، manage کیا گیا اس ساری چیز کا benefit انڈیا کو گیا۔ ساری دنیا اس کی جانب کھڑی ہو گئی۔ انڈیا نے آپ کے ساتھ تجارت بند کر دی ہے۔ آپ کے ساتھ tension create کر دی۔ جناب! اوبامہ کی statement ہی لیجیے۔ الیکشن جیتنے کے بعد اس کا statement تھا کہ اس کے بعد پھر کشمیر کا مسئلہ بھی settle کرنا ہے۔ وہ مسئلہ اب پیچھے چلا گیا ہے اور اس سارے معاملے کو اس طرح انہوں نے defuse کر دیا ہے۔ اب سب آپ کے خلاف ہو کر کہہ رہے ہیں کہ جناب! آپ involve ۔ آپ دہشت گرد ہیں اگر اس میں کوئی ریاستی عناصر نہیں ہیں تو غیر ریاستی عناصر ہیں تو سارے کا سارا ملبہ آپ پر گرا دیا گیا۔ اس کا تمام کا تمام benefit ہندوستان کے پاس گیا ہے۔ جناب! اس بات کو rule out نہ کیا جائے کہ اس میں ہندوستان خود involve ہے اور اس معاملے میں ایک سابقہ رویہ بھی موجود ہے، ایک سابقہ واقعہ بھی موجود ہے اس کو اس context میں دیکھا جانا چاہیے۔

جناب چیئرمین: وقت کا خیال رکھیے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب! اس کے ساتھ ساتھ ایک اور بھی معاملہ بہت serious ہے۔ ایک طرف تو یہ معاملات ہیں اور آپ کا کوئی ساتھ نہیں دے رہا۔ اس واقعے کے ساتھ ایک امام بارگاہ کا واقعہ پشاور میں ہو گیا۔ اب اس واقعے کو اس واقعے سے link کریں۔ کل ایران کیوں پیچھے ہو گیا؟ ایک خبر آئی تھی کہ اس نے بھی اپنی فوجیں اپنے borders پر لگا دی ہیں، جس کی بعد میں تردید بھی آئی۔ جناب! امام بارگاہ کے واقعے کو بھی آپ دیکھیں، یہ کسی پاکستانی نے تو نہیں کروایا ہو گا، کسی مسلمان نے تو نہیں کروایا ہو گا؟ جیسے وہاں پر واقعہ ہوا۔ اس کے بعد امام بارگاہ کا واقعہ ہوا اس میں بہت سارے لوگ شہید ہو گئے۔ جناب! یہ بھی جان بوجھ کر کرایا گیا تاکہ جو اہل تشیع ہیں یا فقہ جعفریہ پر جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کے دلوں میں بھی میل create کی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک ایسا ملک جو آپ کے ہمسائے میں ہے اس کے دل میں بھی میل create کی جائے اور انہوں نے successfully وہ میل create کر لیا

مگر آپ کا conduct کیا ہے؟ آپ کا conduct ہے کہ میں کل جیو' پر عمران خان کو پروگرام میں دیکھ رہا تھا' آپ آپس میں ابھی تک لڑ رہے ہیں۔ آپ کا مسئلہ یہ ہے کہ کوئی پنجاب حکومت کے گرانے کے چکر میں ہے' کوئی وفاقی حکومت گرانے کے چکر میں ہے۔ آپ کے اپنے گھر کی لڑائیاں ختم نہیں ہو رہی ہیں۔ آپ ابھی تک یہ قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ 18 فروری کو ایک mandate ملا تھا' اس mandate کے مطابق پنجاب میں کسی اور نے حکومت کرنی تھی' اس mandate کے مطابق کچھ جماعتوں نے یہاں پر حکومت کرنی تھی' تو آپ کی اپنی لڑائیاں ختم نہیں ہو رہی ہیں۔ آپ کے اپنے چھوٹے چھوٹے معاملات جو کہ non issues ہیں وہ ختم نہیں ہو رہے۔

جناب! اس سے پہلے کہ میں بات ختم کروں' اس میں سب سے پہلے اگر آپ نے اس معاملے کو دیکھنا ہے' وہ تو ساری باتیں چلتی رہیں گی کہ آپ باقی ملکوں سے کس طرح سے deal کریں گے' پہلے آپ اپنے گھر کو سیدھا کیجیے' اب جب تک آپ اپنے گھر کو سیدھا نہیں کریں گے' آپ بلوچستان کا مسئلہ حل نہیں کریں گے' آپ فرنٹیئر والا مسئلہ حل نہیں کریں گے جہاں پر حکومت سرے سے وجود ہی نہیں رکھتی' جب تک آپ اپنے ملک میں یہ اس طرح کے مسائل حل نہیں کریں گے تو یہ معاملات آپ سے سیدھے نہیں ہوں گے۔ اپنے گھر کو مضبوط کیجیے اور اس میں suggestion یہ ہے کہ یہ اٹھارہ فروری کا mandate آپ لوگوں کو پانچ سال کے لیے ملا ہے' خواہ وہ پنجاب میں ہو' خواہ وہ وفاق میں ہو' ایک دوسرے کے ان معاملات کو چھوڑ دیجیے' اس mandate کو تسلیم کر لیجیے' اس democratic culture کو چلنے دیجیے۔ اگر یہ پانچ سال حکومت چل گئی تو اس کے بعد پھر یہ معاملات شاید ممکن ہوں کہ چلتے رہیں اور ہماری بات پر بھی لوگ یقین کرتے رہیں۔ اگر ہم یہ کہیں کہ جی یہ معاہدہ ہوا تھا' یہ معاہدہ کوئی قرآن و حدیث نہیں ہے۔ اس کو ماننا یا نہ ماننا ضروری نہیں ہے۔ اگر اس طرح کا کلچر ہو گا تو پھر باہر بھی آپ کی کوئی بات نہیں مانے گا۔ آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر محمد ساعد۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! اس وقت ہمارا

ملک دو اطراف سے خطرات کی زد میں ہے، مشرق کی طرف سے جو ہندوستان سے خطرہ ہے اور ہماری حکومت کا جو response رہا ہے اس پر کافی بحث ہوئی ہے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اور اس ایوان کی توجہ مغربی سرحدات پر جو خطرات ہیں ان کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! اس وقت مغربی سرحد پر جنگ کی صورتحال ہے۔

India was to impose a war on Pakistan and there is already a war in North Western Frontier.

جناب چیئرمین! سوات اور فاٹا کا علاقہ جو امن کا گہوارہ تھا، جہاں رات کے وقت بھی لوگ تن تنہا گھوم سکتے تھے، پھرتے تھے اور ملک کے دور دراز علاقوں سے tourists آتے تھے اور وہ بلا خوف خطر رہائش پذیر ہوتے تھے، آج سوات اور فاٹا کے لوگ اپنے گھروں سے باہر نہیں نکل سکتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اپنے گھروں کے اندر بھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتے۔ جناب چیئرمین! سوات میں so-called military operation جاری ہے اور اس کے نتیجے میں مینگورہ سے شمال کی جانب جو علاقہ ہے کالام تک it is a no go area. All types of communications have abruptly stopped. سڑک کے دونوں طرف جو سینکڑوں ہوٹل اور ریسٹورنٹس ہیں وہ ویران پڑے ہیں، they are abandoned جو پھلوں کے باغات ہیں اور بے شمار بستیاں ہیں جو بالکل کھنڈر ہیں۔ ٹورسٹ انڈسٹری بالکل تباہ ہو گئی ہے۔ سڑکیں بالکل ویران ہیں۔ یہی علاقہ جو it was a tourists heaven. اب افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ this has been turned into a bloody hell.

جناب چیئرمین! اس خونی ڈرامے کے دو رخ ہیں اور میں آپ کی توجہ ان دونوں رخوں کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! ایک رخ یہ ہے کہ افغانستان کے حالات نے ہمارے ملک کے آمروں کے لیے ایک power base مہیا کیا ہے۔ جب 1977 میں افغانستان پر روس نے حملہ کیا تو اس وقت ضیاء الحق نے امریکہ کا ساتھ دیا اور اپنے ناجائز اقتدار کو تقویت بخشی۔ 1990s میں افغانستان پر جب امریکہ کا حملہ ہوا تو پرویز مشرف نے امریکہ کی حمایت کی اور اپنے ناجائز اقتدار کو مستحکم کیا۔ جناب چیئرمین! جب تک افغانستان میں امریکی اور اتحادی افواج ہوں گی اور پاکستان میں so called طالبان کا خطرہ موجود رہے گا، ان حالات میں کسی بھی

قیادت کو برقرار رکھنے کا جواز ہوگا' justification ہوگا' چاہے یہ قیادت civil ہو' چاہے یہ قیادت فوجی ہو۔

(ڈیسک بجائے گئے)

(اس موقع پر سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری کرسئ صدارت پر متمکن ہوئیں)

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد : جناب چیئرپرسن ! جب تک افغانستان میں بیرونی افواج موجود رہیں گی اور جب تک طالبان کا خطرہ موجود رہے گا' ہماری سیاسی قیادت کے مزے ہوں گے۔ ان کے بیرونی دورے ہوں گے۔ بیرونی قیادت کے ساتھ ان کا اٹھنا بیٹھنا ہوگا and and چھپیں گی biographies ان کی they would be counted as world leaders. they will be projected as world leaders. یہ ضیاء الحق کے ساتھ بھی ہوا' پرویز مشرف کے ساتھ بھی ہوا اور موجودہ سیاسی قیادت کے ساتھ بھی ہوگا۔ بیرونی ممالک کے سیاسی قائدین یہاں پر آئیں گے' دورے کریں گے۔ ہمیں امریکی امداد ملے گی' ہمیں امریکی اسلحہ ملے گا اور اس کے لیے پرویز مشرف کی طرح ہمیں طالبان سے لڑنا بھی ہوگا اور اس کے ساتھ ساتھ طالبان کو organize بھی کرنا پڑے گا اور طالبان کو مسلح بھی کرنا پڑے گا۔

Madam Chairperson! this is a dirty war and this war will go on and this is going to go on irrespective of the political consequences.

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ! اس تصویر کا ایک دوسرا رخ بھی ہے اور مجھے تشویش ہے کہ اگر قبائلی علاقہ جات اور سوات میں فوجی operation جاری رہا تو یہ جنگ ہمارے پورے صوبہ سرحد میں پھیلے گی۔ اس کے نتیجے میں پورے صوبے میں فوج کے متعلق بد دلی پیدا ہوگی' فوج سے نفرت پیدا ہوگی۔ فوج اور عوام کے درمیان بے اطمینانی کی فضا ہوگی۔ وفاق سے نا امیدی پیدا ہوگی اور آپ خود سمجھتے ہیں کہ why should they stay in a Federation in which its troops are exterminating them. جناب چیئرپرسن ! ان حالات میں اگر بدقسمتی سے انڈیا نے ہم پر ایک جنگ impose کردی تو خطرہ یہ ہے کہ

people will not fight on the side of the army. People will fight against the

army and this has what happened in East Pakistan. The people of East Pakistan, at the time of the invasion of India, did not side with the Pakistan Army, they fought against the Pakistan Army.

جناب چیئرپرسن! اگر حالات اسی طرح رہے تو جیسے سوات' باجوڑ اور مہمند سے displaced persons پشاور' مردان اور چارسدہ کے اضلاع میں آئے ہیں تو نقل مکانی کا یہ سلسلہ جاری رہے گا پورے صوبہ سرحد سے پنجاب کی طرف۔ صوبہ سرحد میں امن و امان کی صورت حال خراب ہوگی۔ افغانستان اور چین سے ہمارے

road links will be cut off. Please remember that 90% of the hydro-electricity is produced in the North West Frontier Province

تربیلہ سے' وارسک سے' درگئی سے' مالاکنڈ سے' کرم گڑھی سے۔ بجلی کی supply بند ہوگی اگر صوبہ سرحد میں حالات خراب ہوں گے۔ محترمہ چیئرپرسن! یہ ملک توڑنے کی ابتدا ہوگی۔ ملک توڑنے کی ابتدا

this will be with the hands of our own army Madam Chairperson! we should not be short-sighted. We should not be motivated by party interest. We should be motivated by national interest. We should keep the national interest supreme.

جناب چیئرپرسن! اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم اس war on terror سے immediately withdraw کریں - This war is not in the national interest اس کا سب سے زیادہ فائدہ پرویز مشرف کو پہنچا ہے ' he was able to legitimize his reign and he ruled ruthlessly for eight years. اس کے نتیجے میں ہمارے ملک کو سیاسی لحاظ ' مالی لحاظ' امن و امان کے لحاظ سے بے تحاشہ نقصان پہنچا ہے۔

جناب چیئرپرسن! افغانستان میں امریکی اور NATO افواج پاکستان کے interest میں نہیں ہیں - قبائلی علاقہ جات میں American incursions پاکستان کے interest میں نہیں ہیں۔ قبائلی علاقہ جات اور سوات میں military action پاکستان کے حق میں نہیں ہے۔

اس سے ملک کمزور ہو رہا ہے۔ اس وقت اگر آپ سوات یا قبائلی علاقہ جات میں چلے جائیں، عوام میں وفاق کے خلاف بہت سخت غم و غصہ اور نفرت ہے۔ مجھے ان لوگوں سے اتفاق نہیں ہے، مجھ سے پہلے کئی ایک سینیٹرز نے بات کی ہے، اگر unfortunately اس وقت a war was imposed by India on us مجھے خطرہ ہے

we will not be able to stand up. We are a divided House so far as the North Western Frontier is concerned.

یہ military action جو اس وقت ہو رہا ہے، this will be the cause for the breaking of the country. چاہے صوبہ سرحد میں پختونستان بنے یا یاغستان بنے لیکن خدانخواستہ یہاں پر پاکستان نہیں ہوگا۔

جناب چیئرپرسن! میں نے ایک political geographer کی حیثیت سے اس House کے سامنے ایک تجزیہ پیش کیا ہے۔

I have not presented to you a dooms day scenario. On the basis of the present ground realities and present facts and figures, I have simply projected these figures in the future time frame. Thank you very much.

Madam Presiding Officer: Thank you. I invite Senator Raza Muhammad Raza to take the floor.

سینیٹر رضا محمد رضا، محترمہ چیئرپرسن صاحبہ! بہت شکریہ۔ میرے پارلیمانی لیڈر جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب نے پختونخواہ ملی عوامی پارٹی کی نمائندگی کرتے ہوئے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ اس ملک کی تمام محکوم اقوام کی نمائندگی کرتے ہوئے، پونم کی نمائندگی کرتے ہوئے، اپنا نقطہ نظر آپ کے اور اس House کے سامنے رکھا۔ انہوں نے استدعا کی اور مشورہ دیا کہ یہ عقل سلیم کے مظاہرے کا وقت ہے۔ یہ ساعت، یہ گھڑی ایسی ہے کہ ہمارے حکمرانوں کو، ہماری جمہوری جماعتوں اور سیاسی قائدین کو عقل سلیم کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ میں بھی دعا تو کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے ہمارے قائدین اور ملک کے عوام کو کہ وہ عقل سلیم کا

مظاہرہ کریں لیکن ہمارا ماضی اس بات کا گواہ ہے کہ ہم عقل سلیم کو وقت پر استعمال نہیں کرتے۔ ایسے مشورے اس وقت بھی دیے گئے تھے جب 71 کے حالات تھے۔ اس وقت بھی یہی کہا گیا تھا کہ ہمیں عقل سلیم کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ ہمیں تدبر، حکمت عملی اور حقائق کو مدنظر رکھ کر اپنا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے۔ اس وقت بھی ایسی ہی تقاریر ہوتی رہیں جیسا کہ ابھی ہمارے شعلہ بیان دوست بولتے رہے ہیں کہ ایسے کریں گے، یہ کریں گے، وہ کریں گے لیکن پھر جب ہر سال یہ سولہ دسمبر آتا ہے اور اسی سولہ دسمبر کو ہم پھر عقل سلیم کی بات کرتے ہیں کہ ہمیں اس وقت یہ نہیں کرنا چاہیے تھا، وہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔

میڈم! اس ملک میں جو صورت حال ہے یہ خود ہماری پیدا کردہ ہے۔ ہم خود یہ کہتے رہے ہیں کہ ہم نے امریکہ کی جنگ لڑی، افغانستان کے خلاف ہم نے خود اپنی جنگ لڑی، ہم نے کہا کہ ہماری strategic depth ہے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ دہشت گرد ہیں، دنیا اس کو بدترین عالمی دہشت گرد کا ایک network کہتی ہے۔ یہ تو ہم نے کھڑا کیا تھا اور ہم نے تمام دنیا کو بلا رکھا تھا کہ یہ بڑا مفید کام ہے اس کو ہم جاری رکھیں۔ ہم ایک دوسرے کو credit دیتے رہے ہیں، امریکہ کہتا ہے کہ یہ میرا کمال تھا، برطانیہ کہتا ہے میرا تھا اور ہمارے حکمران اور ہماری آئی ایس آئی خود ریکارڈ پر ہے کہ سب سے بڑا کمال ہمارا تھا کہ ہم نے افغانستان میں روس کے خلاف اتنی بڑی جنگ لڑی۔ میڈم! اس وقت جس دہشت گردی کا ہمیں خود اپنے ملک میں سامنا ہے، ہمارے اداروں کی اور ہمارے اس وقت کے حکمرانوں کی اور آئی ایس آئی اور ہماری ملٹری کی اور پھر ان کی تائید کرنے والوں کی، ان سیاسی پارٹیوں کی جو اس کام کی تائید کرتے تھے اور خود اس کے علمبردار بنے تھے یہ ان کی پیدا کردہ ہے۔

اس وقت دنیا نے اس ملک کے متعلق کیا رائے قائم کی ہے اور وہ اس وجہ سے قائم ہے کہ یہاں پر ہماری کوئی sovereignty نہیں ہے۔ میرے لیڈر نے آپ کے سامنے پورے ملک کی تصویر رکھی ہے، کوئی sovereignty نہیں ہے جب آپ کے ہاں نیٹو کے سینکڑوں ٹرک جو افغانستان کو transit ہو رہے تھے یا اقوام متحدہ کی سپلائی کے لیے جس کے لیے آپ بلین ڈالر وصول کرتے ہیں اور اب بھی آپ دس، پندرہ بلین ڈالر کے وعدے لے چکے ہیں کہ ہم لیں گے یہ کیا sovereignty ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان سے لے کر پشاور تک کوئی کارواں

نہیں جا سکتا۔ جیسا کہ میرے لیڈر نے کہا کہ اس وقت سوات سے لے کر وزیرستان تک اس تمام علاقے میں ہزاروں دہشت گردوں نے تو آپ کی sovereignty لے رکھی ہے جو اس ملک میں بیٹھے ہیں اور بدترین network کے ساتھ موجود ہیں اور تمام دنیا کو للکار رہے ہیں۔ کیا یہ کافی نہیں ہے؟ ہم ممبئی کے واقعات کے ثبوت مانگ رہے ہیں۔ہمارے ہاں صورت حال یہ ہے کہ میریٹ ہوٹل پر حملے کے بارے میں ہمارے مشیر داخلہ نے جو رپورٹ پیش کی ہے کہ اس کا منصوبہ جھنگ میں تیار ہوا تھا اور لشکر جھنگوی نے میریٹ پر حملہ کیا۔ کل کی بات ہے کہ پنجابی طالبان جو وزیرستان میں drone حملے میں مرے ہیں، کیا یہ ثبوت نہیں ہے؟ یہ سوات میں جو ہر روز گلے کاٹ رہے ہیں، سوات، باجوڑ، وزیرستان کو تعلیم، صحت اور زندگی کی تمام سہولتوں سے فارغ کر کے اب وہ پشاور اور مردان بھی پہنچ گئے ہیں، لاہور بھی جا رہے ہیں اور تمام ملک میں اپنے لوگ پہنچا رہے ہیں کہ کسی نے کوئی تعلیم حاصل نہیں کرنی، وحشت اور بربریت کی زندگی ہوگی، میرے نزدیک یہ کافی ہے۔ دنیا کو کسی ثبوت کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے ملک کے عوام یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہمیں کوئی ثبوت کی ضرورت نہیں، ہمارے ملک میں بدترین دہشت گرد ہیں۔ میں سواتی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ آپ کے علاقے میں دہشت گردوں کے سرغنوں کے کتنے camps ہیں؟

میڈم! ہم میں حقیقت پسندی کی جرات نہیں ہے، وکیلوں کی طرح ہم بولتے رہے ہیں کہ ثبوت لاؤ۔ ہمارے ملک کی جو اپنی صورت حال ہے کیا یہ کافی نہیں ہے کہ ہمارے کروڑوں لوگ یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ کسی بھی پاکستانی کی جان و مال، عزت و آبرو، کچھ بھی محفوظ نہیں ہے۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ یہ تنظیمیں امریکہ کی پیدا کردہ ہیں یا ضیاء الحق یا آئی ایس آئی کی، یہ جو اب اسلام کے علمبردار ہیں ان کے اس وقت کتنے مدرسے تھے۔ جب اقوام متحدہ نے لشکر طیبہ پر پابندی لگائی یا اس کی ذیلی تنظیم پر، ان کے سینکڑوں مدارس، ایمبولینسیں اور پتا نہیں کیا کیا ہیں، یہ اس وقت کتنے تھے یعنی جو سینکڑوں مدرسے تھے آج وہ ہزاروں کیسے بنے۔ یہ دنیا اور امریکہ کو پتا ہے کہ ہم نے یہ کیسے بنائے تھے۔ دنیا کو پتا ہے کہ یہ جو ہم so-called جہاد افغان دشمنی کا لڑ رہے تھے اور ہم افغانستان پر قبضہ کرنا چاہتے تھے، یہاں پر وسیم سجاد صاحب نے کہا ہے کہ پاکستان، افغانستان نہیں ہے، کاش! آپ افغانستان جیسے سربلند اور سرخرو

ہوتے' افغانستان میں تو دنیا کی عظیم سے عظیم طاقتیں ڈھیر ہوگئی ہیں۔ ایک دن کے لیے مقبوضہ نہیں ہوا۔ انگریز استعمار اس پر قبضہ نہیں کر سکا۔ آپ تو کسی کے حملے کی سترہ دن کی سکت بھی نہیں رکھتے اور کہتے ہیں کہ ہم افغانستان نہیں۔ یہ جو ہماری خام خیالی تھی کہ ہم افغانستان کو مقبوضہ کریں گے' امریکہ کے لیے جو ہم جنگ لڑ رہے تھے اپنی strategic depth کے لیے اس کا صلہ اب یہ ہے کہ آپ کی سرزمین پر بدترین دہشت گردوں کا راج ہے۔ جب تک آپ اس کا خاتمہ نہیں کرتے دنیا کو آپ کوئی یقین نہیں دلا سکتے۔ انڈیا کو تو آپ چھوڑیں وہ آپ سے نہیں لڑے گا۔ ہم آپ کی بات مانیں گے کہ وہ آپ سے نہیں لڑ سکتے' نہیں لڑیں گے لیکن دنیا آپ کے خلاف لڑے گی یعنی آپ ناکام ریاست پھر کیسے نہیں ہوں گے' اگرآپ ناکام ریاست نہیں ہیں تو آپ بدمعاش ریاست ہیں' rogue ریاست ہیں۔ جب آپ اتنے دیدہ دلیر ہیں کہ آپ ہزاروں لوگوں کو اپنی سرزمین پر رکھ کر ان کو یہ تربیت دی ہے کہ وہ میریٹ جیسا واقعہ بھی کر سکتے ہیں' ممبئی جیسا واقعہ بھی کر سکتے ہیں' 9/11 والا واقعہ بھی کر سکتے ہیں ' اس وقت بھی ہم لوگ یہ کہتے رہے اور ملا عمر بھی یہ کہتا رہا کہ اسرائیل نے کیا ہے اور پھر بعد میں اس نے تسلیم کیا کہ یہ القاعدہ نے کیا ہے' ملا عمر بھی کہتا رہا امریکہ ذرا نیچے آ کر دیکھ لے ۔ اب آپ پوچھتے ہیں کہ عمر کدھر ہے' اس کے طالبان کدھر ہیں اور وہ جو کہہ رہے تھے کہ ہمیں اختیار ہے وہ کیوں کنٹرول نہیں کرتے۔ اس نے تو کنٹرول کا یہ طریقہ اختیار کیا کہ آپ کے پیچھے آ گیا اور اب جب ہم انڈیا کو کہتے ہیں کہ آپ خود سنبھالیں' ہماری کوئی ذمہ داری نہیں تو وہ یہ طریقہ اختیار کرے گا جو اقوام متحدہ نے کیا۔

اس وقت پاکستان دنیا میں بدترین دہشت گرد ریاست کی شہرت رکھتا ہے اور اگر ہم نے اس حالت کو تبدیل نہیں کیا تو آپ کی کوئی ضمانت نہیں۔ اس ملک میں کوئی وحدت نہیں ' واضح تقسیم ہے ۔ہمارے عوام' ہماری قومیں دہشت گردی کی مخالف ہیں ۔ دہشت گردی کے مخالفین کا ایک صفحہ ہے اور دہشت گردی کی حمایت کرنے والوں کا دوسرا صفحہ ہے ۔ جناب والا! ہمارا طرز عمل یہ ہے کہ دہشت گردی بالکل غلط چیز ہے لیکن دہشت گرد بڑے اچھے لوگ ہیں۔ دہشت گرد زندہ باد۔ یہ مسعود اظہر اور حافظ سعید جو اتنے معصوم بنے ہیں اب سب دنیا کو پتا ہے کہ وزیرستان' باجوڑ اور سوات میں جو جنگ ہو رہی ہے' اس کے کمانڈر یہی لوگ ہیں۔

جتنے بھی دہشت گردی کے واقعات ہو رہے ہیں یہ لوگ اس کے ذمہ دار ہیں جو یہ شہ دے رہے ہیں کہ آپ پشاور پر حملے کریں اور سپلائی لائنوں پر۔ یہ آپ کی sovereignty کے اتنے ہی دشمن ہیں کہ ان سے بڑے دشمن ہو ہی نہیں سکتے۔ امریکہ اور انڈیا کو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ آپ کی سرزمین پر آپ کی خودمختاری کو چیلنج کریں۔ آپ کے لیے یہی دہشت گرد کافی ہیں یعنی آپ نے ملک کو ان کے حوالے کیا ہے اور دنیا کی سطح پر سیکیورٹی کونسل کا فیصلہ آیا کہ ایک ناکام ریاست، ایک بدمعاش ریاست جو اپنے عوام کے جان و مال کی حفاظت نہیں کر سکتی، جو بین الاقوامی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کر سکتی، جس نے پوری دنیا کو داؤ پر لگایا ہے تمام دنیا کو خطرات ہیں اور یہ عین ممکن ہے کہ ان دہشت گردوں کی رسائی ایٹم بم تک ہو جائے۔ ممبئی میں جو واقعات ہوئے ہیں، اس میں تو ثبوت کی بات نہیں ہے دنیا کے جو دیگر لوگ ہیں یعنی انڈیا کے بغیر تمام دنیا نے کہا ہے کہ ہم آپ کو قصاب کے علاوہ لاکھوں ثبوت دیں گے۔ برطانیہ والوں نے آ کر کہا کہ تمام دنیا میں جو بھی واقعات ہوتے ہیں ان میں چار میں سے تین واقعات براہ راست پاکستان پر آتے ہیں اور باقی ان کے پروردہ ہیں یا انہوں نے ان سے سپورٹ لی ہے۔

میڈم! عقل سلیم اگر کسی میں ہے تو وہ یہ ہے کہ وہ جرات کرے، وہ یہ جرات کرے کہ دہشت گردی کے خلاف اب ہم ڈٹ جائیں اور ان کے خلاف اقدامات کریں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: Please time کا خیال رکھیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا: میڈم! وہ درست نقطہ نظر تھا جو آپ کے لیڈر زرداری صاحب نے یا گیلانی صاحب نے اختیار کیا۔ پہلے مرحلے میں کہا گیا کہ ISI کا چیف آئے گا اور آپ اس کو ثبوت دے دیں۔ وہ ثبوت آپ لے لیتے تو انڈیا اقوام متحدہ نہ جاتا۔ آپ نے جو طرز عمل اب اختیار کیا ہے تو انڈیا کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اقوام متحدہ کا غم کرے۔ اقوام متحدہ کا آج بھی stand یہ ہے بلکہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کا، جس میں آپ کے دوست چائنا اور ایران شامل ہیں اور وہ آپ سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ پہلے دہشت گردوں کو کنٹرول کریں اور لگام دیں۔ سب کو لگام لگاؤ۔ آپ خود اپنے طور پر ان کو پکڑیں۔ آپ نے تو ان کو لیڈر بنا رکھا ہے۔

آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اقوام متحدہ کے حکم پر ان کو نظر بند کیا ہے۔ وہ آزاد پھر رہے ہیں۔ اس وقت بھی اپنی تقاریر کر رہے ہیں اور دنیا کو للکار رہے ہیں۔ جس کے بارے میں آپ اس وقت کہہ رہے ہیں کہ ہمارے بڑے شریف لیڈر تھے لشکر طیبہ والے------

Madam Presiding Officer: Please try to wind up.

سینیٹر رضا محمد رضا: میڈم! یہ صورتحال بڑی خطرناک ہے۔ اس صورتحال کا خاتمہ تب ممکن ہے کہ ہماری حکومت کو، ہماری افواج کو، ہمارے اداروں کو اور ہماری اس پارلیمنٹ کو، قومی اسمبلی اور سینیٹ کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اس ملک سے دہشت گردی کا خاتمہ کرنا ہے اور دہشت گردوں کو سزا دینا ہے۔ جو لوگ سوات کے بے گناہ لوگوں کے گلے کاٹ رہے ہیں ان کو چوکوں پر لٹکانا ہے اور ان کو سزائیں دینی ہیں پھر دنیا کو اطمینان ہوگا۔ ان کو اعتماد ہوگا کہ آپ دہشت گردی کے خلاف لڑ رہے ہیں ورنہ پھر دنیا کے سامنے سب سے بڑا ++++++ ہوگا۔ اس لئے کہ اس کی حکومت دہشت گردوں کا دفاع کر رہی ہے۔ اگر آپ دفاع کریں گے تو آپ دہشت گرد بنیں گے۔ اگر آپ نے اقدامات کرنے ہیں تو یہ جو سب کچھ کر رہے ہیں سوات اور پشاور میں، پرسوں جو سکولوں پر حملے کئے ہیں، یہ آپ کی جماعت الدعوۃ نے اور ان کے supporters نے کرائے ہیں۔ وہ براہ راست ذمہ دار ہیں آپ کی security forces پر حملہ کرنے کے۔ آپ کہتے ہیں کہ ہم patriot ہیں، ہم وطن دوست ہیں۔ ہمیں تو آپ غداروں کی صفوں میں لاتے ہیں۔ میرے لیڈر محمود خان اچکزئی نے بھی کہا تھا آل پارٹیز کانفرنس میں کہ عقل سلیم کا مظاہرہ کرو۔ اس ملک کے اندر آپ نے قوموں کو اقتدار نہیں دیا۔ آپ نے عوام کو حکمرانی نہیں دی۔ آپ کا کوئی ادارہ صحیح نہیں ہے۔ آپ ڈوگر کو جج مانتے ہیں، میں یہ احساس دلانا چاہتا ہوں کہ کوئی جج نہیں ہے۔ ۳ نومبر یعنی PCO کا کوئی جج نہیں ہے۔ افتخار سپریم کورٹ کا جج ہے۔ وہ سڑکوں پر ہے۔ اس وقت آپ کی پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ کے دروازے عوام پر بند ہیں۔ آپ تو بدترین دہشت گردی میں زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ کیا کہتے ہیں دنیا سے کہ

+++ The words expunged by Madam Presiding Officer.

ثبوت ہمارے لئے لائیں۔ کیا یہ ثبوت کافی نہیں ہے۔ میڈم! ان ثبوتوں کو جواز بنا کر دہشت گردوں کے خلاف ایک crackdown کیا جائے۔ جو ہم نے ان کو protect کیا ہے، انکی مدد کرنے والوں کو بھی گرفتار کیا جائے یعنی کامل علی آغا کی طرح نہیں کہ دنیا کو بولیں کہ ہمارے ملک سے نکل جائیں بلکہ یہ کہ دہشت گرد اگر ہمارے ملک کو پسند نہیں کرتے تو ہمارے ملک سے نکل جائیں، خارجی بھی اور داخلی بھی، پھر امن ہو گا۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ تشریف رکھیں .please سینیٹر ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی صاحب۔ Please time کا خیال رکھیں

and personal comments may be expunged in the record.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میڈم! میں سمجھتا ہوں کہ ملک اس وقت ایک سنگین حالت میں ہے۔ اگر ۸ سالہ خارجہ پالیسی پر ہم نظر رکھیں تو وہ ایک ناکام خارجہ پالیسی تھی۔ اس کی وجہ سے ہم آج ان مسائل سے دو چار ہیں۔ انڈیا جو دھمکی دے رہا ہے اور بار بار پاکستان کو under pressure رکھ رہا ہے، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ انڈیا یہ دھمکی دے رہا ہے۔ امریکہ بابا اس ملک پر مسلط ہونا چاہتا ہے۔ انڈیا امریکہ کی پشت پناہی پر یہ دھمکیاں پاکستان کو دے رہا ہے اور اس کے باوجود بھی کہ جب پچھلے دور میں یہ واقعہ ہوا ان کے پارلیمنٹ ہاؤس میں تو اس میں بھی انڈیا نے یہ blame لگایا تھا کہ یہ حملے پاکستان نے کرائے ہیں لیکن آج تک اس کا کوئی ثبوت بھی فراہم نہیں کیا گیا۔ میں اپنے ملک کے صدر آصف علی زرداری اور وزیر اعظم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس موضوع پر یا اس مسئلے پر جو stand لیا ہے وہ پوری قوم کی آواز ہے اور پوری قوم یہ چاہتی ہے کہ وہ انڈیا کو اس طرح کا جواب دے۔ انہوں نے سب سے اچھا کام یہ کیا کہ آل پارٹیز اجلاس بلایا اور پہلی دفعہ یہ تاثر پوری دنیا کو convey ہوا کہ اس مسئلے پر ہمارے اندر کوئی اختلاف نہیں ہے اور ہم سب متحد ہیں۔ اول تو ہم جنگ نہیں چاہتے اور ہم اپنے ہمسایہ ملکوں سے اپنے بہترین تعلقات بنانا چاہتے ہیں۔ اگر ہم پر یہ جنگ مسلط کی گئی تو ہماری حکومت نے یہ جواب دیا کہ ہم بھی اس کے لئے تیار ہیں اور ہم آخری دم تک لڑیں گے۔ انشاء اللہ فتح اور کامیابی ہماری ہوگی۔ یہ وہ زمانہ نہیں ہے جو ایک دفعہ پاکستانی افواج کو

arrest کیا گیا تھا۔ اس میں ابھی تبدیلی آئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مسئلے میں سب قوم، ہماری فوج اور ہماری سیاسی قوت، ہماری حکومت اور اپوزیشن سب متحد ہیں اور یہ ہندوستان کو بھی پتہ ہے۔ جس طرح ہمارے ساتھیوں نے کہا کہ یہ ۱۰ لوگ تھے۔ ان کی جو سیکورٹی کے لوگ تھے ان کی موجودگی میں یہ لوگ وہاں تک کس طرح پہنچ گئے۔ وہاں پر ۱۰ افراد نے تین دن تک انڈیا کی تمام سرکاری مشینری کو challenge کیا اور تین دن تک ان ۱۰ افراد نے مقابلہ کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انڈیا کی حکومت کی ناکامی ہے کہ اگر وہ ۱۰ بندوں کو تین دن میں بھی قابو نہیں کر سکی تو وہ پھر پاکستان کو دھمکی دیتا ہے کہ میں حملہ کروں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ طاقت انڈیا میں موجود نہیں ہے بلکہ اس واقعے میں انڈیا کی اپنی ایجنسیاں بھی involve تھیں۔ اگر نہیں تو پھر یہ لوگ کس طرح گئے؟ اور ممبئی جیسی اہم جگہ پر اور اہم ہوٹلوں میں جاکر انہوں نے یہ ایکشن لیا تو وہ اپنی ایجنسیوں کی کارکردگی پر نظرثانی کریں۔ ان کی investigation کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس عمل میں انڈیا کی ایجنسیاں برابر کی شریک تھیں۔ اس میں امریکہ بھی برابر کا شریک ہے۔ یہ بہانہ تھا کہ پاکستان کو under pressure رکھیں۔ امریکہ کے Think Tank ٹیم نے دعویٰ کیا ہے کہ 2020ء تک پاکستان کا نام دنیا کے نقشے میں نہیں ہوگا۔ اس کا ایک process ہے اور پاکستان کو اس طریقے سے تقسیم کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ بابا جو انڈیا کو support کر رہا ہے اور اس طرح وہ directly پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہا ہے۔ بحیثیت ایک ملک ہمیں امریکہ کو منہ توڑ جواب دینا چاہیے کہ امریکہ اس مداخلت کو فوری طور پر بند کرے چونکہ وہ قرارداد joint session میں پاس ہوئی تھی اور امریکہ کو ایک message ملا تھا کہ اب خارجہ پالیسی reverse ہو رہی ہے اور اس کے اوپر نظرثانی ہو رہی ہے تو امریکہ اب under pressure تھا اور جو جاسوسی طیارے وزیرستان کے علاقے میں حملہ کر رہے تھے ان کو بھی ایک جواز دینے کے لئے اور پاکستان کو دوبارہ اپنی طرف سے یہ دکھانا تھا کہ جی اگر آپ نے ہمیں یہ message convey کیا کہ امریکہ کو ہم کہنا چاہتے ہیں کہ بغیر ہماری coordination کے، بغیر ہماری اطلاع کے، بغیر ہمارے پوچھے ہماری سرزمین پر حملہ نہیں کر سکتے۔ امریکہ نے اس کا علاج ڈھونڈا کہ وہ انڈیا کو استعمال کرے اور پاکستان کو under pressure کرے کہ میں پوری دنیا میں ایک سپر طاقت ہوں اور میں جو بھی کرنا چاہوں کر

سکتا ہوں۔ جیسا ہمارے ایک ساتھی نے کہا کہ اس موقع پر ہم امریکہ کو یہ notice دے دیں اور دو ٹوک الفاظ میں بتائیں کہ اس کے سفیر کو پاکستان سے فوری طور پر واپس کیا جائے گا اور جو امریکی یہاں on duty ہیں ان کو بھی فوری طور پر واپس کیا جائے۔ میں نہیں سمجھتا کہ انڈیا اور پاکستان کی جنگ ہے بلکہ یہ امریکہ اور پاکستان کی جنگ ہوگی۔ یہ ساری چیزیں امریکہ خود کرا رہا ہے ہمیں under pressure کرنے کے لیے۔ یہ جو ابھی تک کوئی ثبوت فراہم نہیں کیا گیا ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ سارا ڈرامہ ہے اور اس طریقے سے وہ ہمیں دھمکا کر اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر امریکہ یہ سمجھتا ہے کہ ہم اس سے دب جائیں گے اور ہمارا ملک اس پر کوئی سودے بازی کرے گا، میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت کو فوری طور پر OIC کا اجلاس بلانا چاہیے سلامتی کونسل کے رکن ممالک کے پاس delegations بھیجنے چاہئیں اور ان کو convince کرنا چاہیے کہ اس بات میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اس معاملے میں پاکستان ملوث نہیں ہے اور یہ بالکل ڈرامہ ہے۔ اگر ہم اس پالیسی کو clear کریں تو پھر ہمارے سارے مسائل clear ہوں گے کہ ہم اس حملے میں شریک نہیں ہیں۔ انڈیا یہ سمجھتا ہے کہ وہ ایک ایٹمی قوت ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ جنگ کرنے کی position میں نہیں ہے اور اگر انہوں نے غلطی کی تو اس وقت ہمارے پاس اتنی طاقت ہے، اللہ کے فضل سے ہم ایک ایٹمی قوت بھی ہیں اور اس کو یہ معلوم ہے کہ پاکستان جوابی کارروائی بہتر انداز میں کر سکتا ہے۔ اس حوالے سے ہماری حکومت کو چاہیے کہ وہ دفاعی position سے نکل کر دو ٹوک الفاظ میں ایک stand لے کیونکہ یہ پوری قوم کی آواز ہے اور یہ جو سفارتی تعلقات ہیں، جو امریکہ سے ملاقاتیں ہیں، جو وہ بار بار یہاں آکر ملاقاتیں کرتے ہیں، برطانوی وزیراعظم نے کہا کہ یہ جو مجاہدین ہیں، جہادی تنظیمیں ہیں، جتنی بھی دینی تنظیمیں ہیں ان کو بند کیا جائے۔ جناب والا! یہ تو فلاحی کاموں کے لیے ہیں اور کچھ ایسی ہیں جو ایجنسیوں نے خود پالی ہوئی ہیں۔

میڈم! سلامتی کونسل نے جو پابندی لگائی ہے یہ بالکل زیادتی ہے اور یہ ہمارے ملک کے معاملات میں کھلی مداخلت ہے۔ ان پر سے پابندی فوری طور پر ہٹانی چاہیے۔ یہ تنظیمیں تو زلزلے کے موقع پر relief فراہم کرتی ہیں، یہ لوگوں کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ میڈم! پاکستان تو خود دہشت گردی کا شکار ہے۔ پاکستان میں جس انداز میں جس تیزی سے خودکش

حملے ہو رہے ہیں وہ کیوں ہو رہے ہیں۔ انڈیا اگر کہتا ہے کہ ممبئی میں حملہ ہوا تو یہاں میریٹ ہوٹل میں بھی ہوا پاکستان میں مداخلت ہے' جو ہندوستان میں بھی ہے اور افغانستان میں بھی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم متحد ہو کر ان کو یہ message دیں کہ آپ یہ غلطی نہ کریں کیونکہ اس معاملے میں پاکستان ملوث نہیں ہے۔ اگر ہے تو وہ شواہد فراہم کریں ورنہ ایسی باتیں نہ کریں اور سرحدوں کی خلاف ورزی نہ کریں۔ پاکستان کی آرمی کو اپنی سرحدوں کی حفاظت کے لیے مکمل طور پر چوکس رہنا چاہیے۔ اللہ کے فضل سے پوری قوم ان کے ساتھ ہے اور موجودہ حکومت کو تمام political forces کی support بھی حاصل ہے۔ اس لیے میری درخواست ہے کہ موجودہ حکومت کو سخت ترین مؤقف اپنانا چاہیے۔

آخر میں' میں یہ درخواست کروں گا کہ سلامتی کونسل کے issue پر بحث جاری ہے لیکن وزارت خارجہ کا کوئی نمائندہ ادھر بیٹھا ہوا ہے' نہ وزیر خارجہ خود ادھر موجود ہے' یہ کوئی مذاق تو نہیں ہے کہ آپ کا کوئی بھی concerned نمائندہ یہاں پر موجود نہیں ہے اور ایک وزیر بین الصوبائی رضا صاحب ہیں جن کو پہلے ہی بڑی difficult ministry دی گئی ہے۔ اگر ہر چیز ان کے کاندھوں پر رکھنا ہے تو میں کہتا ہوں کہ یہ زیادتی ہے۔ آپ اس کا بھی نوٹس لیں' کل ان کو طلب کریں' یہاں جو debate ہوگی' ہر تقریر سے point note کر کے wind up کرتے وقت ان کا جواب دیا جائے۔ شکریہ۔

Madam Presiding Officer: Thank you very much. Senator Kauser Firdous sahiba.

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، بہت شکریہ میڈم چیئرپرسن صاحبہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ممبئی کا واقعہ اور پھر اس پر جو ردعمل سامنے آیا ہے اس سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زمانے کا چلن اب یہ بننے جا رہا ہے کہ دنیا میں کسی بھی جگہ کسی بھی واقعے کو بنیاد بنا کر کوئی بھی ملک کسی بھی فرد کو، کسی بھی جماعت کو، کسی بھی ادارے کو، کسی بھی تنظیم کو دہشت گرد قرار دلوا سکتا ہے اور سلامتی کونسل کا ادارہ آلہ کار ہوگا ان امریکی مفادات کے لیے' جس کو چاہیں گے وہ اس کا ملزم قرار دے دیں گے۔ میڈم چیئرپرسن! میں سمجھتی ہوں کہ آج

دنیا میں جس ظلم کا دور دورہ ہے اگر اب اگلا step بھی لے لیا گیا تو اس میں اضافہ ہوگا اور ہر روز ایک نیا ظالم کھڑا ہوگا اور اپنا ایک معتوب' ایک مظلوم تلاش کرے گا اور اس پر اپنا اثر و رسوخ بڑھائے گا۔

ممبئی کا واقعہ اور اس پر انڈین حکمرانوں کا طرزِ عمل مجھے تو 9/11 کا action replay لگتا ہے کہ بالکل وہی پورے کا پورا طریقہ واردات ہے۔ میڈم چیئرپرسن! دہشت گردی کی تاریخ طویل ہے۔ وہ 9/11 سے بہت پہلے سے ہے۔ وقت نہیں کہ میں اس کی تفصیل بیان کروں۔ یہ دہشت گردی ہوتی رہی ہے مگر 9/11 کو ہونے والی دہشت گردی نے تاریخ میں نیا باب رقم کیا۔ اس دہشت گردی کی تعریف تو طے نہیں کی گئی' اس کی وجوہات اور عوامل تو تلاش نہیں کیے گئے مگر اس کا ردِعمل شروع کردیا گیا۔ آج تک مجرم دنیا کے سامنے نہیں لائے گئے، ملزم طے کیے گئے اور شبہ کی بناء پر عمل شروع کر دیا گیا۔ پاکستان کے سابق صدر کو بھی جب دھمکی آمیز ٹیلی فون ملا تو انہوں نے بھی ساتھ دینے کا فیصلہ کیا اور وہ طرزِ عمل اختیار کیا جس کی توقع demand کرنے والوں کو بھی نہیں تھی کہ اتنی جی حضوری کا مظاہرہ ہوگا۔ میں یہ کہنا چاہوں گی میڈم چیئرپرسن! کہ آج کے جمہوری صدر نے بھی امریکہ اور انڈیا کے ایماء پر آنے والی قرارداد پر ایسی سرعت سے عمل کیا ہے اور پابندی لگانے میں ایسی تیزی دکھائی کہ لوگ حیران ہیں۔ میں ضرور یہ وضاحت چاہوں گی کہ جماعت الدعوۃ پر پابندی لگانے کے لیے قرارداد تو آگئی تھی سلامتی کونسل کی لیکن کیا یہاں کی سیاسی جماعتوں کو یا پارلیمنٹ کے لوگوں کو کسی طرح اعتماد میں لینے کا اہتمام کیا گیا تھا؟ میں یہ بھی جاننا چاہوں گی کہ اس قرارداد کی وجوہات معلوم کرنے کے لیے کیا ہم نے کوئی کوشش کی تھی یا اس پابندی پر عملدرآمد کرنے سے پہلے وجوہات معلوم کی تھیں یا آج تک ہم نے وہ وجوہات ان سے جا کر نہیں پوچھیں۔

میں یہ بھی پوچھنا چاہتی ہوں کہ کشمیر پر استصواب رائے کی ایک قرارداد سلامتی کونسل نے منظور کی ہوئی ہے 1948ء سے۔ کسی حکومت کو کبھی توفیق نہیں ہوئی کہ اس کا مقدمہ لڑا جائے اور اس پر عملدرآمد کرایا جائے۔ وہ ایک استصواب رائے ہی ہے اور کچھ نہیں لیکن اس قرارداد پر عملدرآمد کے لیے ہم نے ایسی جی حضوری دکھائی کہ ادھر کن ہوا ادھر فیکون ہوگیا۔ میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ دہشت گردی کے خاتمے کی جس جنگ میں ہم

non-NATO اتحادی بنے ہوئے ہیں اس نے ہمارے پورے ملک کو دہشت گردی کا مرکز بنا دیا۔ ہمیں علم نہیں تھا کہ کبھی اس طرح کے دھماکے ہوتے ہوں یا اس طرح کے بم blast ہوتے ہوں لیکن اب اس سے ہمارے ملک کا کوئی حصہ محفوظ نہیں ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہماری فوج جو برسرپیکار ہے' اس کے خلاف عوام کے دلوں میں ایک نفرت پیدا ہو رہی ہے' ہمارے اپنے معصوم عوام اس کی زد پر ہیں اور ان سب کا ہم نقصان کر رہے ہیں۔ میں یہ بات اس تجربے کی بنیاد پر کہنا چاہتی ہوں کہ اگر جنگ انڈیا نے شروع کی تو خطے میں دہشت گردی بڑھے گی کم نہیں ہوگی۔ انڈیا میں مسلمان موجود ہیں' دیگر اقلیتیں موجود ہیں' وہاں پر ردعمل بڑھے گا' حالات اور زیادہ خراب ہوں گے۔ میں یہ بھی یاد دلانا چاہتی ہوں کہ امریکہ' ویتنام' عراق اور افغانستان پر طاقت کے بل پر فتح حاصل نہیں کر سکا۔ پاکستان کے قبائلی علاقوں کو پاکستانی فوج کی مدد سے بھی زیر نہیں کرسکا۔ انڈیا نے اگر اس دلدل میں پاؤں ڈالا تو یہ اس کے لیے فائدہ مند نہیں ہوگا۔

جناب والا! میں ذرا سا سروے آپ کے ساتھ share کرنا چاہتی ہوں جو دفاعی ماہرین سے "جنگ" اخبار والوں نے کروایا ہے کہ اگر ایٹمی جنگ ہوتی ہے' جو کہ میری دعا ہے کہ انڈیا ہوش مندی کے ناخن لے اور اس کی کوئی ابتداء نہ ہو لیکن دو تین دنوں کی اس جنگ میں انڈیا کے اٹھائیس شہر زد میں آئیں گے اور دو کروڑ لوگ متاثر ہونگے' جبکہ پاکستان کے 21 شہر زد میں آئیں گے اور 80 لاکھ لوگ متاثر ہونگے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف اتحادی ہے اور جو کہا جاتا ہے وہ کر رہا ہے do more کی demand بھی موجود ہے لیکن ہم آج تک ان کو یہ یقین نہیں دلا سکے کہ ہم ان دہشت گردوں کو ختم کرنے کے لیے مخلص کوششیں کر رہے ہیں۔ اس پورے کئے دھرے کو ختم کر کے اور اس کو کوئی وزن نہ دے کر فوراً جب کوئی دوسرا واقعہ ہوتا ہے تو اس کا ہمارے اوپر الزام لگا دیا جاتا ہے اور پھر کونڈا لیزا رائس بھی اور انڈین حکمران بھی کہتے ہیں کہ فوری کرو ' آج ہی کرو اور ضرور کرو۔ ابھی ہماری تسلی نہیں ہوئی' تم نے جماعت الدعوۃ پر پابندی لگا دی ہماری تسلی نہیں ہوئی۔ وہ چار لوگ پکڑ کر لاؤ تو تسلی ہوگی' ایک تو ہمارے پاس ہے مگر ابھی ہمیں تسلی نہیں ہوئی' آپ ان کی تسلیاں کتنی کروائیں گے۔ کیا کیا کچھ اس کی نظر کریں گے یہ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ

اس کی حد کیا ہو گی اور کیسے ہم اس کے آگے stand کریں گے۔

میڈم چیئرپرسن! یہ بات بھی تاریخ کا حصہ ہے کہ ایران پر بھی بالکل ایسے ہی pressure تھا کہ ابھی امریکہ کا حملہ ہوا کہ ہوا۔ شمالی کوریا پر بھی اسی طرح سے تھا لیکن جن لوگوں نے stand لیا، جن حکمرانوں نے stand لیا کہ ہم ایٹمی ہتھیار بنائیں گے یا جو بھی ان کی cause تھی امریکہ ان پر دست درازی نہیں کر سکا۔ کوئی بھی ظالم یا کوئی بھی بڑی طاقت، جب اس کو حق کے ساتھ آنکھیں دکھائی جاتی ہیں تو وہ دست درازی نہیں کر سکتا۔ اس پر بھی ہمیں اپنے لیے ایک سبق سیکھنا ہوگا۔ میری گزارش یہ ہے کہ مغربی سرحدوں سے فوج واپس بلائی جائے تاکہ اس اتحاد کے اوپر کچھ اثر پڑے اور ادھر مشرقی سرحد پر لائی جائے۔ یہ بھی ہماری strategy کا حصہ ہونا چاہیے۔ سفارتی کوششیں ہو رہی ہیں، بڑی اچھی بات ہے لیکن میری گزارش ہے کہ ان کو دو چند کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ بھی اچھی بات ہے کہ بحث شروع ہوئی لیکن مجھے یہ بھی ایک قلق ہے کہ مشترکہ اجلاس بلایا گیا، ایک قرارداد پاس ہوئی اور اس میں یہ طے ہوا کہ آپریشن بند کیا جائے گا لیکن آپریشن بند نہیں ہوا۔ کمیٹی بن گئی ہے اور دن پر دن گزرتے چلے جا رہے ہیں۔ اگر ایسا ہی اجلاس یہ ہوا، ایک دو دفعہ تو ٹھیک ہے لیکن اس کے بعد اعتماد اٹھ جائے گا۔

آخر میں، میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمیں سیاسی بالغ النظری کا ثبوت دینا ہوگا۔ وہ ثبوت دینے کے لیے دین کی راہنمائی بہت لازمی ہے۔ ہمیں شدت سے اس منفی احساس نے گھیر رکھا ہے کہ مذہب کی بات کرنا تو پس ماندگی ہے۔ قومیں تو نظریوں پر بنتی ہیں مگر ہمارا خیال ہے کہ نظریے کی بات اور پھر جب اسلامی نظریے کی بات ہو تو یہ پھر اور بھی پسماندگی کی بات ہے۔ خود کو بھی سمجھانا اور دنیا کو بھی سمجھانا کہ ہم محض مذہب یا چند عبادات کے مجموعے کے پیروکار نہیں ہیں بلکہ اس دین کے پیروکار ہیں جو عبادات کے ساتھ انسانوں کے حقوق کی بات بھی بتاتا ہے، جو عالمی روابط اور دنیا کے ساتھ رہنے کے معاملات بھی بتاتا ہے، جو عدل کی تعلیم دیتا ہے، جو ظالم کے خلاف اور مظلوم کے ساتھ کھڑے ہونے کا سبق دیتا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنے تحفظ کے لیے، اپنے دفاع کے لیے بھی کھڑا ہونا ہے۔ اپنے دین کی بات کرنی ہے، اس لیے کہ یہ ہماری ترجیح ہے، ہم مسلمان ہیں۔ اس لیے بات کرنی ہے کہ ہم اسلامی جمہوریہ

پاکستان کے شہری ہیں۔ اس لیے بات کرنی ہے کہ ہمارے دستور میں بھی یہ درج ہے کہ اللہ کی حاکمیت اعلیٰ ہوگی۔ ہم اجتماعی اور انفرادی دائرے میں اسلام کے اصولوں سے روشنی حاصل کریں گے۔ اس روشنی کے لیے میں صرف دو واقعات کا ذکر کرنا چاہوں گی کہ یہ یقین ہمیں اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا کہ اگر ہم حق پر ہیں تو بالادستی حق کی ہوگی۔ ہمیں بھی حق پر آنا ہوگا' اس بالادستی کے لیے یقین بھی پیدا کرنا ہوگا۔ یہ کبھی کبھار کی شکست ہوتی رہتی ہے' یہ بھی تاریخ کا حصہ ہے۔ قرآن کے اندر یہ واقعات اسی لیے درج کئے گئے ہیں کہ ہمارے اندر یہ یقین پیدا ہوتا رہے۔ سورۃ روم اس کا مطالعہ' اس کی جو تشریح ہے وہ بہت زیادہ یہ چیز سمجھانے والی ہے (عربی) جس میں یہ کہا گیا ہے کہ قریب کی سرزمین میں رومی مغلوب لیکن جلد ہی وہ غالب آجائیں گے۔ جناب والا! روم اور ایران اس وقت کی دو سپر پاورتھیں جیسے آج امریکہ ہے یا کل امریکہ اور روس تھا لیکن وہ سپر پاورختم ہوئی۔ آج بھی دنیا میں یہ ہو سکتا ہے اور کل آپ نے روس میں بھی دیکھا تھا کہ وہ ختم ہوئی۔ یہ یقین رکھیں کہ رب موجود ہے اور یہ سورۃ بھی ہم سب پڑھتے ہیں (عربی) کیا تو نے دیکھا نہیں کہ تیرے رب نے ان ہاتھیوں کے لشکریوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ وہ ایسے بھی مدد کر سکتا ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی ابابیلوں کو تیرا معاون بنائے گا۔ حق پر رہیں اور حق کے لیے کھڑے ہو جائیں' حق کا ساتھ دیں' ظالم کا ساتھ نہ دیں۔ اللہ ہم سب کی مدد کرے گا اور انشاء اللہ یہ پاکستان ایک ہے' ایک رہے گا اور سلامت رہے گا۔ شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر : شکریہ۔ سینیٹر نعیم حسین چٹھہ صاحب۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میڈم چیئرپرسن! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع عنایت فرمایا کہ میں بھی اس موضوع پر اظہار خیال کرسکوں۔ یہ نیشنل سیکورٹی یقیناً اہم ترین ایجنڈا ہے جس پر کئی دنوں سے اس ایوان بالا میں بحث ہو رہی ہے اور بہت اچھی اچھی باتیں اور بہت اچھے اچھے دلائل دیئے گئے ہیں۔ میں ان سب کی تائید اور حمایت کرتے ہوئے اسے دہرانا نہیں چاہتا۔ بہرحال میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا ملک اس وقت یقیناً ایک بڑے مشکل دور سے گزر رہا ہے۔ اس میں بہت ساری چیزیں پیدا ہوئی ہیں۔ سب سے پہلے تو میں یہ دیکھتا ہوں کہ 18 فروری 2008 کو الیکشن ہوا تو عوامی مینڈیٹ نے سابقہ حکومت کو

مسترد کر دیا باوجود یہ کہ وہ کئی جگہوں پر بہت اچھا کام کر رہی تھی لیکن وہ کام یا development یا کسی ایسی اپنی ذاتیات پر نہیں گئے۔ انہوں نے national interest کو سامنے رکھتے ہوئے مینڈیٹ دیا کہ جو حکومت امریکہ نواز پالیسی پر عمل پیرا ہے اسے انہوں نے مسترد کر دیا۔ جس کے بانی head of the government جناب پرویز مشرف تھے۔ ایسی پارٹیوں کو انہوں نے مینڈیٹ دیا جو public کی خیرخواہی چاہتے تھے اور public کے رفاعی اور فلاحی کاموں کی ترجیح شامل تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ امریکہ کی مخالفت میں اور دہشت گردی میں جو جنگ ہم اپنی سمجھ کر لڑ رہے ہیں اس کو امریکہ کی جنگ سمجھتے ہوئے انہوں نے پہلی پارٹی کو مسترد کیا اور ایسی پارٹی کو مینڈیٹ دیئے جن کے منشور میں یہ شامل تھا۔

اس کے بعد اس منشور پر کچھ خاص عمل نہیں ہوا اور اس مینڈیٹ کے مطابق پیپلز پارٹی اور دوسری کئی دوسری اتحادی جماعتوں نے حق حکمرانی، جو اس مینڈیٹ میں، اس اکثریت میں یا اس ووٹ میں دیا گیا وہ تو حاصل کر لیا لیکن ان کی بتائی ہوئی منزل یا اس حدف کو صرف نظر کر دیا گیا۔ اس کے بعد پھر تھوڑی سی مایوسی پیدا ہوئی تو پھر hue and cry ہوا۔ اس کے بعد joint parliament کا ایک مطالبہ آیا وہ بھی حکومت وقت نے پورا کیا۔ اس کے مطابق ایک متفقہ resolution آیا۔ اس میں بھی اسی بات کو دہرایا گیا جن کا عوام الناس نے اٹھارہ فروری کو اپنا ووٹ دیتے ہوئے اعادہ کیا تھا لیکن اس کے بعد اس پارلیمنٹ کے resolution کو بھی پس و پشت ڈال دیا گیا۔ اس کے بعد پھر زیادہ تکلیف ہوئی اور زیادہ شور ہوا تو اس حکومت نے آل پارٹیز کانفرنس بھی بلائی اور اس کا اعلامیہ بھی من و عن وہی تھا جو پہلے الیکشن میں Parliament کے Resolution میں آ چکا تھا لیکن جناب میڈم چیئرپرسن، یہ سب کچھ رائگاں جاتا رہا۔ افسوس ہے کہ اس وقت قوم یقیناً بہت مایوس ہے۔ حکومت democracy کی رٹ لگا کر کوئی democratic کام نہیں کر رہی۔ Democracy جمہور کی خواہشات اور جمہور کے دیے ہوئے منشور پر عمل کرنے سے اجتناب کر رہی ہے۔ یہ ایک بڑا المیہ ہے کہ جمہور، عوام الناس اور حکومت کے درمیان ایک بہت بڑی خلیج حائل ہوتی جا رہی ہے جو یقیناً کسی اچھے future کی غمازی نہیں کرتی بلکہ اندوہناک picture کو depict کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ آج کل ممبئی کا واقعہ جو یقیناً بڑا المناک ہے، افسوس ناک ہے اور

قابل مذمت ہے۔ اس کے ردعمل میں جو کچھ ہوا وہ پاکستان کے لیے بڑی تضحیک کا باعث بنا۔ پاکستانی قوم کو اس سے بہت تکلیف ہوئی اور بڑی بے بسی کا سامنا ہوا جبکہ انڈیا کی سفارت کاری، سمجھ لیں زیادہ ہے، یا انڈیا جسامت اور اس کے واقعات یا اس کی stability اور اس کی democracy اس کو کچھ privileges دے رہی ہے۔ اس کے ساتھ بہت ساری حکومتیں خاص طور پر western اور امریکہ سارے کے سارے یک جماعت ہو کر انڈیا کی خوشنودی حاصل کرنے میں race لگائے بیٹھے ہیں اور پاکستان کو مطعون کیا جا رہا ہے حالانکہ پاکستان کو ممبئی کے واقعہ میں پہلے دن ملوث کر دیا گیا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر انڈیا میں اس کے بعد بھی کوئی واقعہ ہوا اور کسی چیز یا کسی کو ملوث کرنے کی بات ہوئی تو اس میں بھی سب سے پہلے پاکستان کو ہی کیا جائے گا کیونکہ انڈیا صرف پاکستان کو ہی اپنا دشمن سمجھتا ہے ۔ Western طاقتیں سمجھتی ہیں کہ ہم انہیں superpower بنا کر چائنا کے خلاف استعمال کریں گے، وہ بالکل غلطی پر ہیں۔ وقت آنے پر یہ ثابت ہوگا کہ ہماری reading ٹھیک ہے ۔ انڈیا صرف لڑنا چاہتا ہے خاکم بدہن صرف پاکستان کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ اس لحاظ سے پہلے تو انہوں نے پاکستان کا نام لیا، پھر چند دن کے بعد بنگلہ دیش کا نام لیا کہ انہوں نے کیا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ نہیں یہ ہندوؤں کے اندر ایک انتہا پسند جماعت کا کام ہے بلکہ پھر انڈین مسلمانوں پر الزام لگایا، پھر آخر میں لشکر طیبہ پر لگا۔ کسی کے خلاف ان کے پاس ثبوت نہیں ہیں اور وہ zig zag کر رہے ہیں لیکن اپنی نفرت اور کدورت جو وہ روز ازل سے پاکستان کے خلاف رکھتے ہیں وہ اسی کا اظہار کرتے چلے آ رہے ہیں ۔ پاکستان دفاعی لائن پر آ گیا ہے۔ پتہ نہیں کیا ان میں کمی ہے یا کمزوری ہے، حالانکہ قوم نے ہر وقت ان کو mandate دیا اور ساتھ یقین دلایا ہے کہ ہم ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ جرات کے ساتھ، غیرت مندی کے ساتھ پاکستان کے مفاد کی حفاظت کیجئے گا لیکن ابھی تک اس Public کے mandate کو حکومت وقت ٹھیک طرح سے response نہیں کر رہی ہے۔

اس کے بعد اب recent واقعات کا میرے کئی دوستوں نے ذکر کیا ہے۔ Security Council کا Resolution نہیں ہے بلکہ وہ Security Council کی ایک قائمہ کمیٹی کا فیصلہ ہے یا direction ہے کہ جماعت الدعوۃ پر پابندی لگا دی جائے اور ان کی منسلک

جماعتوں اور منسلک لیڈروں کو پابند سلاسل کر دیا جائے اور انہیں نظر بند کر دیا جائے۔ بلا سوچے اس پر عمل بھی کر دیا گیا ہے حالانکہ اس سے پہلے Security Council کی مکمل debate کے بعد جو Resolutions آج تک آئے ہیں ان پر عمل نہیں ہوا لیکن ان کی قائمہ کمیٹی کی directions پر جتنی جلدی عمل ہوا ہے اور پھر جس طرح اس کو قبول کیا گیا ہے، یہ کل جو print media یہاں تھا، جو آج صبح میں نے دیکھا ہے کہ کامران خان صاحب کسی سے بات کر کے مستند دلائل دے رہے تھے کہ جب یہ قائمہ کمیٹی میں پیش ہوا ہے تو اس میں ہمارا کوئی مندوب نہ کوئی ہمارا representative, Foreign Minister, نہ مستقل مندوب، کسی نے وہاں حاضری نہیں دی۔ کسی نے case کو plead کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ وہ undefended اور unheard گیا ہے۔ پھر اس کے بعد سنا ہے کے چین نے ہماری مدد کرنا چاہی بھی یعنی being a member to that committee لیکن اسے بھی منت کر کے روکا گیا کہ نہیں، ایسا نہ کریں۔ لہٰذا آج electronic media نے یہ کہا ہے کہ وہ سب کچھ پاکستان کی رضا مندی کے ساتھ ہوا ہے۔ لگتا بھی ہے جس طرح اس پر عمل کیا گیا ہے فوری طور پر یقیناً اس میں پاکستان کی رضا مندی شامل ہے۔ یقیناً اس بات کو دیکھ کر بھی قوم بہت مایوس ہوئی ہے اور یہ اچھا رویہ نہیں۔ خدا نہ کرے اس کے بعد اگر کوئی اور step آ گیا لڑائی والا تو ہماری government پتہ نہیں کس حد تک ہمارے اس confidence پر پوری اترے گی جو عوام چاہتے ہیں۔ لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ ان خدشات کا قلع قمع ہونا چاہیے۔ صاف ظاہر ہے کہ امریکہ، اسرائیل اور بھارت ایک natural alliance بن گیا ہے جو صرف اور صرف اسلام اور خاص طور پر پاکستان کے خلاف ہے۔ اس پر قرآن کریم کی ایک آیت واضح ہے بلکہ حدیث میں بھی اس کی تشریح میں آئی ہے کہ یہود و نصاریٰ اور کافر آپ کے دوست نہیں ہو سکتے۔ یہ جو اتحاد بنا ہے یہ صریحاً پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف ہے اور ہم خود پتہ نہیں اپنے آپ کو کیوں دھوکہ دے رہے ہیں کہ ہم ان کی خوشنودی حاصل کر لیں گے جو کسی طرح اور کسی وقت ہم حاصل نہیں کر سکیں گے۔

ہمیں اس حقیقت حال کو سمجھتے ہوئے اپنے فیصلے کرنے چاہئیں اور دیر نہیں کرنی چاہیے۔ ہمیں اس سے صرف نظر نہیں کرنی چاہیے۔ حقیقت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہمیں

دیکھنا ہوگا کہ کل خدا نہ کرے ہم کسی بڑے فساد میں پھنس جائیں اور ہم نے تیاری یا home work نہ کیا ہو اور اسی کا اتحاد ثلاثہ ہی ہماری ISI کے خلاف ہے، ہماری فوج کے خلاف ہے اور وہ ہر طریقے سے پاکستان کو ختم کرنا یا پاکستان کی ساری قوتوں کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ ہمیں اس طرف خاص توجہ دینی چاہیے اور ان کی چالوں کو سمجھتے ہوئے ہمیں ہر وقت homework کر کے رکھنا چاہیے اور کسی بھی برے وقت کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ پاکستانی قوم میں انشاء اللہ ساری صلاحیتیں ہیں اگر leadership متفق اور متحد ہو۔ Leadership میں کمزوریاں ہیں کہ حکمران اتحاد کو ہم بظاہر تو یہ کہتے ہیں کہ سب کچھ متحد اور متفق ہے لیکن نہ تو سندھ میں کوئی اتفاق ہے، نہ پنجاب میں حکومت کا آپس میں اتفاق ہے، نہ Frontier میں ہے، نہ بلوچستان میں ہے۔

جناب والا! اندرونی اور بیرونی طور پر بہت ساری مشکلات ہیں اور بہت سارے بحران ہیں ان میں سب سے زیادہ ضروری، سب سے پہلی توجہ، سب سے پہلی جو ہمیں priority رکھنی چاہیے وہ اندرونی مسائل اور اندرونی محاذ ہیں۔ اگر آپ کا اندرونی محاذ متفق، متحد اور طاقتور ہو تو بہت سارے خدشات اور بہت سارے خطرات جو بیرون محاذ پر ہیں خود بخود مٹ جائیں گے یا کمزور ہو جائیں گے یا اس کے ردعمل سے نمٹنے کے لیے آپ ایک اچھا فورم حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر اندرونی مسائل کو address کرتے ہوئے، ان پر اتفاق کرتے ہوئے صحیح طریقے سے قوم کو ساتھ لے کر چلیں اور قوم کی خواہش اور امنگوں کے ساتھ چلیں۔

اس وقت کشمیر issue بھی اسی زد میں آ گیا ہے۔ آج تک جتنے composite dialogue ہوئے ہیں، میں سمجھتا ہوں اور میرا عقیدہ ہے کہ انڈیا کبھی ایک انچ بھی پاکستان کو کوئی زمین دینے کے لیے تیار نہیں جب تک کہ آپ لینے کے قابل نہیں۔ یہ سارا وقت کا ضیاع ہے، energy کا ضیاع ہے۔ آپ ان کی mentality کو اور ان کی خصلت اور جبلت کو سامنے رکھتے ہوئے یقیناً یہ سمجھیں گے کہ ہمیں کبھی بھی ان سے کسی خیر خواہی کی، کسی اچھی بات کی توقع نہیں رکھنی چاہیے اور ہمیں اپنے آپ کو دھوکہ بھی نہیں دینا چاہیے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ---

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: وقت کا خیال رکھیں۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: سارے خرچے اور تعیشات روکیں۔ ہمیں آئی ایم ایف کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم صرف اپنی شاہ خرچیوں کو روکیں اور کفایت شعاری کریں اور اپنی خود کفالت کی منزل کو اپنائیں۔ ٹھیک ہے مشکل وقت آتے ہیں، تھوڑا کھا لیں گے لیکن ہمیں دشمنوں کے چنگل میں نہیں پھنسنا چاہیے۔

Madam Presiding Officer: Please wind up now.

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: جی اچھا، پانی کا مسئلہ ہے جو دن بدن زیادہ ہو رہا ہے۔ بجلی کا ہے، غربت ہے، مہنگائی ہے، بے روزگاری ہے، رشوت ہے، بددیانتی ہے، بدنیتی ہے۔ بہت سے بحران ہیں جن کو ہمیں address کرنا چاہیے۔ اس لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ قوم ہر وقت متفق ہے۔ میں یہ حکومت کا کارنامہ نہیں سمجھتا۔ کوئی بھی حکومت ہو کسی وقت بھی بیرونی خطرات ہوئے تو آپ ہر وقت قوم کو جان دینے کے لیے تیار پائیں گے irrespective of the government, یہ ہماری قوم کا خاصہ ہے اور ہماری قوم کی ایک خاصیت ہے کہ وہ بیرونی حملے کے خلاف اپنا سب کچھ چھوڑ کر، اپنی ساری جان و مال قربان کر دیں گے۔ وہ متفق ہوں گے اور پاکستان کی عزت، آن، شان پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اس لیے صرف حکومت کو چاہیے کہ ہم نے کس طرح اس کو استعمال کرنا ہے اور حکومت کو اپنی پالیسیوں میں ذرا واضح ہونا چاہیے، clear ہونا چاہیے کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔ قوم ہم سے کیا چاہتی ہے اور پاکستان کی بقاء، پاکستان کا بہتر مستقبل صرف ان پالیسیوں میں مضمر ہے اور ان پر عمل کیا جائے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، شکریہ۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ قوم ہر وقت متحد رہے گی۔ جتنی ہماری قوم اور جتنے مسائل ہیں انشاء اللہ اگر دیانتداری سے اور نیک نیتی کے ساتھ چلا جائے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارے راستے میں رکاوٹ نہیں بنے گی۔ پاکستان کو ہمیشہ متحد اور کامران پائیں گے صرف قیادت کی ضرورت ہے اور قیادت کو clear headed ہونا چاہیے۔ اس

لحاظ سے میری یہ گزارش ہے کہ ہم سب سے پہلے اندرونی محاذ پر اور اپنی نیتوں پر ' اپنے کارناموں پر جائزہ لیتے ہوئے صحیح منزل متعین کر دیں تو انشاء اللہ اس کے حصول میں کوئی دیر نہیں لگے گی۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔ سینیٹر فوزیہ فخر الزمان صاحبہ .please

سینیٹر فوزیہ فخر الزمان خان: بہت شکریہ چیئرپرسن صاحبہ ۔ میں نے بہت لمبا نہیں بولنا ہے سب اکتا چکے ہیں' گھر جانے والے ہیں۔یہ کہنا کہ ایک ناتواں کو ایک طاقتور مار رہا تھا اور وہ مار رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ اب کے آ' پھر مار کھاتا تو کہتا تھا کہ اب کے آ تو ہم تو مسلمان ہیں ہم تو بہادر قوم ہیں۔ ہندو تو بڑے ڈرپوک ہوتے ہیں ہم کیوں اب کہتے جا رہے ہیں جبکہ اس وقت مجھے اقبال کے دو تین شعر یاد آ رہے ہیں کہ

آ تجھ کو بتاؤں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

ہمیں اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ ہے اور پتا ہے کہ کافر کتنا کمزور ہے' ہمیشہ بغل میں چھری اور منہ میں رام رام رکھتا تھا آج کل تو منہ سے بھی چھریاں ہی برسا رہا ہے۔ اس کے مقابلے میں مجھے یاد آ رہا ہے کہ

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

دونوں طرف ایٹم بم ہیں' ان کے پاس بھی ہے اور ہمارے پاس بھی ہے ۔وہ اس خوش فہی میں مبتلا نہ رہیں کہ یہ سرحدوں پر war لڑی جائے گی۔ یہ تو جو پہل کر گیا وہ کر گیا جو رہ گیا وہ مر گیا تو please ہندوستان کو کوئی خبر یہ پہنچا دے کہ ان کافروں کی باتوں میں آ کر خود کو ذلیل و خوار نہ کرو کیونکہ ہم ان سے یقیناً تگڑے ہیں کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر حال میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ آج ہم ماشاء اللہ سارے پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کرنے کے لیے متحد ہو چکے ہیں۔ تمام پارٹیز کا یہی کہنا ہے کہ خدا نہ کرے اگر انڈیا نے attack کیا تو ہم سب متحد ہیں۔ تو ان حالات سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ہمیں کسی قسم کی

کمزوری نہیں دکھانی چاہیے ۔آخر میں اس وقت سارے طالبان نے بھی کہہ دیا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ مل کر دشمن سے لڑیں گے۔اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور مضبوطی سے کھڑے رہنا چاہیے کیونکہ اس وقت سارے کافر مسلمانوں کے خلاف ہیں۔ پھر علامہ اقبال کا ایک اور شعر مجھے یاد آ رہا ہے ۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پر خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔

انشاء اللہ

(ڈیسک بجائے گئے)

Madam Presiding Officer: Minister Water & Power, do you want to make a statement on Balochistan?

Senator Mian Raza Rabbani: The Railway Minister was also here as I had promised. Both the Ministers were here.

راجہ پرویز اشرف (وزیر برائے بجلی و پانی)، شکریہ، میڈم چیئرپرسن- میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت سارے ملک میں ہی لوڈشیڈنگ ہے اور اس کا بنیادی reason یہی ہے کہ ویسے بھی ہمارے سسٹم میں بجلی کی کمی تھی لیکن آج کل خاص طور پر ہمارے پانی کے جو دو ذخائر ہیں منگلا اور تربیلا ' اس میں releases نہ ہونے کے برابر ہیں کیونکہ تینوں صوبوں میں بھل صفائی کا کام شروع ہے جس کی وجہ سے وہاں سے پانی release نہیں ہو رہا ہے اور بڑی steep shortfall آئی ہے تقریباً ساڑھے تین ہزار میگاواٹ کے قریب ' ورنہ سردیوں میں ہم اس کو cater کر لیتے ہیں اگر ہمارے پاس ہائیڈرو بھی ہو تو ۳۱ جنوری تک یہ بھل صفائی کا کام مکمل ہو جائے گا۔ releases شروع ہو جائیں گی تو انشاء اللہ تعالیٰ لوڈشیڈنگ کچھ بہتر ہو جائے گی لیکن جس طرح میں نے ہمیشہ یہاں گزارش کی کہ 31 دسمبر 2009 ۔ تک لوڈشیڈنگ کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا جائے گا۔ ہمارے سسٹم میں مزید میگاواٹ آنے شروع ہو گئے ہیں ابھی الحمدللہ کوئی دو دن پہلے جو Attock Oil Refinery کا پراجیکٹ تھا اس نے اپنا trial شروع

کردیا ہے ۔ 165 میگاواٹ جو ہے وہ ہمارے سسٹم میں آ گئے ہیں لیکن اس وقت بنیادی وجہ پانی کا نہ ہونا ہے جس کی وجہ سے یہ بجلی کی کمی واقع ہو رہی ہے۔ حکومت اس پر بڑی سنجیدگی کے ساتھ کام کر رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے کہ اگلے سال دسمبر تک یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ شکریہ۔

Madam Presiding Officer: Thank you. The House is adjourned to meet again tomorrow, Wednesday, the 24th December, 2008 at 10.00 A.M.

[The House was then adjourned to meet again on Wednesday, 24th December 2008 at 10.00 a.m.]